

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222354

UNIVERSAL
LIBRARY

Osmania University Library

Call No. ^u ۸۹۱۵ ۲۳۱۵
۵ - ۹

Accession No. u. 12928
۱۲۹۲۸

Author

واجب التعمیر

Title

۱۲۸۷

نظم امور

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صنایع مکیین و مکان فضل خلاق میر

کلیات، نواز تصنیفات حضرت سلطان عالم و میاں شہر با ستم تاریخی

کلیات، نواز تصنیفات حضرت سلطان عالم و میاں شہر با ستم تاریخی

نظر نامو

۱۲۸۵ھ ہجری

تاریخ ترتیب کلیات مبارک
کامل پریشان خیالی
۱۲۸۵ھ ہجری

در شہر رجب المرجب ۱۲۸۵ھ ہجری بدار الحکومت ملکوت

در مطبع سلطانی اہتمام ضرغام اللہ لہ زہیون آراستہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و قراؤل در رقعہ ہا و ثنویجا وغیرہ جمعاً
 رقعہ متضمن جہتی بر خور دار مرزا محمد جلالی ہا درازجا بواصب

رسم نعت احمد کرامی شہداء
 کری سبیل کلک گلگی صفت
 رسول خدا کا مدار الہام
 دو تاؤ یکی چون زبانِ سلم
 ید اللہ بیشک خدا کا ہے ہاتھ

ولا بعد حمد رانی جہان
 پس از نعت احمد لکھہ اب منقبت
 وزیر محمد شہنشاہ
 نبی و علی ہر دو نسبت بہم
 پیغمبر کی نسبت علی کے ہے ہاتھ



فلک پر فرشتوں کا استاد ہی	شہ انبیا کا وہ داماد ہی
وہ خیر شکن مالکِ انس و جان	امامِ ہدیٰ شافعِ عاصیان
سلام علیکم علیک سلام	ہزاروں سلام او پسہ ای نیک نام
کہ پیدا ہوئی میں محبتِ جلال	پس از منقبت سب سے عرضِ حال
زرِ گل کا انبسا رخ نامین ہی	خوشی اسکی ساری زمانین ہی
متاعِ مبارک پہ لیوی بہت	خدا طوع لعر اسکو دیوی بہت
پہنسی میں ہی اس گلگی ہمراہ ہون	پہنسی عرض صدر النساءین
اوناسی ^{۴۹} میں سن بارہ سو چالی	پہنسی بست و ہنتم جو شعبان کی
فت راز خوشی شہ عیش بند	سہ شنبہ جو ہی وزیر اقبال
بند ہی شاخِ گل سی گلونکی کمر	مجھی تارنی کہلا میں سب آنکر
نہ ہی پائی ٹیلل کو گل سی آوہ	ہنیا ہی ہر سو نشاط و طرب

نہ غم باغجانکو گلستانکا ہی
 خلش خارکو ہی نہ گلزارسی
 نہ گلچین کو ہی خوفِ روز است
 گلو نگو ہی گلشن میں یوں جہانک تا
 ہر اک چشم انگورسی دارست
 چہٹی کی سنی ہی جو کچھ دہوم دہا
 ثوابت سی ثابت ہی روز طرب
 بس اس بزمِ عالیین اسی صفا
 کرو پیار پو خوش اقبال کو
 ہی اونسی ہی یہ عرض صدرِ نسا
 جہتیاہیں ہر سمت جشنِ خوشی

نہ گلو الم کچھ گریب انکا ہی
 نہ یارونکو مطلب ہی اغیارسی
 ہی سرسبز انگور کی دارست
 کہ بلبل ہی کہتا ہی روحی فداک
 شمار ستارہ میں ہی خود پرست
 ہی ستارونکا چرخہ اژدحام
 شبِ عیش ہی حسن و زطرب
 کرم مچھہ کر کی مہی خوش کرو
 کہ لوجا فعالم کی تم لال کو
 جو تشریف لائیں بڑ ہی مرتبا
 ہر اک باتکی ہی بیان دل لگی

الہی پھیرین اسطرح بکین

خوشی مثل اختر ہون شایب و من

منوی بنام نواب تصویر محضاً

ضیا بزمہتاب رومہ حسین

حسین مہروش ماہ بدر الدجی

پرچہ نازک ادائت خوش

ہمیشہ رہی نام ہر شہرین

زبان قلمی ہون مطلب نگا

خدا سی خوشی کا طلبگار ہون

جو فرمائی او سکون ظاہر کرو

ملی مجھ کو پیدا ہوا اک سرور

قمر چہرہ خورشید و ش نازین

خوش اقبال خوشخت خوش تبا

مری ملکہ بیون ناخبر و

سلامت ہو گلشن دہرین

پس از اشتیاق ملاقات یا

کہ جو یائی اخبار اخبار ہون

ہی من بعد کچھ عرض حال جنون

سر صبح تحریر خاص حضور

ہر حال دل ہی حُند اجانتا

جُہمی جسبی اُلفت ہوئی ای نگا

شب و روز خواب اور بیدار ^{یہیں}

تری بیوفا یسی نالان ہون

گریبان گل سی او بھتا ہون

کبھی شور کرتا ہون بلبل کی شکل

کبھی آئینہ وار حیرت زد

کبھی نغمہ و شورِ قفل سی تنگ

کبھی شل دیوانہ آہ و بکا

مری یار کو مجھسی سرت ہی ^{کن}

دخونسی کرتا ہون یہ گھنگلو

بشر او سکو ہر گز نہیں سانتا

مرا دل ہی ہر وقت تصویر ا

گذرتی ہی آہ و فغان زارین

سحر کی طرح چاک و امان ہون

کبھی دست غل سی او بھتا ہون

کبھی ہاتھ گردن میں غل کی شکل

کبھی مثل قمری محبت زد

کبھی ساقی و ساغر و مل سی تنگ

کبھی بھتا ہون رو کی باد صبا

ولا آہ تھک و محبت ہی کیون

کہ باغِ جہان میں گئی آبرو

مین طالب ہوں جن گلکابی بو ہوں
مری طرح وہ بھی ہو عاشق اگر
درختو نسی کرتا تھا میں یہ کلام
کیا اس طرح او نسی مجھ سے خطاب
عبث رنگِ رخسار کھمہلا گیا
چمن میں جو بلبل کو پایا شفیق
کہا یہ منی اسی بلبلِ خوش بیان
وہ ہی یوفا دشمن دست و
تو بلبلِ یہہ بولا کہ اسی شاہ پاک
جو اس کا بلبلِ نہایت ہونی
مین مرتا ہوں چسپرسن اسی عند

پری نادہی اور بد خو ہی وہ
تو کھلجائی احوالِ خستہ جگر
کہ آیتھا اک بلبلِ نیک نام
کہ نکلین ہی کیوں شاہِ عالیجا
کچھہ ارشاد بند سی ہو کیا ہوا
ہو اب بحرِ احسان میں بھی غرق
مری جان مائل ہونی ہی جان
نہ پونچھہ اسکا احوال اسی نیچو
بیان کھئی حالِ روحی فداک
تو مینی ہی یہہ داستان چھڑو
مری جانگی وہ ہونی ہی قیب

کہا اوسنی کیا وجہ سلطان بند

یہ سب اہل کلکتہ دیوانی ہیں

ترا دل کہا یا ہی کس ماہ نی

کہا مینی تصویر ہی اوسکا نام

اوسی اسقدر مجھسی نفرت ہی یا

جو ہمراہ لیٹون تو کرتی ہی پشت

مرا وصل ہی سنگ سی ہی و فون

جو روون تو ہنستی ہی بہ بات

اگر موہہ ملاؤن تو آشفست ہو

کہا ایک دن مجھسی امی عندلیب

اگا دلپہ نشتر ہیہ اوسکا سخن

کہ پیدا ہوئی آپتو جان بند

تو ہی شمع سب شہمہ پروانی ہیں

رخِ داغ پایا ہی کس ماہ نی

کہ پر یونکی افسر ہی وہ مہ مقام

ہٹاتی ہی مع نہہ میں چکر تا ہون

جو میں نرم ہوتا ہون وہ ہی درشت

جو چھٹون تو ہوتا ہی اوسکو جنون

وہین طعن کرتی ہی برسات پر

اگر پاس جاؤن تو آشفست ہو

کہ شامت ہی امی جو تیری قریب

ہو باخار نظر و نمین سارا چمن

نہ کی مہر الفت کبھی سی مری
 میں سمجھاتا تھا اسی مہ خوش مقام
 نکالی مری اسی خود رانی کی
 میں کہتا تھا وہ چال چلتی حضور
 جو تقریب شادی میں جا میں حضور
 سخاوت ہی اسے تھی نام آوری
 نہ مانی مری بات تحیف کی
 بس اوس وزسی بلبل خوش بود
 ہوا آبدیدہ رنج عن لیب
 ہزاروں ہی گلزار میں چل پھول
 خداوند فرمان راہی و شکوہ

کتنی پست میری بڑھی وصلی
 چلو راہی پر میری ہونی کھام
 غضب کر دیا باہی خود رانی کی
 کہ ہوئی سخاوت کا ہر دم پھور
 تو پنجاہ کا صرف وہاں ہی ضرور
 دعا دینگے سب آئی رشک پری
 بڑی تھی کرامات تحیف کی
 کیا ترک از خود وہ مینی چمن
 گرا پاؤں پر اور کہا و نصیب
 کرورون ہی اک بار میں چل پھول
 زخو غای مردم نگر دستو

اگر شپره کی نہیں چشم شاہ
 چلو او ٹھوسیر دلا راکو
 ابھی ظل سلطان میں ہیں جو م و
 نصیحت یہہ دلکو گوارا ہونی
 کہا سچ کہا تونی امی عنذ لیب
 او ٹھا خامہ لکھتا ہوں اصاف
 نہ تم شمع ہو اور نہ پروانی تم
 نہ ہیرا ہو تم اور نہ ہم سنگ میں
 نہ تم شاہزادہ نہ ہم ہین وزیر
 نہ بلبل ہو تم اور نہ گلشن میں ہم
 نہ یوسف ہین ہم نی زلیخا ہو تم

نہیں چشمہ مہر چہچہ گناہ
 بس اب ہجر او سکا گوارا کو
 نہ چاہی جو تمکو وہ کب ہی شہر
 کہ وہ قصر تنہین دلا را ہونی
 روانہ کرو نہیں جواب حبیب
 بلانیسی بندیکو کجی معاف
 پری ہونہ تم اور نہ دیوانی ہم
 نہ ہوزن ہین اور نہ ہمرنگ ہین
 نہ تم ہو فقیر اور نہ ہم ہین امیر
 قبا ہونہ تم اور نہ دامن ہین ہم
 نہ مجنون ہین ہم اور نہ لیلی ہو تم

نه فر بادين هم نه شيرين هومتم

نه و امق بين هم اور نه خذرا هومتم

اگر کيميا کا وہان ہوسر ہو

تلو نسی تیری چمن خار ہی

جلانیسی تیری مجھی عار ہی

کلیجاؤن او سجا جهان تو نہو

دعا گو ہون تیرا جهان ہون صنم

تری راہ کو کات کرین چلون

جو ہو او طرف کعبہ چوٹون نماز

وہ تھخہ صنم لاؤن آغوش میں

نہ پونچھون کبھی تیرا حال عجب

نه زاهد بين هم اور نه بيدن هومتم

نه مُردا بين هم نی سیحا هومتم

طبیعت ہوس سی یہاں سیر ہو

تری سحر میں خار گلزار ہی

ترا وصل اب سخت دشواری

رہون عمر ہر آجان تو نہو

گرم ہی گرم ہی گرم ہی گرم

قدم راہ غم میں نہ ہرگز دہرون

کہون یون ہی ہی بخش ای بی نیا

وہ بیہوش اور آئی تو ہوش میں

غضب گردیا رہی غضب ہی غضب

کروتن ک سب سی ملاقات مین
 اگر تو بھی راستی پر نہ لائی
 نیا عشوہ مجھسی نکالا پری
 بلاتی ہی کیوں ای مہ آسمان
 مرا اتا ہی دشمنو نیرو بال
 ہی شامت مری جی تری پاس آؤ
 تو البتہ ہی نازین ماہر و
 بلانیسی آتا ہی تلو حجاب
 دو ڈوڑی بدنہن کمرین ہی دوڑ
 دکھائی کی قابل پہہ چہرا نہیں
 حقارت ملانہہ گے نصیب

کرون فرط غمش کی کچھ بات مین
 تو کجرو صنم عمر بہر تو کجہائی
 نہ بہائی مجھی تیری اشگری
 نہ آئیگا احتسرجی محراب
 پیراز شکوہ ہی میسیرجان بان
 عبت و باغِ نفرت بدلو لگاؤ
 مری پاس کیا ہی گل نیکنو
 ہمیں اپنی آنیسی ہی بیچ و تاب
 کئی ونسی ماندہ ہون ہی رنگ و
 مجھی کیا کجہی متنی دیکھا نہیں
 نگاہوں سے مری ابوہر دم و تیب

<p>یہ دل آجکل ہی کہیں کا کہیں اوٹھا ہاتھ اپنی خدا کی طرف رہی قائم آباد یہ سر نوجوان کندت سپہر جاگیر باد زکیہ جو بہن دخت خوش سیر دعا دینا جیتی رہی مہ لعت رخ زہرہ چرخ خسار باد</p>	<p>میں لایق تری کام کی اب نہیں قلم پیر شاعر دعا کی طرف الہی ہیں جب تک مہ و آسمان ستارہ کمان ترا تیر باد مری نور چشم و سرور جگر او نہیں پیار کرنا سن ای بی وفا سر شمس پائی پر انوار باد</p>
<p>کیتِ سیہ فام اخترِ مدام بجو لائیکہ عشق وار و حسام</p>	
<p>رقعہ متضمن چہ پی اب رہے آریکے صفا از جانو اب سلطان حصا</p>	
<p>تو پھر نعتِ احمد شہ خوش سر</p>	<p>کر اب حمد پاکِ خدائی قدر</p>

ولا منقبتین تو مصروف ہو
 امیر عرب شافعِ نیک نام
 حبیبِ نبی اشرفِ الاوصیا
 جو یہ منقبت اب ہوئی ہی تمام
 یہ ہے ہی عرضِ سلطانِ محلِ دستو
 سنو گوشِ دل سی یہ قصہ مرا
 دوبارہ شجرِ پُر ثمر ہو گیا
 تولد ہو میں شاہزادیِ حمین
 ہو میں رتبہ آراجِ عالم فرو
 سرِ بابِ گلشنِ کنول ہو گیا
 شبِ مہِ فی روشن کیا باغ کو

محبتِ ولایت میں معطوف ہو
 رسولِ خدا کا مدار المہام
 وصیِ محمد علی مرتضیٰ
 تو بارہ اماموں کو پہنچی سلام
 بگوشِ خوشی سنی والوسنو
 ہوا بچپہ پر فضلِ ربِ ہدا
 چمن پر دُعا کا اثر ہو گیا
 بہری میں خوشی سی زمانِ زمین
 دُہنِ بنگلی شب تو نور و زرق
 تو گیسوی سنبل میں بل ہو گیا
 مٹایا گلِ لالہ فی داغ کو

جو تہی خار تن خود چمن ہو گئی	جو انان گلشن ہرن ہو گئی
صدانغمی کی ہی لبِ خارین	ہو انا چنی آئی گلزار میں
جو صیاد تہی وہ ہوا ہو گئی	ستلکش جو تہی عیش زابو گئی
رفیقانِ محفلِ گھڑ ریز بہن	نذیمانِ مجلسِ طرب خیز بہن
بُجھی آتشِ گل ہوئی سبز لال	شررہائیِ رویِ چمن بہن نہال
گلستانینِ گلچین ہی پوش ہی	سرخسِ انگور مدہوش ہی
چنار چمن خود بڑھائی ہی ہاتھ	صبا جھومتی ہی جو مستوں کی ساتھ
رخِ بلبلِ خوش نو ایتسی بہن	ہراکِ گل کی پتی بلا ایتسی بہن
ترقی پہ اب ہی جمالِ چمن	سبک ہو رہا ہی نہالِ چمن
صد فہائی پربار و لبر زمین	بس اس موسمِ وصل نو خیز میں
قدمِ کلنبہ عیش میں سب دہر	اکرم اب مری ساتھ والی کرین

<p>چہٹی شاہزادی ہی منگوئیگی اربیلین گی اسی سمن خوشبو چمن کہ خود آئین اور قدر دانی کرین میں سلطان عالم سی کہتی ہوں محبت سی مچکو ہی تیری دکھا</p>	<p>جو تاریخ اونیسویں آئیگی ہوتی بارہ سو پراونا جی سن یہ اجاب سب مہربانی کرین محل عیش کا ہی نشاط و طرب کہ خود اکی دختر کی عزت بڑھائیں</p>	
	<p>سرخ خوش تاج الماس باد دل دشمنان پر و سپواس با</p>	
<p>منوی عشقیہ در جواب رقعہ نواب ادوی سلیمیا</p>		
<p>مجلی کن دین عاشقان دل و روح سلطان جان و جگر غم دین دنیا ہو ایک شب</p>	<p>سر سرفرازان و تاج شہان پرینادشاہزادی بیگم قمر سلامت ہو بانشاط و طرب</p>	

<p>ملا رقعہ فرحت آسا بھی عیادت کو جرنیل صاحب کی جاؤ</p>	<p>اکہ جس رقعہ کی تہی متب بھی اجازت تہین ہی او نہیں دیکھو</p>
<p>رخ لالہ گون رشک مہتاب باد المہای نیزنگ چون خواب باد محاصرا رقعہ متضمن چہی محفل آرا نوامعصوب بلیصا از جاناو اب</p>	<p>رخ لالہ گون رشک مہتاب باد المہای نیزنگ چون خواب باد محاصرا رقعہ متضمن چہی محفل آرا نوامعصوب بلیصا از جاناو اب</p>
<p>بلطف عطار علی و لے سنین اسکو سب صاحبان و ل چلی میری گہر پر خوشکی سیم برنش لگا آسمانی مین نور جو تارونکی گنگر و مین تو مہ گاد گلستان مین بلبل ہی مین تر و ماغ</p>	<p>بتا یدحق اور بہین نبے پہی ہی عرض کرتی صنوبر محل ہوا بچپہ احسان رب کریم مہتا مین سامان عیش و سرور زرگل کی انبار مین ہر طرف عجب رقص کرتی مین طاؤس باغ</p>

نضارت سی بالکل ہر اہی چمن

ہوئی تازگی سی چمن بہی ہری

نظارہ کی قابل ہی ہر صبح و شام

کھین صرف عشرت ہن باغبان

کسی تختی مین زرگسونکی ہن جام

ہوئی مست صہبا جوان چمن

تو تاج سلیمان ہی اک اک ثمر

کھن باغبان مین ہی پہو لو نکاز

مقدرنی سچینا تمھنہ ہی

خوشکی سبب سی ہی بدلا مزاج

وہ مہتاب معصومہ بیگم جو ہن

نشاط و طرب سی ہر اہی چمن

دُرگل سی ہن گوش گلشن بہری

جو چستی ہن دست عاہن تمام

کھین عندی لین ہن نغمہ کمان

کھین ظرف گل مین می لالہ فام

طرب خیز ہن ٹلب بلان چمن

نیشمن پری کا ہی شاخ شجر

گلو نکو ہنساقی ہی با حور

یہ خوشیاں نمودار ہن اسلمی

چھٹی محفل آرا کی ہو نیگی آج

وہ نواب معصومہ بیگم جو ہن

<p>ہوا کیوں گلشنِ خوش خوش حل خبر دیتی ہی تیرے و جاہ کی ملی دُرِ عشرت بھی لاکھ من کھلا ہی اسی سن میں بابِ طرز جہانِ دُختِ اختر ہو میں فیضاً نحفہ کی سب قدر دانی کریں زچہ مہکو سلطانِ عالم بنائیں کہ دور از محبت نہو گی یہ عرض عطا عیش کن جملہ این شاہ را</p>	<p>چہی اونکی آج آنگی وہوم سی جو ہی بست دہشتہم اسی ماہ کی ہمینہ ہی ذالحج مبارک ہیں سن اوناسی^{۱۲۶۹} ہیں سن بارہ سو چو ا ہی اس کو ٹہی کا آسانی خطاب وہیں ٹھپہ سب مہربانی کریں مری گہر میں تشریف اجناب لائیں بعید از مروت نہو گی یہ عرض خدایا تو سلطانِ دیجاہ را</p>
---	---

<p>دل دوستان در جہان شاد باد</p>	<p>سر کینہ خواہان شہ باد باد</p>
----------------------------------	----------------------------------

رقعہ متضمن چہٹی قر حسین میرزا بہا از جانو اشہزادہ محمد حسن

بفضل خداوند لیل و نہار	بلطف نبی شاہ رفون سوا
بہ حب علی ولی شاہ دین	بہ فیض امامان جنت نشین
ہی اجا بسی عرض گہمان ہی	صدادی ہی بین لجان ہی
کہ میں تکتو تکلیف دو گئی ضرور	منی عیش سی سکو ہوگا سرور
دو بارہ پہلا میرا نخل مراد	نویں اس مہینی کی رکہنی گایا
چہٹی ہوگی اوس روز شہزاد کی	بپاہوگی گہر ہرین میری خوشی
ضرور آگی بزم طرب دیکھنا	مہی تارے کھلا کی سب دیکھنا
وہ پیدا ہوا ہی جو نور نگاہ	خوش اقبال شہزادہ طیمور شاہ
قراسی اگر ضم کر و نمین حسین	تو ظاہر ہو رنگ رخ نورین
عیان بلبلو نمین ہی خوش خروش	نہال چمن ہی ہر اک لالہ پوش

<p>ہر اکھسوںی بین جواہر کی کاخ عنایت ہوئی پر مہجی عن شی بہ عمر طبعی یہہ پنچھی حسدا یہہ سلطانا عالم کی ہی لکاپین مہتا ہی سامانِ عشرت بیان یہہ پور خوش اقبال حاضر ہی نو زچہ فی لکھا حال سب ہیک</p>	<p>یہہ پر بار آور ہوئی میری شاخ خدا کا کرم دوسری دفعہ ہی میری شاخ امید میں پہل لگا یہہ فرزند تم سب کا ہی نورین میں اونکو بھی لکھتی ہوں امیر جان قدم رنجہ تم ہی پیا پیر کر و یقین ہی کہ حضرت یوں آکر ٹھیک</p>	
	<p>ز احقر بدنی شاخ رنگ باد ز اقبال طیمور اور رنگ باد</p>	
<p>ز قعہ متضمن چٹھی نبت الملک نواب صغرا بیک صاحبہ از جانب ملکہ ملک تاج النساء نواب معشوق محلصا</p>		

پس از حمد و نعت رسول امم
 کہ بلبل فی سراونچا گوند باہی آج
 ہر اک قمری سر و گلپوش ہی
 کہ بنت الملک کی چٹی آج ہی
 یہ ہشتم ہی اس ماہ کی جو سعید
 یہ ہی عرض اجا بسی اسگہری
 مجھی تاری دکھلائین سب آنکر
 وہ خود آکی محفل کو ترتیب دین
 سہ بارہ ہوا مجھ پہ فصلِ کریم
 ہوا تخمِ امیتد پہر بارور
 ابھی بحق رسول عباد

پس از منقبت ہی وان یقین قلم
 فلک پر ہی ہر گلستانکا مزاج
 گلستانین ہر پہول پر جوش ہی
 یہ ہی دختِ شہ خود مری تاج ہی
 یہی وزیر مجھکو ہوار وزیر عید
 کہ تشریف لائین یہی ہی خوشی
 کرو جان عالم کو جا کر خبر
 وہ دختر کو خود آکی گو دین لین
 شجر کو لگی میری بادِ شمسیم
 سہ بارہ لگا اس شجر میں شرم
 ملی سبکی بس اسطہ حسنی داد

قدم محفل عیش میں سب دہرین	مئی عیش و راحتسی ساغبرین
---------------------------	--------------------------

شرح و دستخط خاص بر عرضداشت الہ عمرمکانی

خطائی لم بود امی مہربان	کہ الحال ناگھٹنی آن بیان
-------------------------	--------------------------

شما مادرِ زوجہ ام خیرخواہ	شما بود کارندہ بادشاہ
---------------------------	-----------------------

شمار خدا پیرنج آفرید	ز ذات شما در بردل رسید
----------------------	------------------------

چہ میبود اسی مایہ بادشاہ	کہ دزدی نمودی و کردی نگاہ
--------------------------	---------------------------

زیادہ نیرفت از پنج و شش	قیاسم بسی کم رسیدہ بش
-------------------------	-----------------------

اگر گوہر عرت و اعتمبا	سپردی بدست رخ ننگ و عا
-----------------------	------------------------

برین سینہ زوری چہ امید است	صفائی چنین قابل دید است
----------------------------	-------------------------

زلطف ملاقات داری معاف

نو شتم چو آمد بدل صاف صاف

مثنوی

شکر شکن گل جو آنے	سرما پے عیش و کامرانے
گوش و لسی سنو ہماری	من بعد کنار و بوس پاری
پہو لون نہ سمائی جانِ نکلین	آیا جو نیتہ خوش آئین
ہو تا میں شریکِ بزمِ بیشک	ہو عقد رضا تبین مبارک
اور در و در کی بھی ہی شدت	ناچار ہوں سست ہی طبیعت
جو عذر مرا ہی او سکون لو	اسوجہ کرو معاف مجھ کو
دریافت کرو تم اپنی جی سی	تاریخ سعید مولوی سی
اختر کی نہیں ہی اسمین جت	کچھ میری نہیں ہی اسمین جت

حسن تو دامت روز افزون

نوروز چوروز شب ہمایون

شعوی عشقیه بنام نامی اب ملکه ستمن صاحبه

ای مہم ز جسم پینہ ریشان	ای حسن نامی عشق کیشان
ای ارومی در دختہ جانان	ای غازیہ روی سہتہ اران
ای تلج سر جیب پرورد	ای گرمی بادہ رخ سرد
ای بخت باغ نیک نامی	ای بوی گل شگفتہ کامی
ای مایہ عیش روح پرور	ای معبدن جان گل معطر
ای طوطی شکرین عمل ریز	ای مخزن حسن خوش نمک بیز
ای ملکہ ستمن متہ رخ	احتر ترا دیکہہ لی اگر رخ
سوار چکور سا ہوصدقی	تجہہ ابر یہ مور سا ہوصدقی
اللہ تجہی رکہی سلامت	ہر لحظہ فزون ہو عمر و دولت
آفاق تری کنار میں ہو	سبزہ تری جو کنار میں ہو

ہم عمرِ سحر و مدین ہو

شادان رہی مثل گل ہمیشہ

بالونسی تری شبِ عروسی

یہہ زلفِ خمیدہ راست ہو

ہزبل بُخِ زلفِ کاگری راست

جوڑی تری مرا بند ہی ل

شانہ سرگیسوئی رسا ہو

توروغنِ خوش سی جب کر تیل

سُرمہ او دہرا نکہڑیو نہیں ہوئی

وہاں سُرمکی میلِ چشم میں ہو

وہاں آنکھو نہیں ڈوری ہون گلا

بلقیس کھٹیس شہِ مدین ہو

ریان رہی مثل گل ہمیشہ

دکھلائی بہارِ سینہ بوسی

ہم ہون شبِ مہ ہوا اور تو ہو

پہنچی نہ تہا را عذرِ ناخواست

چونٹی ہو تو پچھن کھلے دل

یہاں بالِ مینِ رومی دل بند ہا

ہو جائی بہارِ باغِ جان تیل

یہاں زرگسِ مستِ جان کہوئی

یہاں بحرِ نیلِ چشم میں ہو

یہاں لوگ بھی کہیں شرابے

سوفارین بیان دل و جگر ہون	وہان پلکوں کی تیریشتر ہون
تشبیہ مجھی خسار سی دین	وہان خواب سی بند ہون چون آنکھیں
دم میرا پڑک کی بیان نکلی جانی	وہان ابرو نکا جو وار چل جانی
بنجائیں نقاب اشک مڑگان	ماتھی کاجو چاند ہون سایان
یہان زخم میں پارہ قمر ہون	رخسار او دہر جو جلوہ گر ہون
چلا کی یہاں کہو نہیں مارا	وہان بینی خوش ہو جلوہ آرا
یہان قلب نجیف میں تپک ہو	وہان پرہ بینی کی پڑک ہو
یہاں ہوش کا نام کو نہیں نام	وہان ہونٹوں کو بوسہ بازیسی کام
یہاں چب نہیں سکتا اک نوالہ	وہان دانت کیسلی رچہ ہالہ
یہاں بات پہ دل نثار ہوئی	وہان مونہہ میں زبان یار ہوئی
یہاں داغ بدل شعل داغ من	وہاں چاہ ذقن پہ ہوئی جو

وہان گوش سی لوگی سیکی	گل شمع یہاں ہو دل لگی کی
گردن ہو وہاں چراغ گلشن	یہاں ہوئی گلی پہ تیغ آہن
مینائی گلو وہاں چہلک جایی	یہاں کو کب در دو غم چاک جایی
وہاں غضبِ خوش پہ تاب ہوئی	یہاں نیست ملک سراب ہوئی
وہاں شان و نپہ عالمِ تجلُّ	یہاں د لکو نہیں شکیب ہلک
وہاں باز و نپہر ہر صد قتی	یہاں شان و نپہ تیری یار صد قتی
وہاں کہنیو نپہر ہو عالمِ نو	یہاں سنگِ فراق سی جگر چور
وہاں گول کلائیو نپہر بہت	پڑ مروگی کی او ہر ہی صوت
وہاں ست نگار طہ زہن	یہاں د اغوشی دست و پاچن بن
وہاں او گلیو نپہر چک نمایان	یہاں کار و غم جگر پہ تیران
وہاں ناخن ماہتاب صورت	سیاب سی یہاں جگر کی حالت

یہاں زندگی کی نہیں فر آس	وہاں سینہ صاف رشکِ الماس
یہاں دست بخت ہی تیغِ آہن	وہاں چہا تیو نہر غضب کا جوہن
یہاں جانِ حزمین چمک سی یا گن	وہاں قمقمی نور کی نسیان
یہاں سیرِ شکم ہی زندگی سی	وہاں کھلاقی ہین پیٹ وہ ہنسی سی
یہاں بحرِ المین غرقِ آفت	وہاں ناف ہی عقدہِ محبت
یہاں زندگی و عدم میں تشکیک	وہاں مور میانِ یار باریک
بی آب یہاں ہی ماہی جان	وہاں مچھلیاں ساقینِ نایان
یہاں خارِ کھشی ہی پا کو آہنگ	وہاں ہین کھن پاتی یار گلہنگ
دروازیسی تیری ہو وہ تہ	پہر ہی ہوس جیات خستہ
چاہتسی نہ روح باز آئے	اینٹو کھی طرح اگر گرائے
اوس نقش میں دل ہو مثلِ خورد	ہو نقش قدم بہا رجا وید

<p> آغوش میں لاؤں یا رخِ خوش کو ملکہ ہی جو تو توشاہ ہونین اسی باغ و بہار سر و انعام کس طرح لکھو نہیں سارا احوال لکھتا ہوں کہ ہائی ہائی الفت لمحہ ہی الگ نہو بدن سی کرسی ہی جو تو تو پایہ ہونین فریاد ز دستِ عشق فریاد اک عشق ہزار بدگمانی کیونکر کروں دلین بندجھکو وہ شکل رقیب ہی کروغور </p>	<p> چوڑون نہ کہی نگارِ خوش کو تو گاہ رہا ہی گاہ ہون میں اسی سانو لجان نیک انداز پوشیدہ نہیں ہی تجہ پہ کچھ حال کچھ ہوش نہیں سو ائی الفت وصلی ہو مثال جزوتن سی دیوار کا تیکر سایہ ہونین ہون آہک منزل پریزا کس طرح ہوں صاف تجہسی جانی سایہ ہی نہیں پسندجھکو آئینی کو توڑ ڈالون فی الفو </p>
---	--

کیونکر نہ لڑو نہیں بی ادب سی
 پا پوش سی غیر و نکو جنون ہون
 دوں سخت سزا میں اپنی جیکو
 وہ اپنی صفائی دیکھی ایجان
 وہ داغِ فراق تپتہ بھائی
 تو او سکوت پاک خاک سی ہو
 مردہ وہ جہا نہیں اپنا دیکھی
 چہٹ میری چھٹی وہ تاقیامت
 چہٹ میری خدا ہو اوس نئی
 چہٹ میری ہمیشہ مونہ کی بجائی
 چہٹ میری اوس خدا نکالی

ہستی کو نہ لگنی دو نہیں لب سی
 لاکھی یہ تری ہزار خون ہون
 سُرمد نظر آئی گر کیسکو
 گردستِ حنائی دیکھی ایجان
 چہلو نسی تری جو دل لگائی
 برگشتہ جو قول پاک سی ہو
 چہٹ میری جو جسم تیرا دیکھی
 جو بوسہ لب سی پائی لذت
 جو غمزدہ خوش سی ہو شکر خوا
 جو قند دہن پہ مونہ لگائی
 جو گردن خوش میں باہن ڈالی

چھٹ میری وہ قیدی محن ہو

چھٹ میری اوسی قضا و بالی

چھٹ میری وہین کفن کو دیکھو

چھٹ میری تو اسکی جان لیوی

چھٹ میری وہ کشتہ محن ہو

جائی وہ کنار گور غمخوار

اچھی نہیں اتنی خود نمائی

کٹسی بھی سوا ہی آج نازک

کچھہ طعن نہ اسمین جان جانین

نقشی یہ نہی ہوئی بگر جانین

عریان نہ بن پہن لی جسمہ

جو غمغیب خوشیہ بوسہ زن ہو

جو ہاتھ میں تیری ہاتھ ڈالی

جو مرد تری چمن کو دیکھو

جو مونہ میں تری زبان لیوی

جو مائل بوسہ ذقن ہو

جو قید ہو سین ہو گرفتار

بس بس وہین غمزل سراخی

معتشو تو نکا ہی مزاج نازک

شاید نہ بڑا وہ مان جانین

تولیننی کی دینی او ر پڑ جانین

اب ختم دُعا پہ کز یہ نہ

<p>بہر حسین متھے اور ہونیک پہ نامہ کا تمہ جتک کہ ملی سُر اِغِ دُنیا جتک ہین سیاہ ز اِغِ عالم جز آلِ عبتا نہو کوئی عَم</p>	<p>یار بپنی حضرتِ علی او از بہر چہ پاروہ اس جتک ہی بہار باغِ دُنیا جتک رہی سبز باغِ عالم ملکہ رہی میری شاد و خوش م</p>
<p>این خنک زمانہ زیرِ رانِ باد خوش نام ہمیشہ درِ جهانِ باد</p>	
<p>مضمون چہی اب بزم اے ایک صا از جانب نواب تصویر جہہ</p>	
<p>من بعد ہی نعتِ مصطفیٰ کی مشہور رہی مہ سی تا باہی اونسی جو ہین صا جانِ اکرم</p>	<p>پہلی تو ہی حمد کبیریا کی پہر منقبتِ علی عالی اکہتی ہی پہ ملکہِ معظّم</p>

سنلین مری عرض مجلہ احباب
 کیا دن بھی حق نی ہی دکھایا
 پیدا جو ہوین ہین بزم آرا
 دوستو جو تہزار پر بڑی سن
 اس سنن جو ہی ریح ثانی
 اس ماہ میں شاہ کی کرسی
 سامان خوشی کرو مہنسا
 شہزادہ کی آئیگی چہمی ہے
 تاریخ دہم یہ لطف ہوگا
 پر یان رخ خوش پہ نلکی غازہ
 دامن صبا بھار پر ہی

دل سینی میں ہی خوشی ہی بیتا
 مینی گل باسرا د پایا
 دل عیش کا کرتا ہی اشارا
 اسٹی جو زیادہ پھر ہو سن
 دیتا ہی پتی خوشی نشانی
 کہتی ہی شب طرب یہم ہی
 ہر جا ہو سرور عیش پر پا
 بادامی میں ہوگی دل لگی ہی
 ناپسنگی چمن میں سرور جا
 ناپسنگی چمن میں ناپ تازہ
 شوخی سر شاخسار پر ہی

پہو لو نسی بہرا ہی دامن باغ
 نوشاہ بنا ہی یاسمن زار
 استادہ ہنی بھر رقص شمشاد
 سرسبز ہین بزگہائی نسین
 بلبل کی زبانیہ داستان ہی
 ہر طائر روح شادمان ہی
 تکھت سی نسیم ہنس رہی ہی
 آفاق میں عنسلفہ ہی برپا
 خم ہی سرشاخ جشن پیوند
 بہائی کرم درون نی بھولی
 صیاد چمن نی دام پھینکا

گلشن کی ہو اسی لال میں نراغ
 گلچین کی گلی میں میں ٹپی با
 قمری کا ترانہ جان صیاد
 ہر پھول ہی شک ماہ و پروین
 ہر برگ لطیف قصہ خوان ہی
 ہر مرغ بہا رقصہ خوان ہی
 بلبل تہ دام پھنس رہی ہی
 نونخل امید بار لایا
 پیدا جو ہوئی ہی شہ کی بلند
 اندھون نی ہی لعل لب شولی
 گلچین نی کیست نام پھینکا

<p>تارِ رگِ جانِ عسَمِ نکالا شمشادنی قد کو دیکھا پہالا ہر پوسلی کرتا ہے مدارا ہی موعی میانِ صحنِ گلشن لعلونسی بہری ہوعی ہین تالاب گلدستونکی بوہی عطرِ خوشتر آئینِ مری دوست سب ہی گہرین مری شاہِ آپ آئین مین دیکھ رہی ہون بکارِ ستہ</p>	<p>مطرب فی رباب کو سنبھالا قرمی نی جڑا و طوق ڈالا صحنِ چمن بھبار آرا انگور کی تاک پر ہے جو بن پتونسی بہری ہین نخلِ باب تبیحِ کرم گلوں کی لب پر ہی وقتِ سجد و روز بہتر تاری بھی ملکی سب دکھائین خدمت مین ہون سب کی دستہ</p>
<p>گلزارِ مطرب مدام خندان بہائمی خوشی دوام خندان</p>	

رقعہ روزہ کشانی نواب میر آرا بیگمصارجا بجز روزہ صوفیہ

لکھون منقبت اور تعریف شاہی

ہونی چھپے اللہ کی اب عنایت

بھی امر واجب کا ہی ہیان آیا

کہ رکعت اب تو روزہ جو اللہ خوش

مہینا مبارک ہی اور روز خوشتر

رکعتوں کی میں اس وزیہ پھارو

کہ سلطان خانہ میں آئین وہ جلدی

میری آبرو کی افزون کرین سب

ہر اک بدل میں دکھاؤن اطاعت

میری ہائے آپ آج شاد مین آئین

پس از حمد و نعتِ سولِ الہی

بفضلِ خداوندِ صوم و عبادت

نواں سال اللہ نی ہی دکھایا

میری باپان نی پیدہ فرمایا؛ مہکو

پہ پین سن ^{۱۲۷۹} و ناسی اب بارہ سو

جو ہو بست ^{۲۸} و تم مرا صوم ہو گا

بزرگونسی میتد رکعتی ہون اتنی

بھی روزہ کھلو این ممنون کرین

کرون دست تیر بہونکی میں خد

میری قبلہ و کعبہ تشریف لائین

در غم می ہو کشتاده دلون پر

جہان میں سلامت مری باپ اختر

رقعہ متضمن چہی مملکت آرا نواب خدیجہ بانو سلیم صاحبہ

منقبت ہی حیدر صفد کی جو بی

ہی مہیا بزم شادی کھا ہی آب تبا

ہو چکین پیدا خوشی عالم میں ہی سیر

عشق پیچہ نی لپٹا سر سی گل کی بار

گو ہر تجالہ در آئین میں گوش خا میں

چشمہ حیوان بنا ہی آب نہر ماہتا

شاخ نخل سرور تر ہی نازنینوں کی کمر

دشمن دولت حج ہی ہدیہ و مغنوم

بعد حمد کبریا و نعت شاہ انبیا

منقبت کی بعد ہی عرض سا جبا

مملکت آرا خدیجہ بانو سلیم صاحبہ

بلبلوں فی باغ میں گلگون کجا رخصا

جشن جمشیدی عیان ہی چار سو گلزار

ہر طرف نغمہ پیرا بر بوط چنگ و بابا

ہر روش میں چو ہستی گلزار میں رنگ و سحر

ہر طرف چہلین عیان میں شاہ دیوانی ہونے

شی

ہی تولد کی نمایاں ولین ہر اک کی حمد
 لطفِ جشنِ قیصری انشا اللہ آنگاہ
 ہی ہی امید میری دلو آئین بزم

ایسی وقتِ طربین ہی چہی شہزادی کی
 گر شریکِ نغمِ عشرت ہو جی آئی مراد
 جان عالم آپ ہی تشریف لائیں

حق تعالیٰ سبکی دل کی حسرتیں چوری کرے

غنجہ امید تاجِ حرمی سر پر دہری

رقعہ متضمنِ ہمہ میسر از محمد باہر بہادر از جا نواب اکلیل

صفتِ حیدر گہرا رہی ایمان کا پہول
 گوشِ مطلب کو ہی سہتی فرخوش آسوی
 باغبانوں کا زرِ گل سی بہرا دامن سی
 سر و گلزار ہیں و تادِ قناتِ رخِ بیا
 نجمِ ستار کو ہی گنبدِ محفل کا طواف

بعد حمد اور پس از نعتِ سؤل مقبول
 عرضِ اکلیلِ محفل کرتی ہی اجا سبوی
 جوشِ پرفصلِ بہاری عجیب جوہی
 حذیبِ چمنِ حسنینان ہی بہا
 آقصر زنگارِ فلک آئینہ سی ہی صاف

آفرین باغ جهانین فرشته پروا
 اطلس حرج چه قاصد ہی ہرہ پر عیش
 اون کو اکب گاہی تیار ہوا بندہ ان
 سبب باعث افراط خوشی ہی ولا
 قرۃ العین شہ ہند محمد مبار
 ہوا پیدا یہ خوشی و سکی تولد کی
 باغبان نی شجر حسن حسدینان سچا
 جامہ سُرخ پہن لالہ گلزار چکا
 اب یہ ہی رض سب اجاب سب خوشی
 ہی یہ انیسویں تاریخ جو شعبان کی
 ہی شب جمعہ کو کی مینی بنای محفل

گوش ناہید میں طبل کی ہی ہنچی آواز
 شاہ ہتتاب نمایان ہی فلک پر با
 چشم افلاک تماشائی ہی دلیل و نہا
 دوستوں کو بھی اقصہ پر عیش سنا
 صدق عصمت و عفت کا یہ کیرہ
 ہنیت پیکت نی ہی گلونکو وہی
 کھل گیا فرط عیش سی حنمین سلا
 گل چنیا ہی کھین طرہ دستار ہوا
 ہی چٹی پور خوش اقبال کی تیار ہو
 بارہ سو پر جو اونہتر ہن سین ہن
 بزم خوشوقتین اجاب ہی ہو میں ا
 خل

<p>نعمت و رقص کا ہر گوشہ میں چاہتی مجھ سے احسان کس میں سب ہی اجاب عمر ہر سبکی میں پابند محبت ہونگی اپنی زندگی کو گو دین میں جلدی</p>	<p>تا بہم طفت ب خیز مہتا ہوئی تارنی دکھلائیں بھی آنکی ارباب عمر ہر سبکی میں ممنون و ت ہوگی جان عالم سی ہی عرض آئین جلدی</p>
<p>بزم اجاب ہر شانِ شادانِ دا اختر بخت شہ ہند در خشانِ دا</p>	
<p>رقعہ متضمن چٹھی میرزا محمد جوگی بہا از جا پناہ عالم نواب جہان پناہ مخلصانہ</p>	
<p>منقبت جید رصندر کاہنی دلو قبو زوج زہرا رخ دین رضا کا سلطان بانسی دین نبی باعث انداز وفا</p>	<p>حمد اللہ کی بعد اور پس نعت رسول شیریزدان شہ مردان گل باغ مخزن حلم و کرم مجمع اخلاق و حیا</p>

<p>بلبل باغ ہد مالک ہر تاج و نگین ساغر حسن ہر اسی می خوشا بسی لونا بارہ سو پر جو اونا سی ہوئی سن خوشتر انکی اٹھار ہوین تاریخ چھٹی ہی ہو فیض سلطان جہانسی بہ ہو لطف عمیم بزم شادیمین جو آجائنگی شاہ عالم و لکو ممنون کرین سبکی سب آئین اوسدن بلبلین باغ و گلستانین ہر شاہ شاد محفل عیش و طرب خوب ہوتا ہوگی ہونگی مشکور زما نہیں سہونگی مر کجا تہنیت منزل عالیہ میں ہو اجلاس</p>	<p>خویش احمد سر سراج پیمبر گل دین بعد تعریف علی عرض ہی اجا بسی لونا یہ ہمینہ جو جب کا ہی طرب آوری پور خوشبخت خوش اقبال محمد جوگی طو عمر انکو عنایت کر سی اللہ کریم عرض کرتی ہی یہ ہر اک سی شاہ عالم تار سی اجاب بھی ملکی دیکھائین اوسدن بار آور کیا اللہ فی یہ نخل مراد تہنیت منزل سلطانین ہر کجا ہوگی ہی یہ امید کہ کر نانہ مراد و سوال عرض ہی شاہ جہانسی ہی لائین پتھر</p>
--	--

شجر آرزو ہر ایک کامیوہ لائی	پہلے اجاب کو اللہ پہون دکھلائی
	تہنیت نامہ بہ مضمونِ خوشی پر تمام و اسلامِ اختر تابانِ فلکِ والا کرام
<p>رقعہ متضمن شادی مکتب قرا علی میرزا شجرت بہا از جانب نواب اختر مخلص صاحب</p>	
<p>بو تراب اب جگہوں با عرب ہو شایان اور ہوتا رشتہ شہ سنی اکرم حارحطی سی جانندی کا پیغام ملی میشین گی شادی مکتب میں جمع مزاج ذال سی انقہ کام و دہانکا ہی شو راسی بانقطہ زیادہ کر می الطاف و کرم</p>	<p>ہی الف نام خدا اور محمد بن عیان تار فوقانیسی تلوار بنی میرا قلم جیم سی جام می عشرت و آرام ملی حامی بانقطہ سی خرم ہی ال برگ درخت وال سی ال یہ ہی ام دل ہر ہی راسی بی نقطہ سی اسی دل عالم ہی ہم</p>

مہلہ سین سی سانسو عین سما یا سہاگ

صا دسی صلت حکم جو صا د ہوگی

طا ربی نقطہ سی طالب ہو اطا ہر اید

عین سی عینیت کی عبارت ہے

فاسی فی الفو یہ ہی فایدہ فایز ہی

کاف سی کام ڈہان کر م و کلاک ہی

میسم سی و محبت می محبوبین ہی

واؤ وارفہ ہی خود می عشری ام

یاسی یون یا دہی رب خوشی ام

عرض کرتی ہی یہ اختر محل اک عالم

یہ جادو جی ہی آخر مہر باعیش و طرز

سین بانقطہ سی شیرن ہی ہی بہا

صا دسی صا بطہ عیش کی ہوگی خوشی

ظا ر بانقطہ سی ہی ظل جا بہی شائل

عین سی غاشیہ بردار ہوگی لہ جا

قاف سی قاف بنا مادہ فایز ہی

لام سی لامعہ لبس لب لاف ہی

نون سی نام کی نیکی صفت ہو

ہا ر ہوز سی ہوش ہوا بہر جام

را ندن عیش و طرب لطف کا پیغام

چہی تارخ ملی آنکی ہراک ہمس

بارہ سوا سی ہین ہی سن تظہر

<p>دو رنگی کتب میں ہیں اور میں ہر منو کو پناح اور آگ کا ہر مت سپاہی چروا مجھ سے احسان مری دست پہ فرما لطف و احسان و مروت ہند میں صاحب عالم و فرزند کو تم پر ہوا</p>	<p>نور چشم و جگر حضرت اختر کو آسمان میں تفریب بخشی حدی روز مہر وہ کو تشریف حسب سبکی خاطر میں ابھی رنگی مین جان عالم کو پیہم ہی صاحب آنا</p>
<p>عیش و عشرت پی یارانِ جہان بود مدام یا الہی سخی چاروہ معصوم کرام</p>	
<p>از جانب نواب سر فر از محلا رقعہ متضمن چہی نزاکت آرا بیک صا</p>	
<p>منقبت امی قلم توجید لکھہ مرد میدان جیش بدر و خین</p>	<p>حمد محمود نعت احمد لکھہ شیر یزدان علی شہ کو نین</p>

سرورِ دین وِ صبی شاہِ انام
 بعدِ تعریفِ صفِ دروغاڑی
 عرض کرتی ہی سِر سِرِ ازل
 کہ مجھی حق نی آبر و دی ہی
 چمن مَدَّعا ہوا سِر سِرِ
 زور پر ہی بہا سِرِ نخلِ چمن
 کارِ مشاطہ کر رہی ہی صبا
 شکلِ طاؤسِ باغِ بوٹی ہین
 مست ہین میکشانِ جامِ بہا
 شامِ بیہوش ہی گلِ سوسن
 باغبانسی ہوا ہی فعلِ شنیع

رہبرِ کامل اور سبکی امام
 مین حکایتِ سناؤن اک تازی
 سنین سب دوستانِ نیک عمل
 مثلِ گلِ باغِ دل مین بو دہی
 طوطیِ عیش کی ہونمی پزیر
 عندلیبو نہ ہی عجب جو بن
 گلِ غنچہ ہونمی ہین تنگ قبا
 شمرِ حُسن و عشقِ ٹوٹی ہین
 گلِ زرگس کو بہی ہوا ہی خما
 صبحِ مینوش ہے چمن کا چمن
 مست ہین داربانِ قصرِ فیح

طالبِ زرِ ہی قاضی گلزار	نہرِ محضرِ ہی ایک ایک انار
شاید باغ ہے ترانہٴ عشق	اگ چکا ہی زمین سی دانہٴ عشق
باغبانِ مستِ بینِ چمنِ بہوش	فوجِ گلِ ہوشیارِ دوشِ بدوش
شکلِ منقلِ ہی لالہٴ روشن	عطرِ دانِ بوسِ ہی ہر ایکِ گن
بہینی بہینی ہو اہی چار طرف	باغبانِ نغمہٴ زنِ ہزار طرف
مستِ صہبائیِ عشقِ لبِ ہی	ساغرِ گلِ مینِ شورِ قفلِ ہی
وجہِ عشرتِ سناؤنِ مینِ سبکو	انکا باعثِ بتاؤنِ مینِ سبکو
بارہ سو پر جو سن مین اب آستی	ماہِ عیدِ شجاعِ بھوشی
بستِ و ہشتم کی ات کو اجا	میری گہر پر کرم کرین بہ شتا
بستِ و ہشتم کو آئینِ سبِ ملکر	ہو مین پر تو فگن شہِ اختر
کہ چہٹی ہی نزاکتِ آرا کی	شادی ہی میری ماہِ پارا کی

طو لعمرا سکو دی حسدا کی م
 جمع ہونگی جو میری ہمراہی
 سکی خدمت کرونگی آنکھوں سی
 نامور ہونگی میں زما نیمن
 شاہ اختر ذرا دہر دیکھو
 سوسلطان عالم ای جانی
 ای شہ ہند ای ابوالنصو
 ای مرجان ای سکند جا
 ای مری بادشاہ عادل یا
 میری قیصر زمان پری صورت
 شہ واجد علی سلیمان فر

چہ ہی پروان ہی بفضل عمیم
 پاؤنگی میں چہ انکی شاہی
 جام اُلفت پہرونگی آنکھوں سی
 اونگی میں ہی سبکی خانین
 اجی میری ہی کوئی بات سنو
 ای می جان عالم ای جانی
 ناصر الدین شک و غیرت حو
 کجکلہ غنچہ تاج شاہنشاہ
 ای مری تاجدار تاج گدا
 شہ دار آشم نجمہ صفت
 خدیو
 غازی دین ہو حضرت ا

میری خورشید شمت ای خاقان

ابن خاقان ہو ابن خاقان ہو

حسد اللہ ملکہ ابداً

ای مہر ایوسفی بداعنی ہو

تم ہو ہنر ز ندجید رکزار

کہہ نہیں سکتی ای گل خوبی

میری گہر آؤ منہ رازی ہو

شبا ہزادہ ہی منتظر ہر آن

تاری دکھلاؤ آنکر مہر کو

ہی جو مشہور پہ اسد منزل

سب اسی کو ہی مین نول کہین

ابن سلطان ہو ابن سلطان جان

ابن قآن ہو ابن قآن ہو

زید اللہ ملکہ ابداً

اوپسہ دل بند شاہ غازی ہو

تم نبی فاطمہ ہو عرش و قآن

ختم ہی پیٹہ طرز محبوبی

ہم تہمین دین سحر زری ہو

گودین لو اسی تم ای سلطان

لواب آنا فر اجواب تو دو

جائی شیران حضرت خوشدل

لطف ہائی ولی حصول کرین

بہر اجاب عیش بادِ مدام

یا الہی بحق آلِ کریم

رقعہ متضمنہ مجلس جناب سید الشہداء علیہ السلام
از جانب نواب تصویرِ مخلصانہ

لکھون شوقِ عنایتی ابنِ حید

سیاہی کی سیہ کپڑی ہو ظاہر

یہ وہ غم ہی کہ ہی پیر فلکِ خم

یہ وہ غم ہی کہ آدم کو ہوا

حلیل شد ہی اس غم ہی باہم

یہی غم ہی کمالِ گریہ نوح

رہا یعقوب کو یہ غم ہمیشہ

قلمِ نجاتی میرا چوبِ نشتر

المسی تختہ کاغذ ہو ماہر

زمین پر رویِ جن و انس ہر دم

یہی غم شیت نی دلمین سہا ہی

ذبحِ امدا تم میں تھی کرم

یہی غم ہی مالِ گریہ نوح

ہوا ایوب کو یہ غم ہمیشہ

کیا یوسفؑ فی اس غمِ غمی پر بہر
 فلک پر حضرت جیشی بنِ غمگین
 سلیمانؑ و سکندر باہم جا
 سلیمانؑ جب گئی دشتِ بلابین
 اگر تخی تختِ روانسی جب سلیمان
 لگی چوٹ اس قدر دمہ اوٹھیا
 بہر دل رو دی غمِ سہی سلیمان
 بچھی دمہ دیا کیون اس زمین پر
 ہوا تہرائی او رہیہ عرض کی
 نسیم صدمہ و باوصب کی
 کہ اس دشتِ ستم سی تمکو لیجا

رہی دریا میں یونس اشکِ غمِ ریز
 ہوئی موسیٰ کو اس غمِ سہی تسکین
 غمِ شیخِ سہی تہی نغ و وزن آہ
 نہ چلنی کی رہی طاقت ہو امین
 زمین نیسوا پر پہنچی گریبان
 بدنسی اپنی جباری خون پایا
 ہو اسی یون ہوا ارشادِ سلطان
 اوٹھیا لچل سہا نسیم اب کہین پر
 نہیں طاقت اوٹھیا و تکو اسی شاہ
 نہیں یہی بہ مجال اے شاہِ عالی
 مگر جب تک نہ رب الریح فرما

<p> بنائے خاکِ دشتِ پاکِ غازہ لگی یہ التجا کرنی کہ و اور عتابِ بِ عزت کیوں ہوا اوٹھا سکتا نہیں مین دانہ مو دکھا پھر مہک جو وہ ہی کارخانہ ہمیں یہ طرز تو بہ کچھ نہ بہا تو میری عرشِ اعلیٰ تک خبر ہو لگا بادِ صبا کا اونکو چھونکا یہی ہی جاتی فوجِ شاہِ شاہان شہید و نین ہو ابی شہبہ دخل ہو بادِ صبا کو حکمِ سلطان </p>	<p> سلیمانکو ہوا عسّم اور تازہ حسین اپنی دہری خاکِ الم پر قصور اس بندہِ خاطر کیجا ہی سلیمانی نہ باقی ہی نہ اب زو مجھی تو بخش اسی ربِ زمانہ وہین آوازِ غیب اک اونکو آئی وساطتِ پختن کی اب اگر ہو ویا جب اسطہ پانچون تنون کا ہوا ارشادِ ربّ سن اسی سلیمان ہوا اسجا ہو تیرا بھی شامل بہت گریان ہوتی سنکر سلیمان </p>
---	---

بس اب پھل مجھی دشتِ جناسی
 روانہ ہو گئی با جاہ و حشمت
 چراتی تھی بزمین اگر ز موسیٰ
 بنیٰ حق نی چاہا ہون یہ سیراب
 سہون نی بلکہ اپنا سراوٹھایا
 نہ سمجھی موسیٰ عمران جو پیہ حال
 نہیں پی تین جو پانی بنی زبا
 یہ کیا ہی رمز ای ربِ دو عالم
 انہیں سی پونچھ و چہ خستہ حالی
 سنانام مبارک روئی موسیٰ
 محمد کا نواسہ جانِ حیدر

پشاد قصہ آلِ عباسی
 عطا کی پھر خدانی وہ ہی شروت
 وہ پیاسی تھیں کہ تاکا سمتِ یا
 خنایم نی پایہ گز نہ وہ آب
 اشارہ جانبِ افلاک پایا
 خدا سی عرض کی رت مہ و سال
 تعب مین مین پڑی ان سبکی جانین
 ہو ارشاد حق ای مہرا کرم
 رہیگا پایا سیاہان اک شاہِ عالی
 کہا اللہ سی ای ربِ اعلیٰ
 نہ پانی پانیگا اس سر زمین پر

فرات اس نہر کا ہی نام بد رنگ
 بجای ہی پر پتین پانی یہ کیونکر
 یہ وہ عشم ہی کہ عزرائیل کو ہی
 اسی عشم میں مین جبریل مقرب
 لک و بست و چار الف مین جو
 خیفہ کو ہی ہی ارمان دل سی
 روز بست پنجم ماہ ذالحج
 اوناسی مین جو بارہ سو پشہور
 امید دوستی سب سی ہی ہی
 جو ہی بادامی کو شہر مرجع غم
 مجھی محروم رکھین ابنہ اجاب

یہین پر ہوگی آل مصطفیٰ تنگ
 چلی جب گردن تشنہ پہ نخر
 یہ وہ عشم ہی کہ میکائیل کو ہی
 اسی عشم میں رہی مین خاصہ رب
 وہ ہر شب صبح کر دیتی ہی روڑ
 یہی رکھتی ہون مین ایمان دل سی
 سن مشہور مردم سا ذالحج
 کرونگی مجلس عشم اسمین معبود
 مراد دل ملتجی سب سی ہی ہی
 وہان ہی بزم رنج شاہ عالم
 لٹائین آگی ڈر اشک نایاب

وہ شبین بزمِ ساتم میں ہر کجا
رہی تصویرِ بیگم دست بستہ

ہر اک دل کو عنہ آلِ عبا ہو

بیا بزمِ ذبیحِ نیسوا ہو

رقعہ متضمنِ چہٹی منزلت آرا بیگم صاحبہ ازجا
نواب محبوبہ محلصاحبہ

قلمِ نعتِ محمدؐ کرتوانشا

ولی حق و وصی مصطفیٰ کی

جواہر کی جو ہوئی خوش کھرسک

بہری ہین جا بجا تہالی ہین پر آس

چمن ہی مایہ ثروت سی رد آ

تو گوشِ گل میں ہی موئیے کا با

پس از حمدِ انہی پاک و دانا

تو پہر لکہہ نقبت شیرِ خدا کی

رستم کر نقبت کی بعد اسی کلک

عجب رنگِ چمن ہی سبز و شاد آ

بنفشہ موہی سنبل لالہ گلنا

سمنبر لوتھی ہین حسنِ لالا

جو جو ہی ہی وہ ہیر کی کنی ہی	دوہن کی شکل ہر ڈالی نبی ہی
دو آئینہ صدف کی شکل روشن	نواڑی اور سیلہ اور سون
کھین زنگس ہی ہی آجھین دھما	کھین شتو ہی و نکو ڈہاتی
سرک ہر ایک جنت کا ہی رہ	کھین سر و چمن ہن دست تہ
تاشابین ہن خلی حور و غلمان	آئناسی تراشی ہن وہ گلدان
کہ نقاشی مانی کی ہی تھیک	لب نہر چمن ہی کار باریک
لب مینوش مین جو ہی کی مل	سزاوار پرستان بلع گل ہی
گل چنپہ کھین ہی زعفرانی	کسی سوار غوان ہی ارغوانی
جو طبع می پرستانکو ہیر مرغوب	ہینہ ہا و نکا اور ساؤنی خوا
چمن عطر پرسی کیا بسا ہی	گل کیوڑہ کھین بو دی رہا ہی
در منزل ہر اک جنت کی کہو	روش پڑی ہی شفاف او چہڑ

کنول چاڑ اور اسباب طربت
 کہین ہین ڈوم ڈہاری زومڑ
 ہر اکھو باغبان جن گاہی ہین
 سبب یکا اس خوشی کر تو اظہار
 ہوتی ہین منزلت ارجو پیدا
 خداوی طو لعر اس سرو قد کو
 مین مادر اسکی ہون مشہور جا
 مراہی نام محبوبہ محسب ہی
 چہشی اسکی کرونگی ہی ارادہ
 مین جہان تکو بلواتی ہون آؤ
 مراخل تمتا بار لایا

گویتی کسبیاں تو ال گلرین
 کہین سارنگی اور طلی ہین خوشرنگ
 چمن دریا سی سب لہر اہی ہین
 پہ سامان تعیش کب ہین یکا
 سبب اس سی خوشی گاہی ہویدا
 جگہ محسود وی دلین حسد کو
 مین ہی ہون اقمہ اس کی سن لو
 پہ شہزادی نہایت خوش عمل ہی
 خوشی کا حوصلہ ہی اب زیادہ
 زچہ بنتی ہون مین تاری دکھاؤ
 خدانی مہکوا ایسا دن دکھایا

مجہی حسرت بہت تھی ایسی دنگی	ملی یوں آرزو شباب و سُن کی
-----------------------------	----------------------------

ہراک کو حقتعالی شاد رکھتی	مری آغوش کو آباد رکھتی
---------------------------	------------------------

رقعہ متضمن چٹھی بلندجامرزا محمد عسکری بہاؤ
از جانب نواب عیش محلصاحبہ

شکرِ خدائی رض و سما پُرضوری	جلوہ اوسیکا اور اوسیکا اظہور
من بعد نعت سید خیر الانام ہی	پہر نقبت کی سمت زبان و کلام ہی
اور بعد نقبت ہی بیانِ جانِ عیش	ہوتا ہی اب قلم سی عیاں جانِ عیش
مخض طرب کی او خوشی صبح و شام	جلسہ خوشی کا دیتا ہی ہر دم پیام
کرتی ہی عیش محل پہ بصد خوشی	شادی میں آئی کہ نہایت ہی دل لگی
سامانِ جشنِ شک و ہ جشنِ خسرو	ہر سوسے آرہی ہی صدائے باب بھی

<p>پیدا ہوئی میں بطن ہی میری بلند جا بست و دوم کو محفل عشرت چاؤ اول جادوی کا ہی ہمینہ طرب فرا سلطان عالم آپ ہی تشریف لائی یہ روزِ پنجشنبہ مبارک ہی دو ستو آسائش آکی کوٹھی میں بخشی گا کرو</p>	<p>اللہ طوعہ کر ہی ہو بہہ مکلا ہمان تم سبھو نکوین و سدن ننگی سن بارہ سوہین آسی نہن فریق اک فرا مہکو زچہ ہی ہاتھ سی اپنی بنا آسائش و خوشی کی لئی جلد آتو ہمانو پیر ہی ہوگی عجب طرح کی ہا</p>
<p>حُسن و ضیائی اختر تابان مدام با پیغامِ لطف و عیش ہی خاص و عام با</p>	
<p>رقعہ بنام نواب ممتاز علیک صاحبہ و نواب شوکت بہو سردار بیگم صاحبہ</p>	
<p>ماہ و شانِ فلکِ احرام</p>	<p>زہرہ و ناہیدہ سرچرخ کام</p>

معدن انداز و جواهر کیش	مخزن اسرار و فاکر کیش
آبر و رنگ در آبدار	افسردگی شبه انجم نثار
آینه و طوطی هندوستان	کان محبت شجر باغ جان
مقطع مجموعه شبهای تار	مطلع دیوان دل شهربار
نیک عمل مصرع بحر سیر	بیت غزل مصرع بحر سیر
لعل لب و مهر رخ و گلبدن	شمع شبستان ریح انجمن
مونس و همشیره و پهلونشین	بهدم و رنگین سخن و نازنین
دشمن تو خاگر ره غول باد	ای فلک عمر پُر از طول باد
آرزوی وصل سوالات خوش	بعد تنهایی ملاقات خوش
لکتهای احوال دل رازدار	خامه گلریز بی مطلب نگار
دوسری سردار کوهی پیر سار	پهلی تو سحر بن کوهمار اسلام

بند جو کلیان تہین دلوں کی بھلین

خوش ہوا دیکھی سی دل بادشاہ

اسمین مزا پائی گا دید کا

حوصلہ افزون ہی ل شاہین

ہو نیگا دونا مجھی عیش و سرور

چند دنوں کی ہی جدائی ہی شاق

بہتجا ہی ونونکو پہ خیر خواہ

یاد میں سردار کی ہی دلمین ضو

بہتجا ہی سردار کو بہی چار سو

آئی امی ہر و وفا آئی

تا کہ ہی پڑواغ دل لالہ زار

خوش ہوئی ہم شنویان جب ملین

پائین عرضداشتین دو واہ وا

آتا ہی نیوجہ بفضل خدا

شادی کی تقریب ہی اس ماہین

ہوگی قفسد ر کی شادی و

دونوں کی ہی دیکھنی کا اشتیاق

دو صد و یک الف پی زاورا

بہیجی ہین سمدہن کو فقط اہم سو

روشنی ولسی ہبسم کر کی کو

جلد خدار اکھین پنچا سئی

تا کہ ہی اس باغ جہانمین بہار

گوش گلستانین ہین پھولونکی دُر	حلق میں بلبل کی نمایان ہین سُر
سرو کی استادگی ہی جت تک	یشیشہ وساغر میں ہی جت تک
قریان ہین طوق و سنگ در گلو	باغین جو ہی کی ہسکتی ہی بو
سرد ہین جت تک روشن باغکی	رنگتین آنسو دہین رخ و باغ کی
طوطی و آئینہ غزال و چمن	جو بنو پیرانکی ہی جت تک ہین
اصل میں ہی سراج شجر من ثمر	پتو نمین گل سخن چمن سبز وتر
حسن حسینان کا ہی جت تک بنا	شمس فلک کا ہی جہان میں کہا
شام و سحر ظلمت و نور و شفقت	عیش و خوشی شادی و رنج و قلق
سعد ہونو کی عمر میں ہون ہ چنداؤ	روز براتونکی نمایان ہون طور

اختر خوش نامہ ہوا اختتام

پہنچی و فاوار و نکو تیر اسلام

رقعہ اسمی نواب شہاب محل صاحبہ

آج مینی یہ سنا مجھ کو ہلاتی ہو تم	ہیں معلوم کہ کیوں عشقِ حجابی ہو تم
میں ہی ہوں کہ مری بات تو نفرت ہی	صاف ظاہر ہی آج جو ٹی محبت ہی
ورنہ فرمائیں خلوت کو نہ یوں ٹالیں تم	اپنی عاشق کی محبت کو نہ یوں ٹالیں تم
کیا کہیں جس ہی شرمندگی ایسی	سر ہر الرزہ چڑھایا ہو لگتی سب غم کو

آنکھیں اب چاہیں ہوتیں تری سر کی قسم
تیری انٹونکی دہن کی تری گھر کی قسم

نظم دراداشی شکر ملاقات سکر تر صاحبہ

شرف گہر کو ہوا اختر کی دل کو اب یقین آیا	ستارہ نیک تھا اس کا جو تجھ سا یہ حسین آیا
اوسے تسی تو گویاں سپاہِ نجم و کوکب ہی	پنی احوال پر سی آسمان بہر میں آیا
بہت آئی گئی انصاف والی لاکن ای	کوئی عادل زمانِ حال میں تجھ سا نہیں آیا

<p> همون نهين خجف كراما كا تبين آيا هفسا و مثل له جو كوني اندوگين آيا هوا شديز باد خوش جوتو بالاي آيا رخ كا ريسي مېكوياد لطف نشين آيا الا ايدل كه عادل منصفى سى قورين آيا ورشت انفعال كو مجدم خيال نازنين آيا كوني دشمن غار دوستى مين جب كمين آيا شرف پايامكان شهرنى نو كمين آيا سكر تر مهر عظم مخلص طلعت گز آيا نهين آيا نهين آيا نهين آيا نهين آيا مسيحا چرخ چارم پر پرخ شامى آيا </p>	<p> كم و ميش اسين ابمكن نهين مه حكم عالي اشركتكارين وقت سخن هيجول بهترين هو چو هي هيا سكي قدم چلنى مين اگي تهي كلاه فخر تيا چرخ چارم كيون اب پنهي بس اب نهان گين گيا جور و ظلم و جبر و قهر و بوج عدالت اسكو تهي مين بين نى سزا و مين هوشنه عدل سياستين بو ايقى هوا هندستان و شن جو مهر رخ ترا مري اخلاص مند خيانه و دليمن مو تهي از لسي آجنگ نيامين ايا منصف و عا زمين مستغيث و ادخواه هم مين آيا </p>
--	--

<p>پڑی ہی ہوم اہل علم و دانشین دین آیا پرستانین پھر پوئی کی زبان و ہی سین آیا قیاح ہندین عنقا صفت ہین قوج ہین آیا سکر تر ہندین یا عیسی گہ دن نشین آیا الاول جن داروشن کُن شمع نگین آیا متناسی یا و پایا جو حسرت قرین آیا</p>	<p>اوستان قاعدہ و انجمن و ان سبے ہنگام ہر اک نقش قدم کو دیو ہندستان کر سجدہ عجب انداز سی حسن ملک کو بڑھایا ڈری مظلوم سی ظالم زمین چرخ ہمام شہنشاہوں کو جو لازم شاہ ہونسی ہا عطار ملک مال نقد دولت جاری</p>
---	---

سروشِ غیبِ نی مہکوصدا سی دہوشی خان
بس ای شاہِ اودہ خوش ہو کہ راز و کما این آیا

نظم در او ای شکر ملاقات وزیر الممالک نو اب گور ز خبر

<p>اب مہکوصدا مال ریاست ہوتی نصیب اعلیٰ کوچ چشم عدالت ہوتی نصیب</p>	<p>والی مملکت کی یارت ہوتی نصیب حالات نیک بد کی نمائش ہوتی ہی خوب</p>
--	--

بال ہمای مہکو شرافت ہوئی نصیب	تاج سرخدیو جهان جلو گھمبہ ہی
سجائگی بہی بانحو فصاحت ہوئی نصیب	قصہ شنائی پاک کیا اوسنی زمین حسب
سجھائہائی حرص سعادت ہوئی نصیب	اک مشت استخوان کرم ہی جو سیریا
زادہ کو میں کعبہ عبادت ہوئی نصیب	یون فخر اتحاوی مخلص کو بلکہ صاف
تیرہ برسکی بعد ضیافت ہوئی نصیب	بارہ برس رکی پھر گی ہ کی ہی دن
ہی ہر گناہ عفو شفاعت ہوئی نصیب	عصیان جو کچھ ہوئی تہی ہ سب ہو گئی
میرسی بانین مہکو بلاغت ہوئی نصیب	جب سلسلہ میں مدح کا لایا کلام میں
البتہ اک صنم کو شرارت ہوئی نصیب	اس عہد میں شہر ریہی نایاب ظلم و دو
سرکش ہوا تو او سلکو قباحت ہوئی نصیب	گردنگو جنسی خم کیا پنچا وہ چرخ تنک
جو دین چاہتا تھا وہ دولت ہوئی نصیب	ہم پتہ اب نہ جم ہی نہ کسری نہ ہم زر
تمسی گلو نکو عین صباحت ہوئی نصیب	یہ تہ تازگی نہیں سر شاخ گلاب میں

<p>نصیب سایکو میری مہجسی رقابت ہونی برسونکی بعد چشم عنایت ہونی لفظِ ملیح کو بہی ملاحظت ہونی</p>	<p>پہر رشک ہی ساتھ ہا اپنک و کیون صبح و مساؤ شام و سحر آرزو بہی ذکرِ رخِ ملیح سی لذتِ قلم کو بہی</p>
<p>سب آرزو میں شاہِ اودہ کی برائیگی مشکوٰۃ ربانِ بال ہی دعوت ہونی</p>	
<p>دفتردوم و مخمس و رباعیات و سلاما و نوحہ مخمس غزل نواب صدر مخلصا</p>	
<p>ہوئیں زلفونکی حسین زہرا داین چہرہ عروسِ ناز کی ہین مہرا داین چہرہ</p>	<p>سندرہ ہونی ہین لہرا داین ناصرہ بنی ہین دشتِ لہین شہرا داین ناصرہ</p>
<p>جو انیسین تو ہونگی قہرا داین ناصرہ دینگی</p>	
<p>ظہور ناتوانی ہی جہا نین ناصرہ</p>	<p>بدی چشم بصیرت ہی کہا نین ناصرہ</p>

ضعیفی میں مین حکم نائین ناصر دینگی	ہزاروں سال تک ن بلائیں ناصر دینگی
جو اینمین تو ہونگی قہر ادا این ناصر دینگی	
جگہ ہر گونہیں اس قصر ولین خوش و ضعیفی میں رنگت سخی کی ہی اینمین	نمائش پھنسی سی او کی ہوگی خانہ زین کی تو اعدہ بیگت حاجت نہیں چھو حکم و آ
جو اینمین تو ہونگی قہر ادا این ناصر دینگی	
بضاعت جنس مہر و یا نکاح کچھ ہی او کوئی عیش ہو گیا سوری کھینچنی کھینچنی	جد ہر نکالی او ہر ضرب توشق عاشقو نکو کلیجی بل گئی تہا بنا ہر اک فی غمسی اپنا
جو اینمین تو ہونگی قہر ادا این ناصر دینگی	
کلام ایسا دست و صاف توون بس اختر مصرع خامسی یا مضمون	ہا ہر باغ صد آرا بجا تہی بجا تہی جو مصرع مطلع اول کا تہا کھا تہی
جو اینمین تو ہونگی قہر ادا این ناصر دینگی	

اشاعت

اشعار متفرق و رباعیات و قطعہ ہا

بیت

اگر نذر بیت کہد ہوی قبول
تو دنیا کی دولت بچے ہو حصول

دستخط خاص بر اشتیاق نامہ خانم صاحبہ

حدت آفتاب سی ہی گریز
اسلمتی وصلِ سی ہی پر سیز

دستخط لقا فہ اسمی نواب ملکہ سیمین صاحبہ

پہنچی یہ لقا فہ مبارک
اوسکو کہ جو سیمین ہی بیشک

دستخط ناصیہ محبت نامہ نواب تصویر مخلصا

بڑا ہوا سن ہوا سی بد کا جو کھڑن ہائی
صدائی اختلاجِ قلب بہت ضمون فی سنا ہی

نہ جیتک تو سہم بارو ہوا سی سر دہو
نکل تک نہ خسخانی ہو ملکہ بلانی ہی

رباعی فارسی

ای ترخ تو نورِ کرمِ نخیت	بمحرمودت بھم آیمخت
چون نشود از دلِ من دورِ عنم	رشمه الطافِ ہم ریختہ

رباعی عربی

شمسِ فلکِ ضیاءِ شمعِ طور	عارضِ خدایِ القمرِ جبلِ البور
توئی آفتابِ آسمانها و روشنیِ شمعِ طور	رخسارِ تو رخسارِ قمر است و کوهِ بلور
فی قیامِ باعثِ الصبرِ القلوب	ان ہذا شمسٌ بسیجِ نور
در قیام تو اسبابِ صبرِ دلہا است	بتحقیق کہ قیام تو بصوتِ شمسِ بسیجِ نور

قطرہ

حضرتِ آدمِ زمینِ پر آئی جب	صلبِ میں تھا اونکی نورِ مرِ تضا
نوحِ کشتی میں تھی نورِ پاک سی	آتشِ ابراہیم پر لالہ ہوا

قطرہ

اک نور سی محمد و حیدر میں جلوہ گر	دو جزو ایک نور کی اللہ کی کجی
دنیا میں جب بیتِ مخلوق کو آئی	چہرہ نسی انکی رشکِ عروماہ فی کجی

قطع

نورِ حیدر ہو اظہارِ یہاں قبلِ آدم	کوئی فرزند نہیں باپسی اگر پیدا
ہنس کی فرماتی تھی داماد ہی محمد	میں تم ہی شیرِ خدا و نونکابہی قبلِ ظهور

قطع

نہ پیدا ہوئی تھی کوئی چیز پہلی	منور ہوئی نورِ حیدر سی دنیا
فرشتوں کو بھی تھی تہمت پہلی	سکھائی روشِ حمدِ حق کی انہیں نبی

قطع

اوسکی لطفہ میں ملا دیتی ہیں برکت	کوئی شیعہ جو کبھی جاتا ہی وجہ کی پاس
خاکِ شیعہ ہی ہمیشہ سی لعابِ جنت	دوستی اس سی علی کی اونسی تھی ہی حصول

قطع

پیدا ہوا نورِ مرتضیٰ شیرِ خدا	چوبیس ہزار سالِ آدم سی قبل
-------------------------------	----------------------------

فرمایا محمدنی کہ اسی میری دوست
ہم تم اک نورسی ہوی جلوہ نما

در زبان حبشہ

اتی اونی سنا کو تو بومی راجہ سرداری
بدینہ فدیمی انا سلا الکان انا چنی
توسیری گہر آیا آنسو آنکہ سے بہاگی
رونی دی مین بہو کا ہون انت بان گشتی از

در زبان المکرنیری

گاؤ سینف و کجنگ گورن و کھوریہ
ماری بر آوز کانپنی سوس تو بوی
خدا سلامت کہی پادشاہ فلک و کتوریہ کو
میرا بہاخی سلام بولنا ہے

در زبان بنگلہ

شہین چہتر پتی بیچے
امی پیٹ کہیتی پیچے
تم پادشاہ ہو
مین بہو کا ہون

در زبان پنجاب

تینڈنی چندونی علانی و نی انا
تینڈنی پیران و نیون و نیو پچا
تیری جان پر علی کی امان
یرے دلکی بات پہچان لو

در زبان بہاگھا

رخینی بہانی آوز گہٹ گئی چند
پتی ناگھٹوری عالی میری جیاگی
رات بڑ گئی او گہٹ گئی چاند کی روشنی
مگر نہ گہٹی اسی ساتھ والی میری دلکی گٹ

شعر در زبان کشمیر

بسیوں نے بکریوں کو دیکھا
 ہنستی ہوئی جیسی کہ بچی ہوئی پوری چاندنی

اگر لکھا صورتاً یوسف نمونہ
 زینتِ حاکمی ایسی صورت اور یوسف کا ایسا طبع

کلمہ در ترکی

شاهِ اوڈہ سَنَقَاحِ گَیْدِ گَر تَر یَا نِشْدَا
 اوڈہ کے مالک اوٹھہ کہڑا ہو وزیر گورنر آیا ہے

اِکِنِ گِشِشِ اُونِے یَا نِشْدَا وُزُو اَلِ گِیَا تَر نِ
 کتنا ترض تیرا چاہتا ہے کہہ کہ ادا کرے

سلاہا

سحابِ غم میں مہرِ امانت فی چرخِ آفت پہ پونہ چھپایا

ستاری ٹوٹی زمین کی اوپر فلک پہ ایرِ تعب گہر آیا

علی کی اولاد پر ستم تھا جوان و خور و کلان کو غم تھا

ہر ایک ابھی سوئی عدم تھا جناب خیر النساء کا جابا

کہا ہی راوی فی بعدِ سر و عجب الم تھا رخِ جہان پر

سرو نکو کراتی تہی سمسبر بلا تہا تخت لعین کا پایا

جناب زہرا تہین سرکشادہ بکاسی اندوہ تہا زیادہ

رسالت آراہی تہی پیادہ چلا جو مقتل میں شاہزاد ادا

سنوارا اکبر کو شاہ دین بنایا دولہہ ہی دکھزین نی

کیا جو رخصت شہ زمین فی تو چشم خورین بھی نہ آیا

حضور شاہنشاہ زمانا نثار ہوتا تہا ہریگانا

ہجوم مردم سی استانا بنا تہا عرش خدا کا پایا

لعین لگاتی تہی تیر و خنجر لب شہ دین پہ پیاد و اور

بدنہ ہرزخم کی برابر شعاع خورشید چتر آسا

و نور رنجش ظہور آفت فتور دنیا سر مصیبت

خدائی عالم ہی حمایت رکو عین تہی وہ شاہ والا

تپک رسی تہی جو زخم کاری چک تہی شمس و قمر کی ساری

ہر اک جراحت گل بہاری غضب تہا بند و نہ تھتھا

وہ دہوپ صحرائی بدشگونگی وہ پیاس وہ بہو او وہ گرمی

جلکہ میں سوزش تو دلمین سردی بان شش شہکی گویا

وہ گرم جنگل زمین دہکتی لہو کی ہانڈی تہی نمین پختی

ہوس سی خیمہ ہر آنکہ تہی چکار ازین کبھی کیگنا

ہر ایک ذرہ دہک ہاتھ تو زخم سینہ تپک رہا تہا

لہو سب اعضا میں پک ہاتھ ہر اک جرح تہی و ہوتا

مکانسی تہا خوف ہر مکین کو فرشتی تہا نبی تہی سب میں کو

ا دہر تشد و تہا بغض و کین کو کہین پنچر کہین پہ پہالا

کمانین تہا تیر ایک جانب زبانہ تقریر ایک جانب

ہو کی تحریر ایک جانب یم الم میں تہا ر امولا

کبھی وہ پہلو بہ پہلو ہونا تر پنا ریتی پہ گاہ رونا

مخ اشکِ آفت سی شہ کا وہ ہونا جگر میں سوزش لبونہ

کوئی یہ کہتا تھا مار ڈالو بس آدابِ حوصلہ نکالو

اوٹھا تو خنجر تیر سنہا لو وہ دیہوش میں ہی شاہِ دنیا

بڑا جواک نابکار اوسدم تو دیجا احمد چشمِ پریم

دیہہ کہہ رہی ہیں کہ نورِ عینم بلا کی جنگل میں تھکوا مارا

وہ زحمت آنجھونسی ہیں لگاتی جنابِ احمد میں رنج کھاتی

حسن کو زہرا کو ہیں دکھاتی مری نواسی کا حال ہی کیا

بوقتِ فوج شہ نگر دم عجب ملام باپتا اوسدم

تہا مرغ و ماہی کا ایسا عالم کہ ساری دنیا تہی زیر پا

زمین کرب و بلا تہی خمگین ہوا تھا آبِ فرات پر کین

حسین دیتی تھی سبکو تسکین کریگا سیراب حقتعالا

ہوئی تھی زخونسی چور سرور ہزار و ہصد تہی خم تپ

کسی نی مارا الم کا خنجر لگایا اگر کھسی نی بہا لا

ہزار افسوس اہل بدعت علی کی فرزند کی حمایت

ہوئی نہ تمسی یہہ ہی شکایت نہ بخشی محشر میں حقتعالا

جو دیکھا مُردنی روی خندان حسین گلگون قبایا ران

پہرٹسی چہرٹا کہا یہ دندان ہین بوشن جی اوجا لا

جہاد ایسا کیا تھا پیہم شمار میں وہ نہ آیا اوسدم

ہوایہہ مجروح شاہِ عالم کھلا تھا زخونسی بلغِ لا لا

نہ تھی چن میں بہا باقی مگر تہی گلشنین خار باقی

رہی وہ بیدین ہزار باقی گلِ امامت خزانِ سیدا

شعاعِ شمس و قمر گہٹی تہی تو چھاتی افلاک کی پٹی تہی

ہوس فرشتوں کی ہی ہٹی تہی ہوا جو طوفان تیر و نیزا

کوئی یہ بولا کہ دین میں سخا پڑا ہی کیسا غضب ہی مولا

دُرِ امامت ہی غرقِ دریا تباہ اُمت کا ہی سفینا

سکینہ د وڑین کھما کہ دیکھو ہماری بابا پڑی بین لوگو

نہ سر ہی دہڑ پڑ جو ہسی بولو اُٹھو کھی سی ہماری شیدا

بس آج اختر ہی سو گوار نی بانہ فریاد آہ و زاری

علی کی آئی جو بین سواری کھاز میں پڑی ہو بیٹیا

سَلام

ہو انہ ابنِ ید اللہ سا کھیس کھو طلال

ظہورِ حضرت آدم سی تازمانِ حال

<p>نصیب آبِ غذائینِ ان اوسنی ہونی</p> <p>کہ جسکی باپ نی سائل کارو کیا نہ سوا ل</p> <p>کہا پیشاہِ غریبِ لوطن نی پانی دُو</p> <p>ہوا ہنی ریوشما پھیس سی بجا ل</p> <p>کہا یہ جہہ ملہ نی لویہہ جامِ آبِ پیو</p> <p>لگایا تیر کہا بس کہ نہ قیل و قال</p> <p>بوقتِ بوجِ شہنشاہِ نیرِ اعظم</p> <p>جہا نینِ و شنیی ماہ پر ہوا تہا زوال</p> <p>کسوف اور خسوف اور اندھیرا چہا تہا</p> <p>پڑا تہا خاکینہ ہیرا کا جبکہ بدرِ کمال</p> <p>اوجاڑا گلشنِ ایمان لٹی بہارِ دُن</p> <p>کیا یہ باغیو ہما نکو بلا کی نہال</p> <p>نڈاپہ نعتیہ اکبریہ مصطفیٰ نیومی</p> <p>ملا ہی خاکدینِ یوسف تہا راحسن و جمال</p> <p>وہ وہ پو پ عشر کی دن تہی سرخ</p> <p>وہ گرمی تہی دکھتی ہون جسطر حسرتِ خا</p> <p>صدائے نزع ہی کبرنی می تہی باکو</p> <p>اور تگری تہی کلھی مین جبکہ نیر کی بہا</p> <p>رخِ شہیدِ جفا پیا سی ہوا تہا سز</p> <p>زمینِ شتِ بلاخو نسی ہونی تہی لا</p> <p>نطاقاتِ اونین تہی تلوار کی یکڑ</p> <p>عطش کی زور نسی ان تعبہ ہنی</p>	<p>کہ جسکی باپ نی سائل کارو کیا نہ سوا ل</p> <p>ہوا ہنی ریوشما پھیس سی بجا ل</p> <p>لگایا تیر کہا بس کہ نہ قیل و قال</p> <p>جہا نینِ و شنیی ماہ پر ہوا تہا زوال</p> <p>پڑا تہا خاکینہ ہیرا کا جبکہ بدرِ کمال</p> <p>کیا یہ باغیو ہما نکو بلا کی نہال</p> <p>ملا ہی خاکدینِ یوسف تہا راحسن و جمال</p> <p>وہ گرمی تہی دکھتی ہون جسطر حسرتِ خا</p> <p>اور تگری تہی کلھی مین جبکہ نیر کی بہا</p> <p>زمینِ شتِ بلاخو نسی ہونی تہی لا</p> <p>عطش کی زور نسی ان تعبہ ہنی</p>
---	---

نمود خال سیه زیر ابرو را کبر
 عمامه سر سی شک کہ کہا پتہ قاصدنی
 از سی معرکہ کر بلا لکہا حق نی
 چہاڑین کھاتی تہین جریں ملک یشا
 یلکار روز جزا جو وہ ویچی گی مینا
 کہا یہہ لشکر تہنی جہکا کی اپنی سر
 لب فرات جو پیاسی اسیر جانی تہی
 بک بہی کرین کھاتی تہی وقت غنا
 ہلال وارتہی شمشیر صاف قضی من
 سراور و مسی وہ باہم ہوا تھا آمدین
 غضب کی حدت شمس فلک ہی عشکو

کہ جسطرح تہہ محراب تہو ہی بلال
 کہلانہ فاطمہ صغرا پہ کر بلا کا حال
 حدین ہی ہین شہا و شہا و نیکی دل
 کھلی تہی نیت و کلموم کی سرو نکی با
 تہہ سبھی کینہہ وراس ظلم و ظالمی کا
 قدم بڑا ہنی دین وور کو کیا ہماری مجال
 سرو نکی بال تہی ماہنی سحر کی جا
 خرام ناز شہید انسی تہی عدو پال
 سرو نیہ و و و ول آہ تہی اک کئی
 خرام و دل دل خوش کام تہا کہ مو کی چا
 کہ ویکدان فلک مین ہی آگیا تھا اول

نپور زنگس شہلاعیون اکبر تہین
 کتاب جو دستِ مصیبت میں سرِ غم
 عیان پیامِ قیامت تھا وقتِ قتلِ حسین
 سیاہ رنگ ہوئی تھی اک قبائی گل
 مجتواہ محرم میں تم ہی اشکِ بہاؤ
 بوقتِ جنگِ غزواتہ روک کر نفی
 عزیز و بعد شہادت امامِ تشنہ کی
 وہ ماضی ہو گئی جو جو کہ نامور ہی
 جیاسی بلحرم اپنا مونہہ چسپاتی تھی
 لڑائی ہو رہی تھی وہ پر کو شہسی
 نہ پنیہ کپڑا نہ سرد ہڑ پہ غرقِ بحرِ جن

کہ رنگین آنکھیں چراتی تھی شوخِ خم غزل
 درختِ شمع کی باقی تھی کوئی ڈال
 بیانِ بحر تھا اس وقت موجِ موجِ اچھا
 کھسی مٹت میں غمسی تھی باقی چھا
 کہ رنجِ حضرت نہر کو اندنوں ہی کمال
 کہا ہتہہ فی ظاہر کر و کچھ اپنا کمال
 جمال فتح سی چہری ہوئی بد و نکی بجا
 سہونکو ہو گیا معلوم حالِ استقبالی
 جو ملگھی تھی نساؤ نکی در میانِ جا
 زوالِ مہر سی قوف ہو چکا تھا جد
 پڑا تھا وہ پوینِ یان اک نجیہ

<p>جناب حضرت بارکواریکو آجنامی جلال نه با آتی ہی اسپر ہی و نه شت افعال بدونکو ہیجی ہی نارین و خیر گال ہنو کی تہالی ہی پاسونکی حتمین جام ہر نہ سکتی ہی شیرونکی سامنی و شغال جہا یہ نیت ناشادونی زبان سنبھال</p>	<p>یہ خوف کرتی ہی سجاد روز عاشو چلی تہین آندہ میان طاری زلزلہ پنا بہت لیرجی بہت سی لٹی تی ہی اصحاب سراب یکو دریا بھجکی نگر تی ہی ہر ایک سمت سی باہ وار ہا گئی ہی جو گھنگھو سر در بار کی یزیدنی سخت</p>
<p>فنا میں پیش ہی اختر کو گو کہ ہجر بعت جانین حور ہشتی سی ہوتی اسکا وصال</p>	
<p>سلام</p>	
<p>کیجا جو حرمہ فی سخت لکا کام تمام بہری تہی تخمین ہوار کی بجام تمام</p>	<p>ہوانہ زمین شہ نشہ کلام تمام ہزار و نہ صد و پنجاہ زخم تن تپھی</p>

کجا پشاه نی شد ریز زور سر پٹی ہی
 کجا پشہ قی کو شری شاہ تشنہ نی
 کجا پشہ ہنی کمانکی طحسی قد خم ہون
 نہ پانی دین کجا عباس نی فنا ہوگی
 کجا پشہ صغریٰ نی شمع سحر ہون فرقتی
 ہو برس گیا سورج گہن ہو او نگو
 او ہنا نہ سکتی ہی لاشیکو گھوڑی پڑی
 بزیر آہن محراب خجہ نظام
 بوقت فوج شہنشاہ دین نی دسی کجا
 قلم ہی جہک گیا سجد کیو پشہ ملی لڈت
 حسین کو خاک پشہ باز دین چھکا ہتا

چھٹی جاتی ہی طاقت کی اب نام تمام
 بہر اندہ پانی سی افسوس مینی جام تمام
 بدنگلی ٹکڑی مین پوستہ مین بہام تمام
 کرگی نار یونکو برش حُسام تمام
 گھلی مین آتش غسی مری عظام تمام
 محبوب زین ہوی جب شہ نام تمام
 یہ چور زخمونسی تہی اکبر کرام تمام
 ملائکہ نی نداوی ہو امام تمام
 بروز حشر ہی اب ہمار کی کام تمام
 لکھنی جو لوح پہ چودہ تنونکی نام تمام
 کشادہ پرتہی او دہر تیرونکی کام تمام

اگر سیاہی دریا فلک نبی قرطاس
 نہ سیری جانگور ونیسی اوئے کئی
 سر و نگو صبح کو داخل کیا ہی حیرا
 چہی تہی بلبل ایمانکی پاؤنیں کانی
 بدو کئی واسطی آہ سقر نایان تہی
 کسی میں ہوش نہ باقی تھا وقت فکر
 گری جو اکبر ناشاد گہوڑیسی افسو
 اسیر حضرت سجاد تہی حرم کی تہا
 برہنہ سر سر آستر بٹھا دیا ہی ہی
 حرم تہی اوٹوٹو نہ ابوہ خلق اتنا تھا
 کئی پڑی ہوئی تہی جھک ماہ رمضان

نہوں کی یہ مگر حال غم مدام تمام
 دل اس لم سی ہا کر تا ہی ام تمام
 ہوا سرور سی آئینہ بند شام تمام
 پچھائی اہو یونین صیا و وینے و تمام
 پڑی تہی خلیچہ مہبات نیکنام تمام
 کلیجی تمام کی روتی تہی خاص و عام
 پھر اسی لاشی پہ ہوار تیز گام تمام
 ہوانہ اونسی تقاہت میں ایک گام تمام
 سنانہ شمرنی کلثوم کا کلام تمام
 بہری ہوئی تہی تاشا یونسی نام تمام
 مجتو ہو گئی پامال خوشخرام تمام

<p>چکاسی خبسا مات کی ام و تمام رہا یہ قصہ چرود و نام تمام عطش سی نین ہوئی آہ نام تمام ہوئی تھی بہل شہاد کی سب تمام کیا کسی نی نہ پر صلح کا پیام تمام تہا سر جگاسی ہوئی فتنہ تمام بزیر عرشین تہی ہوش تمام کہا حسین نی بس چکا قیام تمام</p>	<p>حسین امام نی بازار کفر و زعمین بروز شتر تاملی ہی اس کھانگی قبیل ہی تہی مجروح پیاس گدڑی مدار کار مات تہا بن حیدر بوقت صبح چڑھی جب لڑائی میدا کسی کھ طاقت گوئندگی نہ تہی نین اگرچہ لاشی تہی ظاہرین خاک لاکن گئی رکوع میں جسم تو صبح صادق</p>	
	<p>غضب کی شدت تہی وح زہرا بس اب و لاکھی اختر کر و سلام تمام</p>	
	<p>منقبت</p>	

دشت و کوه و نور و نار و شمس و ماه و حناص و عام

نشک و ترسوخ و سفیدان سبکالماک ہی امام

معادنِ جود و سخا بجهتِ شجاعتِ پیشو ۱

مخزنِ لطف و کرم و ذرا مسامت نیکنام

ای دُر در یابی رفعتِ هادی دینِ مبین

مطلعِ دیوانِ احمدِ تپه مادی کا سلام

شهریارِ ملکِ بهت و شاطِعِ باز و تنی کفند

تاجدارِ شهرِ غربتِ راز و اِحناص و عام

معنی آلِ عبا محبوبِ یزدانِ پارسا

بیت و مضمونِ عطا جانِ رسولِ نیکنام

سبطِ احمدِ روحِ زهرا پارهٔ حبانِ علی

ای حسن کی بہائی نور دین خیر الانام

شاہِ شاہانِ جهان سلطانِ دینِ جبلِ امتین

ماہتابِ چرخِ رفعتِ آفتابِ لعلِ فام

قصرِ دلمین یادِ ہو جب چھہرہ پُر نور کی

مہرِ عالمِ تابِ حشمت کیوں نہ ہوئی روتی بام

سائلِ درگاہِ والاد و ہسانِ مینِ سیرِ ہی

مخِ خوان کی تم ہو شاہِ تہی ہی ہر وقت کام

نجمِ و افلاک و قمرِ خورشحِ دریائیک و بد

رکھتی ہیں جن و بشرِ دیو و پری سب تہی کام

بخشد و سائل کو کجھانا تیسری روز زمین جب

پہر ہلار بجائی کیونکر اس جہانِ مینِ میرا کام

تم دوامی در دندان بازومی جبریل ہو
 تمسی فطرس تک ہو اسی تاج عالم شاو کام
 عرض کرتا ہوں شہا دربار عالیجہاہ سی
 مدعا میرا برآئی اور نہ انکی کوئے کام
 تر زبان ہوں مدح ذات پاک سی صبح و مسا
 سرخ ہو جائی نہ کیونکر نام خوش سی رومی کام
 بار جو و بخشش مولیٰ جو او سپر لا دوون
 ہوی گا و ارض کو مشکل او ہانا ایک گام
 بلبل و داؤ و طوبیٰ طوطی اسجا بندین
 مدح سبط مضافی سی کیون نہونین خوش کلام
 اسی غزال وادی کجہہ زبردشت جنگ

آپ کی چشمِ سیہ سی پلٹن ہوں کیوں نہ رام

تیرا عہدِ خوش نصیب اونکو اگر ہوتا شہا

روئی انور کی تصدق ہوتی ہر دم ہام و سام

کہنچی دستِ دُر نشان بعدِ شہادت ہی اگر

تیغِ انور کی چمک سی موم ہوں بہرام و سام

ریشِ انور کا جو سایہ گلشنِ جان پر پڑی

بلبلِ دلھائی عالم پھر پھر ایتن بھر دام

مست ہوں نامِ خدائی پاک سی مجلسِ مین مین

بادۂ وحدت سی بھرتی آپ میری دلکا جام

دور یاد آئی امامِ تشنہ کی جب پیاس کا

مدبسم اللہ نبجائی ہمارا خطِ جام

قتل کر کی آپ کو وہ زہر مارا سکو کر می

سرخون کیونکر نہ ہو جائی بعین کاروتی جام

ای میر زہرا چو پی تہی بعد قتل شد شراب

لیکنی دوزخ میں سید باکامند و نکو محسوس جام

سیر کیا ہو گا بعین خستہ دل اوس بہوک میں

بی محبت آپ کی بخشش ہی بالکل نانِ جام

مطلع

ای میر چرخِ امامت عرض کرتا ہی غلام

چشمِ خوش آہوئی کعبہ زلفِ شبگون لام لام

بی سببِ اعدائی دین کرتی ہین ڈاکر کو حلال

بی جمال و روئی انور زندگی اب ہی حرام

شاو باشی آمدی خوش بارک اللہ جَبَّذا

ہر طرف مرغ و ملک زائر کو دیتی ہیں پیام

نسر طائر مرغِ سدرہ کی بین لوزان بال و پر

روضہ انور پہ ہی حور و ملک کا انتظام

چہپ چکی ہی لوحِ حق پر مہرِ نامِ پاکِ شاہ

عرشِ انور جانی اجلاسِ آپکا عظیمتِ م

چودھویں سی غزۃ تک نہرِ شب اوسی نقصان ہی

جہیتا ہی چہرہ پُر نور سی ماہِ م

چنگ زن شمشیرِ شہ سی ہی برات بد قماش

تاجِ فرقِ روسیہ دان سرخرو ہی بہ غلام

خاکِ نظر اسی نہ دیگی ایکدم مین با غیو

تینین صفر کو چکائی رات دن سو دانی خام

میرا جگڑا کھجی فیصل ستم دیدہ ہون میں

سانلو نکا آپ سی ہوتا ہی قصہ اختتام

کیون نہ میکائیل واسرافیل ہوجا رو بکش

روضہ انور پہی جبریل بہر اہتمام

آستانہ قبۃ پر نور کا افلاک بین

عرش پر روح القدس کو ہی پیمان کا احترام

پائی شب دیز فلک کس طرح اوس بڑھ چلی

تیری و لدل کی شہا جبریل تہامی ہی لگام

روز و شب صبح و ساہر وقت کرتا ہی دعا

روضہ پر نور پر ڈاکر کاشا ہا ہو قیام

مطلع

جب الم تیغِ دوپیکر ہو تو اکدین ہوتا م

ہفت گردون دو کرمی تچہ ماہ کاروی نیام

تیری نارغیظسی دریا ہو آتش سی سوا

سر و مہری سی تری سورج کو ہو جائی زکام

ذکر تیری باپ کی شفقت کا آجائی اگر

روح کو کھونکر نہ بجائی پھتن دار السلام

رزق رزاقِ حقیقی سی کرمی گراوسکا بند

عمر بھراوسکی لئی ہر وقت ہو ماہِ صیام

زخم تیرا کھائی کا فربہ نبرد جنگ میں

شوقِ دیدن میں ہرگز نہ ہو ذی التیام

تیری اعدا رویه نارجهستمین حلین

دوستونکا کیون نهو محشرین روی شرح فام

کبه زمین کو آسمان هو آسمان بوین زمین

نومی چشمه کوه و صحرا تپسی ای معجز خرام

مین تو هون لیل و نهار ای شاه عالم یا دین

فکر ریش و رخ مین تیری کرر باهون صبح و شام

کو کب نصرت قرین شمس برج کر بلا

آفتاب دین و دنیا مه رخ و گردون مقام

بیوطن مظلوم غربت مین بسر کرتا هونین

چهوژنا هرگز نه ای شه میسر اقصه ناتمام

هی مکان دلمین یاد نور عین بو تراب

عرشِ اعلیٰ پر تفاخر کر رہی ہی سقفِ بام

سیر ہو تم ابتدا سی تشنہ لب مذبح ہو

تم وہ ہو راہِ حنہ امین دید یا تنی طعم

کہینچ لینا جذبِ شفقت سی انہین ہی اپنی پس

اسی ہمایٰ فرقِ امت جب کھلین میری عظام

ہین امام اثنا عشر شیعوں کی بخشش کا سبب

ہس مرادِ مصطفیٰ انسی ہی ہی آلِ کر ام

عقدہ لائل کی حل ہونیکا باعث ہو ہمیں

سہل ہو جاتی ہین ناخن سی تہاری ہر ہمام

کی نماز ایما اشاریسی ہونی جسم شہید

تکو شغلِ سجدہ و طاعت عبادت تہا دوام

ان کا انداز ان ظالم سی بچاؤ ای شہید

بی بسی اور ظلم کی پویشہ بین تین سہام

ور وہی وہم و خیال وطن و عقل و ہوش کو

جاگتی سنوتی تہا رانا م لیتا ہون مدام

عترت اطہر کی ہمرہ ماہ سر پہنچا تہا جب

روشنی سی اوسکی روشن ہو گیا تہا شہر شام

زلزلہ چرخ وزمین و کوہ و صحرا کو ہوا

جب کہنچی اوس شکر بیدین پہ حضرت کی حسام

یاد کیجیگا ضرور خست کو امی ہا میل

آینگا ساتھ ہت کے کی جو بہر انتقام

سلام ۵

وہ ہونگی داخلِ حُت جورو تہی ہین رولاتی ہین
 ہوا ہی حنلہ واجب اونہ جو آنسو ہساتی ہین
 ہین باقی کوئی خویش و پسر یار و برادر تک
 پی جنگ و وغاب شاہِ دنیا آپ جاتی ہین
 کجا اہل حرم فی صاحب مکر و دغا پسر ہین
 سچکڑہ مکو عریان تن عبث کوڑی لگاتی ہین
 گریبانِ سکی نہ چاک کر کی دیتی ہین تسکین
 حرم کو جاوہِ صبر و رضا حضرت بتاتی ہین
 نہ سچھو خشک لب ہکو کجا اہل حرم فی یون
 ہماری اشک ریزی سی سمندر ڈوب جاتی ہین
 کجا قاسم فی ہم کو یاد و لواد و پو پھی اتان

ہمارا نام حضرت وقتِ نخصت پہون جاتی ہیں

جہاں کلثوم نی سپرٹ کرنا ناؤ ہائی ہے

پہنہ نہی تھی سب بی آب و دانا تمللا تے ہیں

یکینہ رو کی چلائی بوقتِ غارتِ خمیر

پہو پھی آمان مری و چہیت کر ظالم ڈراتی ہیں

جہاں کبرتی نی زینت سی کہ دیچھو ای پہو پھی اتان

وہ غلطیں ہیں قاسم خوشین ہندی لگاتی ہیں

وطنین فاطمہ صفرا یہ ہسایونسی کہتی تہے

خبر ملتی نہیں مہکو نہ بابا کی خط آتے ہیں

ہو اند بوج پیاسا ناخدا ہی کشتی احمد

سینہ اپنا بحرِ خرم و عیبِ انین بہاتی ہیں

صدا اکبرنی وی وقت شہادت شاہِ دُنیا کو

رکا بونین ہماری پاؤن بابا ڈنگا تی ہین

سنبھل کی تیرخیمہ کھیطر پدینکو کھاشہ نی

چمک سی انکی میری تہی بچی سہمی جاتی ہین

جو بعد قتل اکبر آئی ہو لی پر کھاشہ نے

چلو اصغر ہماری گود میں نانا بلا تے ہین

پنہائین بٹریان عابد کو جب کہنی لگی ظالم

دو امی در دوسر کرتی ہین ہم صندل لگاتی ہین

حرم کی ناتونکی ہمراہ زین العابدین ہی ہین

اوٹھاتی ہین کبھی ظالم کبھی اونکو ٹھہراتی ہین

اٹھی ہین زینب و کلثوم سر عریان سکیں ہین

زنانِ ہاشمی کو اہل کین در پھر راتی ہین
 بہرک لوکی جو اوٹھی روکی بولین فاطمہ صغیرا

وہ دیکھو مسندِ شہیر کو کامنہ جلاتی ہین

یقین بخش روز جزا کیونکر نہو بہر دم
 خود اختر روتی ہین اور مرثیہ پڑھکر لائین

سلام ۶

کریچی نکر نہ پھر بحر الم ذاکر کا طیفیا نی
 مسائین کافرون نی جانکر آیاتِ فرقیانی
 نہ آلِ حمیدی کفرسی تو قیر کچھ جانی
 گلیمین باند بکر رومال کینچا کی پیہ
 بڑھی لفت بست یکم کی جب

خضر نی نیش حیدر تہی اشکو نکی بارا نی
 نہ نص ظاہری سبھی اوٹھایا ہاتھ اسی
 نہ پاس خانہ زہرانہ رتبہ عبدہ خوش کا
 عداوت کی عوض و عورت بہر حیدر صغیر
 علی صایم ہوا زخمی دست پیہی

<p> نہ سمجھی لعنتِ حقِ قتلِ حیدرِ عیسیٰ بنِ ماری علی پر کی جوازِ ہر اکا پہلو ظلمِ توڑا زبانِ زخمی تنسی لفظِ بخششِ آ ہر اکسو بعدِ اکبرِ شاہِ الالہی بہرِ پی مسلمانوں لائی حیدرِ صفدرِ ہی نیا بچائیکا زید رو سیہ یا شمر بی ایما لکھا ہی مرغِ روحِ مرتضیٰ خنتِ یاز پہر ایسا سر بر بنہ اشترانِ بی کجاو نہ ڈرنا رہنم کا نہ خوفِ غصہِ آ </p>	<p> نبی بی عقلِ بالِ کافرونِ نی کی خود حسن کو زہر اور شہرِ سی و کا گھیا پانی نہ ہی شہرِ کوا و سوقت ہرگز فکرِ حساب برس جلا تا تھا آبیغِ جلیسیٰ بر نیسا سمجھتی ہی ہی بییدین گز امر ایما سفینہ امتِ احمد کا جسم ہو طوفان زمر و دیو گئی جسوقت یا قوتِ بد یہ کی آلِ عالی حیف کیسی تہہ و بہت بی شرم و بچی بلا میں ظلم کی </p>
<p> سببِ بخشش کا مثلِ شمسِ روشن تہی دنیا میں ہماری اشکِ یزی پر ہی اخترِ نصِ قرنی </p>	

سلامت

موقع تختہ کرب بلا کا ہی دکھانا ہی

خوش اسکان بلبل ایمان کا زمین آشیانا ہی

دل سپرو جوان تیر حوادث کا نشانہ ہی

حسین اس ساسمیں ہی محبت آزمانا ہی

خدا راضی ہی گو پھر گیا سارا زمانا ہی

بتاؤ حسرت کی دن کج گہبہ بکا ٹھکانا ہی

اسی رتسی مہکو فاطمہ کی پاس جانا ہی

مہجی دای جس بش امت چکا ہی

ہوئی بین تین ن ہی ہی پانی ہی

عقیل و نکتہ فہم و دین سنج و شاد ہی

مجبور و غلام و ستم جھکو سنا نا ہی

چہک اعی اندلیب کلک گلزار مصیبت میں

صغیر اطفال و تی حین م سبب لاتی

ندانمی غیب آئی شدت گم مایں رو کو

جو تنہا رہ گئی سرور کہا اہل حرم سوجی

کہا سرون اہل کین سی قصر نار پاؤ

ہو پونچھانہ چہر کا ز بانسی شہنی فرما

زیر زخم بدن سب جمع ہی ت ن فرما

سر بانسی سید سجاد کی چلاتی تہین

کہا مسلمانی کو فہمین بیان حال حضرت

کہا بانوئی میں ناوانو نکو کھسٹھ چھما
 کہا سروئی یہ مکار در پی آبروئی
 ہو دو لہہ کال لوشہر بانوئی یہ فرما
 بوقت قتل قاتل نی کہا شہسی کہ لیٹو
 بوقت جنگ مانع ہو کی نیت نی کہا
 ذرا ہراواونو نکو کہا عابدسی زبانی
 کئی جب دست عبد اللہ چلا کر کہا اوسنی
 وطنین آئی جب اہل حرم زینت نی فرما
 کہا اہل وطن سنی نیت غمگین نی ورو
 نہوگی سال بہر فرصت کیا اس طرح زبانی
 جو کوئی پوچھتا تھا کسا سروئی کہتی ہی

بلکتی پھرتی ہین جی میں پانی ہی نہ کھانا
 ہمارا قتل ہی منظور رعیت کہا ہا ہی
 تہین ہندھی دونوں ہاتھ نین لگانا
 گلی کو ذائقہ شمشیر بان کا چھکانا ہی
 کلمہ کوئی ہی ایسا جان پو ہی تاکھا مانا ہی
 وہن کج لاش پر ڈاہہ کی حلی ہی و لانا ہی
 مجھی اپنی چھا کو ہر طرح زمین چکانا ہی
 دعائی فرقت شہید صغرا کو پڑھانا ہی
 ابھی آئین ماتداری سرو سکھانا ہی
 مصیبت جو کہ گذری ہی ہر اک کو بتانا ہی
 یہ وہ سروئی کہ جس کا رسول پانکانا ہی

<p>تجھو ز میستی سنی سنی ظالم دانا ہی ملک فی موم جاہ اشکو نکالاشی پنا ہی بھی بہر حسی اس تعز خیائین ہی تہین امی نو چشم دین می لکو جھانا ہی ابھی پہلو میں بیٹا نعشہ اصغر ٹانا ہی میں نذر مرقضی خیرات ونگی مینی پانا ہی فرشتی چو متی ہین وز پہوہ آستانا ہی</p>	<p>عبث بیعت کا جھگڑا ہی یہ شہر سنی جہا عابدنی دیکھو کافر و حضر تکی جانب کو ہر اک وازیر فرماتی ہیں ہر محرم نہ فرماؤ کلام یا سنیت فی جہا شہسی بوقت گل اکبر شہنی فرمایا نہ گہرا جہا صغرا بابا گر سلا امی اس گہرا عزا خانہ شہ دینکا در قصر ہشتی ہی</p>
--	--

<p>مکان سب کہند گئی خانہ بدشی ہی یا تم ہو نہیں آخر کا شاہ دین و دنیا میں ٹہکانا ہی</p>	
---	--

<p>نوحہ</p>	
-------------	--

<p>بانوئی جہا کنسی تہین جانسی مارا امی سید بسکس</p>

بیرحمی و جلاد سی سر تن سی اوتارا ای سید سیکھیں

ہجر شہِ نشہ سی مراحل و گریہ ہی کچھ تلو خبر ہی

کیونکر ہو فراقِ مِخِ خوش رنگ گوارا ای سید سیکھیں

کہانا نہیں پانی نہیں نہ نہیں افسوس دل نہ نیست سی یو

تقدیر نی جگلی میں مہی لاکھی اوتارا ای سید سیکھیں

معلوم نہتا ہجر ہی قسمت میں لکھا ہی اب وصل مٹا ہی

دُنیا سی گئی چوڑ کی تم ساتھ ہمارا ای سید سیکھیں

تلوار کہیں ڈہال کہیں خود کہیں ہی گھوڑا ہی نہیں ہی

چہرہ ہوا آغشتہ بخون رنگین تھارا ای سید سیکھیں

قتل ہوئی خوشی برادر پسر یارا اور مونس غمخوار

باقی نہ رہا دشتِ بلا میں کوئی پیارا ای سید سیکھیں

مقتل میں ہی کشتہ وہ مرانور نظر آہ میں لکھنی اللہ

دو ہبہ کی طرح مینی تہا اکبر کو شوارا امی سید بیگم

گھبراتی ہی جان چن نہیں ایک گھڑی بہر مغوم ہون مضطرب

یسا بکی حالت ہی مراد دل ہی کہ پارا امی سید بیگم

روپوش ہوا زیر زمین خالی ہی چہولا اصغر ہی سدا ہارا

پانچکا ہی کرتا نہیں وہ لال اشارا امی سید بیگم

اب دو وہ پلاؤن کسی اسی عاشق باری جینی ہوئی جانی

لب تشنہ تہا کوثر پہ جو ششما ہبہ سدا ہارا امی سید بیگم

ملتی نہیں کوہ غضب و بغض و عداوت اور غیظ و شقاوت

پر بار مصیبت سی مرا قلب نہ ہارا امی سید بیگم

وینا میں رہی نام نہ زندہ رہا کوئی اور تلو میں روئی

یوسف نہ سلیمان نہ سکندر ہی نہ دارا امی سید بکس

داوی ہی کی گو دین اوسے سچو شاہ دل غمسی ابا

بیکس

اصغر ہی مین بس بیان لگا ہی مہ اسارا امی سید

جب لیگئی اصغر کو تو مین رگہئی ششدر دیکھا نہ مگر

لاتی نہ اوسے پیر کی خمی مین دو بار امی سید بکس

دہکاتی مین ظالم کہی در چہنتی مین آہ غم دتی مین گمرا

جینی کاسکینہ کی نہیں کوئی سہارا امی سید بکس

مہر رخ اکبر ہتا چراغ دل عالم ہتا ب مِعْظَم

بالائی زمین خاک کہہ ہی چیخ کاتارا امی سید بکس

خوشیان مین دل بختی مین شادان مین اکسو و چہلی کو

بیکس

ہی ہی مری وارث کو مری شاہ کو مارا امی سید

پہچان گئی تھی نہ بچی گامِ اجانی وہ احمدِ ثانی

اسپ علی اکبرنی بہراجبکہ ترارا ای سید بیگمیں

تم قتل ہوئی لوٹی گئی عمرتِ اہلِ بنتِ شہِ صدر

گردنہ چلا قیدیوں کی ظلم کا آرا ای سید بیگمیں

پہر سانس نہ لی اصغر بی شیرنی اوسدم تھا تو کا عالم

اک تیر لگا تھا جوہین گردنہ قضا ر ای سید بیگمیں

سج ہی نہ کبھی چوڑتی دنیا میں سنگِ غمخوار و دلاؤ

مرنگی سوا کوئی نہ تھا آپکو چار ای سید بیگمیں

افسوس پڑی خاکپہ ہوتن ہوا زخمی اوریت ہی حلتی

دیجھو مری جانب شہِ مظلوم خدار ای سید بیگمیں

اختر کی رعایت رہی اگر ہی تہارا مظلوم ہی ملو

شاہان چه عجب گم بنوازند گدارا اسی تیر بکس

نوح

اندھیاری سی ندانگی گئی جان سکنہ	بیہات ہا دل ہی میں ارمان سکنہ
توڑا تھا لعینوں نی یہ پیمان سکنہ	رہنہ دیا با پکاسر گو دین اوکی
پڑمروہ خزانسی ہی گلستان سکنہ	گلزار حسینی ہو اپا مالِ حواش
نیز می پہ چڑبا یا گیا قرآن سکنہ	سر شاہ کار تھا تو کہا خولی نی فی
پر چرخ چارم پہ تھا فرقان سکنہ	ظاہر میں تو نیز یہ تھا سر شاہ بدی کا
یا د آ گیا بانو کو دبستان سکنہ	جب کو فیونکی سچو نکو پڑہی ہوئی دیکھا
بس ہو گیا مردہ دلِ نالان سکنہ	دیکھا جو ہیں سر با پکا زندانِ بلا
کیا خشک ہو اعظم سی بستان سکنہ	سر سبز تھا کوئی گل تر چمنِ اُجڑا
مرجانا تھا شیرہ ایمان سکنہ	تاب آئی نہ دید سببِ جوار و جفا کی

<p>افسوس شاقید میں سامان سیکینہ رویا کیا احوال پہ زندان سیکینہ آئینہ بنا تھا حیران سیکینہ دل کرتا تھا ٹکڑی دل گریان سیکینہ بس مرثیہ پڑھنا ہی تھا احسان سیکینہ بی آبسی سو کہا چمنستان سیکینہ کہلائی چمن گل وریحان سیکینہ چپ ہو گیا غمسی دل نادان سیکینہ</p>	<p>نی غسل نہ تابوت نہ نگیرہ نہ مرت ہمراہ عزا کوئی تھا مجس نسیم آئی تھی نظر صورتِ غم ابوسمین کلد روتی تھی عدورہ میں افسوس کھان تھی داؤد کو غش آیا گری خاک پناہ بید لب خشک ہوئی پڑ گئی کانٹی ہی با تہا برگِ خزان میں ہر اک غم و برا ذی عقل ہی بنا بیسی سب ہر زنان تھی</p>
<p>اختر سر اشر جو جفا کاروں کی غم دیکھا ملک الموت ہدیخوان سیکینہ</p>	
<p>نوحہ</p>	

کھول انکھونکو اور باپکو پچان سکیئے

ڈرجائیگی اس بہتر میں نادان سکیئے

زلفونکی طرح ہی جو پریشان سکیئے

آئینی کی صورت ہوئی حیران سکیئے

باقی نہیں غمسی کوئی انسان سکیئے

انسان باقی ہی نہ حیوان سکیئے

پچ جائیگی مجلس میں تر جان سکیئے

دل ہی تری مظلومی سنی لان سکیئے

لاکن نہ گھٹی مرتبہ و شان سکیئے

سورہ مر جان میر کہا مان سکیئے

دیہا نہ جنازیکا ہی سامان سکیئے

باتونی کہا میں تری قربان سکیئے

باتونی کہا فوج سنی وراسکور کہہ

او بجا ہی لپاک سنج شاہ ہدی سنی

قلعی کھلی بال آگنی جب شیشہ زخمی

باتونی کہا روتی ہیں سب باپکو تری

ایجان جهان سنج و غم شاہ ہدی سنی

حسرتی کہا باتونی جب قید ہوئی

زینت نی کہا کیا کروں کچھ نہیں چلتا

فرمایا یہ زینت نی کہ گوہکو کیا

باتونی کہا گو دین آدیکہ نہ مقتل

مکتب کھان بسم اللہ کھان باتونی

روتی ہین ملک اب گریان سکینہ	باتونی کہا چرخ برین آب ہوئی
پڑھتا ہی سر شاہ ہی قرآن سکینہ	لب ہستی ہین باتونی کہا بچہ او دہر تو
یٹتا ہی لعینون نی یہ فرقان سکینہ	باتونی کہا شاہ کو مارا ہین ہی
سختی تھی ہراک چہر کیو انجان سکینہ	دوبندی جو تھی کانوین ہستی تھی
سو کہا تری تا نکا گلستان سکینہ	پڑمڑہ ہی ہر گل کہا باتونی صد آ
بی آبسی ہی خشک ہم بستان سکینہ	گل نہر وہوئی سُرخ ہوار وخی بان
حاضر ہی یہ ادی مہی پجان سکینہ	لاشی یہ سکینہ کی کہا فاطمہ نی یون
گرمی سی چٹکتا ہی ہیمیدان سکینہ	مقلیدن کہا باتونی تالو مر اتر ترقہ
سورہ تو میرجان پھی احسان سکینہ	دن خسری باتونی کہا دہو پکا
توڑانہ تری پانی سپان سکینہ	باتونی کہا مویون نی اوسی دعا کی
حاکم کا یہی آبا ہی فرمان سکینہ	حاضر سرد بار ہون عا بدنی کہا آہ

جان سوختہ ہی جلیگا قلب و جگر و تن	ہم آتشِ غمی ہوا بریان سیکٹہ
کافر عمر سعد ہی سُن بانو کی جانی	شپیر کا سالم رہا ایمان سیکٹہ
بانوئی کہا ہو کہہ میں پہنچی سی موہہ تک	مجبوسی جو آشرہ کوئی نان سیکٹہ
بانوئی کہا لشکر کین نار نشین ہی	بہڑ کا تا ہی اس فوج کو شیطان سیکٹہ
بانوئی کہا دیچھی گی کن آنکھوں سی لاشی	ہی روحِ حنین پر ترسی بان سیکٹہ
سلاج ہو ملک و فاوجڑ امینہ	مقتول ہوا دین کا سلطان سیکٹہ
سلاج اولیٰ بدن کانپ گئی وقتِ شیباد	تختونسی گری قیصر و خاقان سیکٹہ
بیعت کا یہاں تھا فقط قتل تھا منظو	شپیرہ چوڑا ہی یہ ہستان سیکٹہ
بانوئی کہا دیچھہ کی سُرخی شہلک	کہا ونگی نہ میں عمر ہر اب پان سیکٹہ
اختر جو اجازت ابھی شپیر کی پائی	
رور و کی گری نوح کا طوفان سیکٹہ	

حضرت خیر نسا کا جا یا حسین حسین حسین

پانی نہ اوسنی دشت میں پایا حسین حسین حسین

تیر لگی تلوار میں پڑی ہیں بر چھان نکلی دلیں گڑھی ہیں

بہاں سرو ہی نیزہ لگا یا حسین حسین حسین

حضرت قاسم دو لہہ تھی سہریلی جا پر تیر لگی تھے

گھوڑے کیوڑو باخونین پایا حسین حسین حسین

معرکہ آرا عون و محمد شنگی سی لب اونکی ز جربد

دونوں کو شہنی دو لہہ بنایا حسین حسین حسین

اکبر و اصغر چوٹ چکی میں خمی عد و سب ٹوٹ چکی ہیں

شعلہ آتش گہر میں لگا یا حسین حسین حسین

چیر العین نی گوش سیکھتے ہو گیا بی ضوغمسی مدینہ

گلشن زہرا خوب مٹایا حسین حسین حسین

رانڈنی مقتل میں ہوئی ہی شادی عجب جنگل میں ہوئی

بدلی جنا کی خون رچا یا حسین حسین حسین

غلغلہ ہی آفاق میں برپا شور قیامت حشر کا چرچا

سب نی دو ہتر ستر لگا یا حسین حسین حسین

کوئی نہیں غنوار چہا نہیں رنج ہی ظاہر کون مکان میں

ہائی فلک نی دن پید و کھایا حسین حسین حسین

زینب کی ناچار برادر ہو گئی کشتہ آہ مقدر

شہر بقا کو جا کی بسایا حسین حسین حسین

شاہ ہدی اب دو رہوئی بین آئینہ دل چور ہوئی بین

قصر فلک آہوں نی گرایا حسین حسین حسین

ای مری والی ای مری آقا سید بکین نگه و تنها

تمکو پوه دن قسمت نی دکھایا حسین حسین حسین

مضطرب و بی حال ہو اول مرغِ جگر ہی طائرِ بسمل

اکبر کونیزہ لگایا حسین حسین حسین

ضبطِ تعباب ہونہیں سکتا تمکو سمندر رو نہیں سکتا

پیشا ہی اپنا پرایا حسین حسین حسین

مشرق آفت چاک گریبان سینہ و دل ہی مرغِ عزیزان

بحرِ تنگ غمی بہر آہ حسین حسین حسین

منبعِ محنت جانِ حزین ہی مخزن آفت ہر مبین ہی

آہ رسولِ پاک کا جابجا حسین حسین حسین

سوزنِ غم نی زخمِ سیاہی رشتہ صد و لکو دیا ہی

آه کهن بکس نی نه پایا حسین حسین حسین

رو بقفا کیونکر نهون دشمن آل نبی پر خنجر آهین

زخمونسی گلزار بنایا حسین حسین حسین

تازه کرو شپیر کا ماتم حضرت زهرا کو ہی بہت ستم

مومنو متنی رنج بٹایا حسین حسین حسین

رہبر کا مل قتل ہوا ہی من اطمہ کا دل قتل ہوا ہی

خانہ تنہین درد سما یا حسین حسین حسین

جانِ مہمان درد رسیدہ مضطرب و بسمل مرغِ طلیدہ

اشک الم حور و نئی بہایا حسین حسین حسین

نوحہ کریں سب مومن و شیعہ مرثیہ پڑھ کر روئیں ہر کجا

احقر نی یہہ ندبہ بنایا حسین حسین حسین

نوح

علی اکبر علی اکبر مری بسیر مری بہا

سمندر شکل پیغمبر مری بسیر مری بہا

پڑا ہی خاک پر سیکر مری بسیر مری بہا

روان سبط پیغمبر مری بسیر مری بہا

خفا میں ساقی کو شرمی بسیر مری بہا

فدا شہرہ انور مری بسیر مری بہا

دہرا ہی سر بہی نیز مری بسیر مری بہا

کہتر مری نیر مری پر مری بسیر مری بہا

شہدین خلق کی افسر مری بسیر مری بہا

تہمی کیونکر بہ چشم تر مری بسیر مری بہا

سیکنہ ہستی تہین و کر مری بسیر مری بہا

شعلہ نیر تابان فرغ کو کلب زخشا

سر پر نور نیز مری پر دہرا ہی مری بہا

ہو اسینی کلیمہ عالم نہین باقی تنہم

گھی دنیا سنی پیا سنی کس کی دیکھی

رخ شمس و قمر حیران جمال مشتری با

بلا مٹی میں رنگ تن برا ہی دشت کا

تہاری آہ تکھی ہوں تہی ہوں ملکی

دل دنیا و تاج دل خدا کی آہ کی سائل

حکمت بق الم کی تہی پ سینہ میں غم کی ہی

دلا سادو پو پو چھانکو او ہٹاؤ خاکسئی نکو
 یسین مچکبو ڈراتی بین سہی آہنچینن
 برہنہ سرہین او تونہ پر حرم با حالت مضط
 لگائی آگ آگر ہوا ہی خمیہ خاکستر
 کہین تیرو تیرو پھی کہین روتی تیرو
 بہن کی ہوش بین اب گم سلیمان
 فدائی اہ حق تم ہو اطاعت جو حق تم
 ہوئی بین ظلم جو ہم پر وہ کہنا ہو بوسیر
 جسین رو و پا زخمی یسینون فی کیا زخمی
 غضب کی لگ گئی برچی لیا جسئی
 زمانہ ہوتا تھا شد رہو روتا تھا

کہڑی بین زینت مضط مری مسیری
 چہنی بین کانو کی گوہر مری مسیری
 نہیں ہی مقنع و چاد مری مسیری
 جلایا شاہ کا بستر مری مسیری
 کھین ہی نیزہ و خنجر مری مسیری
 ہوا مرغ جگد بی پر مری مسیری
 مطیع خالق اور مری مسیری
 بہ پیش داوڑ محشر مری مسیری
 وہ ناحق پرین تم حق پر مری مسیری
 کھٹک ہی سینہ کی اندر مری مسیری
 سکیٹہ کہتی تہین اختر مری مسیری

دوستِ سَوم و دیوانِ مبارک

تری اُفتین بر سَاطِ مَکُور تَبہ ہی اے
 لگی ہو چوٹ جسکو عشقِ با توین
 نہ مثلِ مَحرِ تابانِ شعلی سِی مُطابِ ہی
 ز بانِ چَشمِ جانانِ سِی اشکِ سَنَتا
 بڑھین دِغِ جَوْنِ کِچھو نکرہ جِزِمِ اِکِ
 قَفسِ مِندِ ہی بِنِ اِوِ پِری مِ پِرتا
 سِاؤنِ دِینِ عِشِقِ مِاؤنِ دِینِ وِوَنِ گِوَنِ

سو اتیری کسی نہ میندہ ہی عوی خد
 ز بانِ نِیِ خاصہ پید اکیا ہی مومیا
 نیا اندازہ ہی اِی سِینِ رَنگِ طِلا
 صد فلو غمِ ہی اِی بجرِ کرمِ دُرِ کی جِدا
 نہایتِ شِکِ ہی ہونہ سِی رِسا
 سببِ ہی نسا صِدا وِ بِلِ کی رِبا
 پڑی جب مِوَنِ کافر مِینِ جِکڑِ پارِ سا

<p>کہنی باندہا گیا ہی باہتہ ہی مژو خانیکا جہان قاتل ہی ہی سلطان ہما جہہ نیکا</p>	<p>سرغ میخشان امی محسب ہو گا چہی ترا عتبہ فلک تہہ ہی راجسکا دربا</p>
<p>حلب کا ٹیسا اور چینی کھان ہی عکس رخ آختر یہہ آئینہ تو پر تو ہی تہہاری رونما نیکا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>ای مرغِ قفس شکوہِ صیا و نکرنا خاکِ دلِ پرمردہ کو بر باد نکرنا یہہ بی ادبی بلبلِ ناشاد نکرنا اجڑا ہوا کھشور ہی یہہ آبا و نکرنا مکتب میں کہین شکوہِ اوستا و نکرنا ہولی جو تہی او سکو ہی تو یا و نکرنا</p>	<p>رنگِ گلِ گلشن کو کبھی یا و نکرنا اسی بادِ صبا تہ کو قسم دشتِ جنوبی گلشن میں سرِ گلِ شی چو جائیں تری دل لیکے مرا کہنی لگا وہ شہِ خوبی مجنون کبھی لیلی سی مرا حال نہ کھنا ایدل یہہ نصیحتِ ناصح کی ہی سنلی</p>

انسانپہ پہ جور پر یزا و نکر نا	روئین جو مری علیہ جن ملک و جور
	کافی ہی فقط لام سہ زلف چلیا
	ہین دستخط اس عرضی پہ اب و نکر نا
	غزل
<p>تیری شوکت ہی دنیا میں نکت آرا پہ سعادت ہی دنیا میں نکت آرا تاجِ عزت رہی دنیا میں نکت آرا پہ نکت آرا ہی دنیا میں نکت آرا تجھی احت ہی دنیا میں نکت آرا باجھایت ہی دنیا میں نکت آرا تیری صورت ہی دنیا میں نکت آرا</p>	<p>تو سلامت ہی دنیا میں نکت آرا چترِ افلاک بنین سر پہ پھامی اقبال پامی عمرِ خضر و دولتِ بلقیسِ سبا رنگِ بوی گل تازہ ہی اس دوشیہ پاک دامنِ عصمت و عفت میں ہمیشہ تو پہلی سایہِ نچترنِ پاک میں ملنا ہو سب دو شمس و قمر و زہرہ و ناپید ملک</p>

<p>بسر شروت رہی نیامین اکت آرا عطر دولت رہی نیامین اکت آرا بامروت رہی نیامین اکت آرا باحکومت رہی نیامین اکت آرا چہر حشمت رہی نیامین اکت آرا روحی صولت رہی نیامین اکت آرا</p>	<p>بنت سلطانِ جهان ارثِ شہرِ توقیر معدنِ مخزنِ لعلِ کم و بومی چشم خلقِ خاتونِ قیامتِ تصدیق سایہ و امنِ ابونِ مینِ آباد ہونو تختِ اقبالِ و سخا تاجِ سرِ حسنِ وفا کانپ اوہین نامِ مبارک سی کلِ گلشنِ</p>	
	<p>نور چشم و جگرِ حضرتِ اختر ہی تو ہر صورت رہی نیامین اکت آرا</p>	
	<h2>غزل</h2>	
<p>کر دوائی در دوسبِ نکلین گی ارمانِ غمِ بچھا سُرخ و سرسبز کر دیگا گلستانِ غمِ بچھا</p>	<p>اسی طیبیتِ جانِ نازک بہرِ درمانِ غمِ بچھا خوشخرامی سی عجب بچھا ہر روشِ گلِ بچھا</p>	

<p>اب ت ا و ن غ ج ک ہ و گ ا و ن خ ش ان غ م ن ج ک ہ ان پ ن چ ا پ ہ م ق ی د ہ ج م ن ن ز د ان غ م ن ج ک ہ ب ز م و ص ل ت ہ ی ہ ی ش م ش ب س ت ان غ م ن ج ک ہ ب ا ت پ ت م س ی ک ہ ل ی خ ل و ت م ن ا و ن غ م ن ج ک ہ</p>	<p>ع ک س و ی ی ا ر س ی ت و م ق ا ب ل ا س ی ق م ر ا س ی س ی ر و غ ل غ ل ہ ک ر ت ی ہ ن ج م ن ج م ی ن و ہ ہ ی پ ر و ا ن ی و ہ ی م خ ل ہ ہ ی ع ش ہ و ط ب خ ا م ط ی ن ت ب ز م م ی ن خ و ش ک ر ک ی ل و ا ن ی</p>
<p>پیش اختر چیل جو ا ہر مول لی ا جی ہری اب ملین گی در مضمون قافیہ دان غ م ن ج ک ہ</p>	
<p>غزل</p>	
<p>ہر دم ہی پیش چشم تصور جمال کا دہو کا تری کمر پہ ہوا ہلکوا بال کا نقطہ ہی رو ظلم کا تین تیری گل کا دہو کا ہوا حدیقہ جو ہلکوا ہلال کا</p>	<p>پابند دل ہوا ہنی تہا ری خیال کا عقدی کھلی جو گیسو و عنبر شیم کی کیونکر لقب ناقل و سفاک خلق ہو ا س ی ہ تیری مصحف عارض کی سیر کی</p>

<p>ہر تار مرغِ دلکو ہوا ڈور اجال کا اب اچھ بناؤنگا اس ماہ و سال کا دریا بہا بہا ہوا ہی عبیر اور گلال کا بیٹھا ہی گنجِ حسنِ پالا ہی خال کا شہر اہی کیا جانا میں چشمِ غزال کا جبکِ درمی غلام ہوا او سکی حال کا سکھلا رہا ہی عشقِ طریقہ وصال کا طو مار ہو چکا ہی فقط میری حال کا</p>	<p>صیا دو بچھا جا لیکر تیری سیٹ کو تقویم سالِ رفتہ ہوا عشقِ مہِ خان وہ عارضو نلو کہتی ہیں آئینہ و لکیر زلفونسی مار مار کی آواز آتی ہی یہ شوخی یہ سیا ہی یہ کھان بازی جو کھیلی گنجفہ کی تاجدارنی انفت ہی جسبی حسنِ حسینان فرصت ہی کہ عشقِ دلِ غیرین</p>
<p>ہوین جو اس اخترِ عاصی میں بعدِ مرگ دیوی جو اب قبر میں پورا سوال کا</p>	
<p>غزل</p>	

<p>شوق وصل پہی خط کو اڑایا گیا دست عصیان میں جو تو اپنا لکھایا گیا قبر میں دل حسرت لے لے دیا گیا بحرِ غم میں جھکے شوقِ خون بہایا گیا کیا کھنار گورسی کرے ہالیجا گیا کیا لگا کر دکھ کو کوئی خوش قبالیا گیا پہیریا اب بسف دکھو اوہ ہالیجا گیا کعبہ کوئی تبتان تک جو خدایا گیا</p>	<p>بہت گل کی طرح پیک صبا لیا گیا بخش دیا نامہ اعمال کو رت کریم زندگی میں ایک بارہ ہی پھرا گیا سرخ لب دیکھ کر رویا کرونگا قاتلا استخوانسی و فرقت کی ہی جھپٹتا جامہ عریان پہایا ہی عیث اسخ ساتھ چوڑا بہا بیوں نی چاہے ندا جادہ کھڑو بدایت دیکھ کر شل گئی</p>
<p>نامہ اعمال ہی اختر تراویانِ عشق چھوڑ جائیگا اسی دنیا میں یا لیا گیا</p>	
<p>غزل</p>	

مری بانسی پونچھوڑا محبت کا
 پڑا ہی پاؤنیں اب سلسلا محبت کا
 جو عقد گوش ہو اما جبر محبت کا
 ہماری موم دلی کا اثر نمایاں ہو
 وہ شاہ حسن کا لیکا گردنی دیکر
 پچھکی جانِ حزین کس طرح رقیبو تنکے
 کج ابرو کر کی کیا قتل ایک عالم کو
 بُرا ہی ہوتا ہی انجام کار عاشقِ حُسن
 جہان کی سنگدلی بوفانی تم مرن ہی
 بند ہی ہین دوش و سر و دست پا کر لو
 نصیب فتح ہو یا ہو پھی شکست آ

یہ خوب جانتی ہی اقا محبت کا
 بنی ہی جال بہ لہف و بہ محبت کا
 جڑاؤ بنکی وہ بندہ رہا محبت کا
 بتو نکی دلکو مزاد سی خدا محبت کا
 بھر گئی م جو زبان گدا محبت کا
 رہی گا یوہین اگر سامنا محبت کا
 او گال دکی دیا خون بہا محبت کا
 چچہ اچھا نام نہیں ہی دلا محبت کا
 ہمارا قلب تو ہی آشنا محبت کا
 اسیر زلف ہوئیں مبتلا محبت کا
 خدا بچائی ہو اسامنا محبت کا

غزل

توئی کیون نامہ اغیار چھایا اوہہ جا
 روز کھتا ہی بہر بنی مسمی اوہہ جا
 قد و بالاسی اولت و بالالا اوہہ جا

بیٹھا جاتا ہی لای رشک مسیحا اوہہ جا
 میں آؤنگا کبھی جان تری محفل
 سید باہل سیر گلستا نکو تو ای سرو چمن

بھسی کیا پونہتی ہو جاؤن جاؤن اختر
 نہ کبھی گا کوئی مجھون اری لیللا اوہہ جا

غزل

جانسی گئی جب ایک نظر ویکھ لیا
 چشم فی نیزہ مرگا نکلی جگر ویکھ لیا
 خود چلا آؤنگا میں آپکا گھر ویکھ لیا
 اب کچھ ہوگا ان ہونکا اثر ویکھ لیا

عارض صاف تر رشک قمر ویکھ لیا
 روی ابروی پر بسیوں بچاؤ
 مشعل غم نہیں درکار نہ شمع اندو
 نہ جلاخانہ صیاد نہ گل مر جہانی

<p>کیون سی کیون منع کنی سپہی ہر دو کھینچ لیا چشمِ موبہوم سی ہ موی کمر دیکھ لیا</p>	<p>یار کھتا ہی طمانچی سی تہجی ونہنچ آ بندش ہم میں آجای کوئی پہلو ہو</p>
<p>دونا اندھیر ہی وہ ماہ جین یا دایا چشمِ احقرنی عبث د و ر قمر دیکھ لیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>یا وغیر ونکی ہوئی مہکوفراموش کیا چشمِ ہیشیا رنی مجھہ رند کو بیہوش کیا سر گرانی تہی مہی خوب سکدوش کیا تونی گلگیر لب شمع کو خاموش کیا ریزہ برگ گل تر کو بن گوش کیا گرم پانی نی مراخت جگر خوش کیا</p>	<p>دل گویا کو تری عشق نی خاموش کیا ساغر دلو مری کاسہ مینوش کیا ایک ہی ارسی دنگو کیا دنگو کیا آہ پروانہ سی اندھیر ہوا محفل میں یاسمن ار صباحت یہہ تراکان ہوا آتش نالہ دل تیز نی اشک محرو کیا</p>

چُپ ہو اول جو تری لعلی صوتِ او
مرغِ گویا کو رخِ وامنی خاموش کیا

پہرہ و عارض و لب شعلہٴ رخ و جھلایا
مجھ مہر پہ اختر کا جگر جوش کیا

غزل

تو ہی گر غیرت لیلیٰ تو یہ مجنون پہو لٹا ہی نہیں دم بھر قدِ منون	تو ہی گر غیرت لیلیٰ تو یہ مجنون پہو لٹا ہی نہیں دم بھر قدِ منون
پیچ دی و کی بلا میں ہمیں ڈالانا حق زہر کھلو ایسا گیسوی شگون	پیچ دی و کی بلا میں ہمیں ڈالانا حق زہر کھلو ایسا گیسوی شگون
یہ بڑیا کسی کہتی ہیں مسجائی بہان خلعتِ گرون گل ہی کفِ گون	یہ بڑیا کسی کہتی ہیں مسجائی بہان خلعتِ گرون گل ہی کفِ گون
عشق کر نیکا را وہ ہی کیا عالم ہی حال ہوتا ہی اریدل جو در گون	عشق کر نیکا را وہ ہی کیا عالم ہی حال ہوتا ہی اریدل جو در گون
طنت نیک کی کافی ہی ہمیشہ الفت کچھ بہر و سا نہیں ای گنبدِ گرون	طنت نیک کی کافی ہی ہمیشہ الفت کچھ بہر و سا نہیں ای گنبدِ گرون
سر مرگانِ مری لنی مہی ہنچا یا نوکِ نیزہ پہ بچکانہ یہ مفتون	سر مرگانِ مری لنی مہی ہنچا یا نوکِ نیزہ پہ بچکانہ یہ مفتون
مصرعِ مطلعِ اول ہی ہی اخترِ لولہ تو ہی گر غیرت لیلیٰ تو یہ مجنون	مصرعِ مطلعِ اول ہی ہی اخترِ لولہ تو ہی گر غیرت لیلیٰ تو یہ مجنون

غزل

شوق تڑپیکا اگر خود نامہ بر ہو جائیگا	صرفِ صفِ خالِ سبِ نظر ہو جائیگا
میرا ہر دماغِ بدنِ عالی گہر ہو جائیگا	رشتک کی ماری مڑو کجا تیکا ہیرا
مطبخِ عینِ شہرہ سوزِ جگر ہو جائیگا	آتشِ جلدِ بدنیِ دیکِ سینہ گرم ہی
ہی یقینِ دیوار کو دیکھی تو در ہو جائیگا	تیر ہی کِ نگاہِ عاشقِ قصرِ بلند
مصراعِ بیتِ ہمایون تاجِ سر ہو جائیگا	تختِ مضمون پر اگر زمیندہ و شاہِ حسن
جب عدم میں جاینگے وصفِ ہو جائیگا	زندگی بہر تو نیا یا آپکا موتی مپا
زلفِ کاسیہ پری پر سر ہو جائیگا	کون سلجھاتا ہی اسکو کون اور کجا تا ہی
شعر ترسی نام اپنا بیشتر ہو جائیگا	خوب ہی مجھ سوختہ کو شغلِ شعرا ہی

چاند کی ٹکڑی ونیہ اپنی جان دیتی ہو عبت

نام ای اختر تہارا خطیہ ہو جائیگا

غزل

پایِ خوشی سی بیابان عمر بهر کجایا	خضر بختِ بنوعین چار سو بکجا
ناک کاینکا ہماری آنکہہ میں کجایا	کانکی بالیسی دل چہد کر ہوا خیر و آ
خضر ہی آیتو میری او میں کجایا	ٹہڑی ن میں کجایا عاشق گننام کی
ہاتھ و نڈی منجھی پروا چہ کجایا	پانی و صلت ابرو انکو سلا یا ریش
داربانِ دل نی ناسی سچ کجایا	چپکلی جانمیں قبونہ پر گرا دیتا وہ در
جب عروس کلک فی مداح کجایا	ہو گئی سہری میں شعر نوشہ سنا بنا
جب بان بست دلی کر چٹ کجایا	ہو گیا محبوبِ مخلصین بلا گردان یا
صبح کو پتہ نہ کرہ راتونکی کجایا	حشمت و غصہ چو دو اچھی نہیں جھٹکی
کر کشتاب ساز نفونین ل کجایا	جب و پندلا چو مین باؤ ڈالایا رانی
داربانِ عشق نی کیوں پاس کجایا	غیر کی ہمراہ جانا چاہی تہا راتکو

<p>مار زلفِ یارِ جانی ات بہر سکا کیا نکرِ مضمون کو کر کا یار کی ٹیکا کیا رات بہر مار ساہ زلف سر سکا کیا دستہ موشی مڑہ سی حفظ کہت پکا کیا</p>	<p>بیچ وی کی بنایا گیسوی شبتا بکو جب مجھی ناز قمانی شوخکا دیسان آگیا کار گر افسون وقت صبح غیر و نکا ہوا بذبحہ دیچا جو ابرو کو تو فور آیا نی</p>
<p>پہو لیا اختر نی جسم یار غصہ آگیا غوطہ پانی کا دیا اور ہاتھ کو چھٹکا کیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>چپا ہلالِ فلک اسقدر حجاب آیا مجھی یقین ہوا دلمین آفتاب آیا جو بزم می میں کوشی شبت کا حجاب آیا کہانی منگی مری قصہ خوانکو خواب آیا</p>	<p>جو شبکو کوٹھی پہ وہ چاندنی نقاب آیا خیالِ صلیں جب ساغر شراب آیا دلِ برشتہ مرا ہی مجھی یہہ بیان ہوا بہلا سلاسیگا کیا یار کو یہہ دفتر عشق آیا</p>

چمنین را تلو کجیا رشک آفتاب آیا	پڑی تو اوس مگر نامکونی نہ ملی
الہی خیر ہو وہ مست بیحجاب آیا	نہ توین شیشہ و ساغر صراحی چو زہو
زبان تیغ اداسی مرا جواب آیا	مین آپ کٹ گیا ولین سوان بوسی
غضب ہو اچو خدا بر سر حساب آیا	بتونہ ظلم کرویشمار بند و نپر
جو کوئی آیا وہ بادین پڑ آیا	مرا مشاعرہ سب مجلس عزاسجھی
نمونہ نیستی کا ساغر حجاب آیا	جہانین موج منی ناب بہی فنا ہوگی
شکار کھیلنی گلزار کا سحاب آیا	الہی خیر حین ہو خزان نہ پراسی
سیاہ کیسو و نسئی لمین پیچ و تاب آیا	شعاع رخسی جلی چشم خوش سہی صید
بسجھہ میں یار کی اب لطف اضطرار آیا	ہوئی بقی تڑپنی کی قتل کر کی مجھی
جو انور شدہ کہ وہ عالم شباب آیا	نمود خط ہوا چہرہ یار جانی کی
خزان چمن میں ہوئی موسم خضاب آیا	گئی بہار نکر اُلفت زن و فرزند

<p>اگر اجمروہ بد قبر پر حذاب آیا زمین میں طفلِ تنکا کو گاڑو آب آیا</p>	<p>بدونکی واسطی ہر جا بدئی یا نہی ہوس ہی خاک غلامِ ابوتراب کی ہی</p>
<p>نہ دورِ مہ میں رہا کہ تخلصِ اختر ہی چڑھا اسی ہی اگر جامِ آفتاب آیا</p>	
<h2 style="text-align: center;">غزل</h2>	
<p>میر می آہِ دلنی گیسو تیرا کالا کر دیا نارِ آہِ تیزنی دریا کو صحرا کر دیا خالقِ بطنِ صدفِ فی ڈرتو پیدا کر دیا ہمنی مضمونِ میانِ یارِ عنقا کر دیا پاؤں پہ کمر سنگِ کورونی کا کالا کر دیا گو بہر مضمون کو بھی گرو نکا مالا کر دیا</p>	<p>ظلمتِ زلفِ سیہ سانپ اندھا کر دیا اشکِ چشمِ عشقِ فی صحرا کو دریا کر دیا آبرو سی اشکِ ہجائیگی ای سحرِ کرم وہم میں مرغِ تصور کی نہ آئیگا کہی اس کھٹ پا پر نزاکتِ ختم ہی نامی معل بندش کیوں نہو زیبِ حسدِ نجان</p>

<p>کیا قیامت اوس خدا نی قدر و بالا کر دیا داغ نافرمان مر گل سونی لاکر دیا</p>	<p>عاشقونکو حشر و جملانی لگی قناریار کیون طبیعونکانہ دن ٹہ جائی سیر با عمین</p>
<p>کس طرح سو جیگا اختر پیٹ اوس مہتاب کا جالی کی کرتی نی چشم و مین جبالا کر دیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>مرا مضمون تازہ فصل مین چہرہ ہی بلبل کا سوا در لطف پر دہو کا ہوا ہی رنبل کا پڑا ہی سانپ کی سینٹی چہی داغ او سکی کا بڑا ہی تختِ سلطانسی کہین پایہ تو نہیجا آنجہ نی اتک کوئی جلسہ تجمل کا بڑا رتبہ ہی ایسی وقت میں صبر و تحمل کا</p>	<p>بہار باغبان گلشنین پر تو ہی کسی گل کا بیاضِ رُخسی آئینی کی قلعی کھل گئی با کج و کج جو ہو کر توڑتا ہی یان پنی فقیر ہی شہان تہی قول احمد کا ہی جو تو آئی غلین حسن شاہانہ مرتب ہو نہ لگت و نکی مونہہ صابر ہی بت و</p>

غزل

خامه تک مثل عروس تازه شرم آجا میرادل موجومین بهر غسل دریا آجا سر قدم کر کی چلو نگامین تو آجا گوئی یار نیک سی عاشق کا مرد آجا دست و پائی عشق سی امان صحرا آجا ندیان سو کھینگی تا چرخ اپنا نالا آجا آتش خسی مسلمان ہی جلایا آجا	جب گوئی پر وہ نشین بکھنی میں آجا دیکھو نگا جوشِ جوانی جب کھٹی اک کا آکھو نسئی چھاڑو نگا فرش و خار فرش پائی مشفقوزنوع لو او تھو تماشای بکھنی کجج عزت میں قناعت کر و گاکا آجا سوزش آہ جگر سی اشکِ ہی چشمین اخذ رہند و بچو ہیہ سرد مہری چھوڑو
---	--

اختر اب نندان زلف یار سی بلی گول

وحشی اک زنجیر کیسومین پھنسا یا جا آجا

غزل ۱۹

<p>جان عاشق کی گئی جب روی گلگون ہوا دست رنگین سنی ناز لفا سخن ہوا قاضی بزم میکشی میں آپ پر مفتون ہوا سج گاہیہہ وحشت چہرہ مجنون ہوا دفن ہمراہ خزانہ آپ بہی قارون ہوا</p>	<p>دست خوشین جب منہدی ہمار خون شکر ناز و ادانی مار ڈالشاہ کیا کریگا منع وہ شرب اب نالکو یلسنی قبلہ نام کیون نہ مرغ اضطراب طالعون نے پست کی آخر بلندی کی</p>
<p>محل غم میں ہی روی لیلی عقل و خرد اختر دیہوش تک بہی عشقین مجنون ہوا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>پر شعاع و پُریا پر ضومہ کامل ہوا گل فشان پہر سب پہ نخل تغری قاتل ہوا آیند نہیں بال ڈالی اس سی کمال ہوا</p>	<p>فنِ عشق یار میں بہرے کو حاصل ہوا پھر جو انان چنکی ہوگی مقتل مہار شانہ کر کی گیسو خسار و نہ کون بکھراؤ</p>

<p>پانچوان عشق صنم عنصر میں کھنونا ماہسی بتیا کی مانند میرا دل ہوا</p>	<p>چار چیزیں بانسی انسانِ خاک کی بین مگر آبِ ندانِ امِ محسوس کا جب مہجی دیا گیا</p>
<p>اسکو غزاتہا نہیں میری برابر دوسرا عاشقون میں ماہ کی اختر بھی شامل ہوا</p>	
<h2>غزل</h2>	
<p>دلِ ارکو رشکِ بہار کیا بھی کچھ ہی ہمارا الم نہوا ملا کو نسا داغِ جگر کو مری کہ جو دلیں سجائی درم نہوا میں غنی تھا گدا می فراق ہوا میں فقیر تھا عشق میں طاق ہوا پڑا صدمہ پہ مچھپے کہ شاق ہوا دلِ یار میں اسکا الم نہوا دلِ زار جو عشق میں زار ہوا نہیں راہِ سہی میں کی خبر نہوا رہا دیر ہی میں اری بت پہ سدا کبھی انکی شیخِ حرم نہوا</p>	

تن زار کو عشق کا داغ دیا مری دل کی بہلنی کو باغ دیا

بھی بزم میں گرم ایام دیا مری جلنی کا تھکوا لہم نہوا

مری مونہہ میں بان نہیں سکر خدا سنیں قابل گریہ ہی امرا

بڑھی آپکی دیکھی یہ جو روجا وہ ستم جو قدیم تھا کم نہوا

کبھی سر کو جو نچا کر تی تھی ہم سو وہ آن پڑا تری تری قدیم

ترسی سر کی قسم تری پاکی قسم کسی اور کی آگی یہ نہم نہوا

دل جانسی اتہا جو پچھم گھنم گیا عشق میں وہ سوئی ملک عدم

یہلا اور کاشکوہ تو کیا کریں ہم کہ گزریا تھکوا ہی غم نہوا

کرا اب اختر زار تو بند وہاں نہیں مونہہ میں تو قابل شہ عزبان

اوٹھی یا رہی پاس سے یہ نجان تری سپہ ہی کھایا لہم نہوا

غزل

<p>نخل قامت پرتبارا پُر شمر ہونیلگا فاحشہ سی مجکوابخون وخطر ہونیلگا پھر تہی مرغِ سحر و ہم سحر ہونیلگا تذکرہ حسنِ صنم کا در بدر ہونیلگا اشکِ چشمِ سمیتن عالی گہر ہونیلگا لطفِ غیر و نیر مری پیشِ نظر ہونیلگا تذکرہ میرا تمہارا در بدر ہونیلگا</p>	<p>رفتہ رفتہ کلک سی وصفِ کمر ہونیلگا پنس گئی دنیا می ہنر نین ہزار مالدا پونچھ لینا تو گلی سی اس چہر کی تیزیا قائل دستِ خدا کیونکر ہو سارا جہان بیجا الماس ہی اک قطرہ آبِ مرہ کس طرح دلو سنبہا لون کس طرح موہتہ حُسن سی تم عشق سی مین ہی تو گنگ</p>
<p>کب رُکی اختر سی تیغِ ابرو ہی جانانکی چوٹ سامنی تلوار کی دل خود سپر ہونیلگا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>زلفِ خوشبوئی پریروسی ختن یاد آیا</p>	<p>عارضِ صافسی اوس گلکی چمن یاد آیا</p>

<p>وصفِ لبها می عشقی سی من یاد آیا ویکه کمر خنجر ابرو کو کفن یاد آیا زخمی زلف کو اب مشک ختن یاد آیا دُر کا سُورخ جو دیچھا تو دہن یاد آیا لب و رخسار و دہن وقت سخن یاد آیا</p>	<p>چو کوی چشم سی ہولی تو ہرن یاد آیا صورتِ مرگ نظر آگنی رخسار و نفسی کا شعر گانہ منگائین یہ سفید اجڑا کیا تمہا تھا کہ ثابت نہو اساری عشق پستہ ہوس سب تننائی گل</p>
<p>نرہی گانرہی گل بلد عنبرت مین اختر زار کو اب اپنا وطن یاد آیا</p>	
<p>غزل ۲۴</p>	
<p>فرا سوچ کو شرمایا تو ہوتا فراز لقا تو نکو سلجھا یا تو ہوتا اکبھی و سکو ہی سمجھا یا تو ہوتا</p>	<p>رخ اپنا ہکو دکھ لایا تو ہوتا مری ل کا پتا ملتا او نہیں مین مجھی کو و اعظا پسند و نصیحت</p>

<p>مگر مرقد پہ تو آیا تو ہو تا بجاب پرنک ہسایا تو ہو تا کرنی گل کی بل ہسایا تو ہو تا</p>	<p>جو اپنا جانکر مارا گلہ کیسا سرسرخ مرثہ میں دل پرو کر سبھتی عشق پچا اوسکو بلبل</p>
<p>تجھی کھل جاتی اختر سوزش عشق کوئی گل ہساتہ پر کھایا تو ہو تا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>بہار عشقین میں لوند کا ہینہ ہوا ہمارا چنبرہ گردن جو بی قرنیہ ہوا ہی قلب او سی امین تو طور سینہ ہوا ہلال بروخی شش سی نیا ہینہ ہوا جو عشق تجسی تھا ایجان وہ پہری ہوا</p>	<p>دیر حُسن تو گلشن میخوش قرنیہ ہوا ہوا ہی لطف کا خم حقہ فلک سی نصیب پڑا جو عکس رخ صاف تاب کب آئی میں تیری موصفِ رُخ کی وں جب ہزار طرح طبیعت کو مینی بہلا</p>

فقیر ہونین مرانا شاہ مینہ ہوا	مجھی ہی منجھ میخانین درآنی وی
	یقین ہی روز قیامت کو اپنی بخشش کا
	نبی کی وہیائین اختر کا دل مدنیہ ہوا
غزل ۲۶	
<p>حسرت نہ راحت کے نہ دہر کا ہی ستر کا ہستی کی متناہی نہ کچھ خوف عد کا احسان یہ عشاق پہی اہل قلم کا افلاکسی ملتا ہی مانع اپنی علم کا تہا برگ گل تر پہ گمان ریزہ سم کا بچھی کھین دیکھا ہی نہیں سو وہ سم کا مجھ سوختہ سی پونجھی کوئی لطف چل کا</p>	<p>کچھ لطفِ خمشی ہی نہ مجھی خوف المکا حیران نہیں ان دونوں میں ترجیح کسی کو مستونسیران فلک رہتی ہیں غافل جھکتا نہیں تعظیم کو غیر و نکی دم جگ میں زخمی لفت جو گیا چاند نہیں باغ دانتوس ہو اکتشتہ الماس یہ عا شق نیچہ ہوا آہ دل ناشادوسی لاغر</p>

<p>دُنیا میں ہی محتاجِ سخنِ اوسکی کردگا اب عشقِ سوار و زمین نیارنگ پہ چمکا زیبا نشِ سلطانِ ہی نشانِ طبلِ جلکا پابندرِ ہا میں نہ کہی دیر و صنمکا</p>	<p>اٹھنی وہ دولتِ صورتِ اوسکی شبِ زمرہِ خامہِ مشکینِ نی جو لکھا بجسی می اشعار کو کیونکر نہ بخت رندانہ بس کر تا ہوں دُنیا می دنی</p>
<p>جسنی ہمیں دیکھا ہو وہ دیکھ لی اختر اپنا علمِ عشقِ رخِ محسوس پہ چمکا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>شوقِ مہتابانِ ہی اک افسانہ ہی اوسکا شوقِ تجلی ہی یہ پروانہ ہی اوسکا اسی پائی جنون دیکھ یہ میرا تھی اوسکا شبِ جسکو سمجھتی ہیں وہ شرمانہ ہی اوسکا</p>	<p>کعبہ جسی سمجھی ہیں وہ بخانہ ہی اوسکا ہر عاشقِ دل سوختہ دیوانہ ہی اوسکا مجنون قدمِ عشقِ فراغِ سوری کھنا نورِ سحرِ صاف تو ہی خندہ ہر وہ</p>

<p>شمعِ سحریٰ ہ تو پہ پر وانہ ہی او سکا جو آئینہ اپنا ہی ہی شانہ ہی او سکا زلفونکا او بچنا ہی اک افسانہ ہی سکا بازارِ محبت میں یہ بیعانہ ہی او سکا اسی ہمنفس و دل نہیں خانہ ہی او سکا لی ای دلِ نادان ہی جُرمانہ ہی او سکا</p>	<p>دن ات گھلا جیسی رُخ وز لنگوٹو بچا زلفون میں ہ کرتا ہی دل چاکسی ہی سودائی ہوتی دیکھہ کی پہ ہوش آیا پہلی ہی کیا تیغ اداسی اوسی ٹکڑی کیونکر نہ ہی دلین می یار کا جلو میں جمع کروں ہجر میں کونکر نہ زرا</p>
<p>کیون دلین نہ خاک اترے بیتاب اوڑائی اس کونچی میں چھو یا گیا جانانہ ہی او سکا</p>	
<h2 style="text-align: center;">غزل</h2>	
<p>مصراعِ اسفل میں ہم مضمون عالی ہو گیا کیون نہ گھوڑی کو دین مانجالی ہو گیا</p>	<p>جو طبیعت میں مہی تہا سب پہ حالی ہو گیا ابلقِ ایام کی گردش پہ یہی ایشاہِ حُسن</p>

<p>باتہ سارا اچکا پھونکی ڈالی ہو گیا قید یونہی آج ختم زار نالی ہو گیا مصراع دیوان ہر اک سلک لالی ہو گیا</p>	<p>یکما زاکت کہ جیسی سیر گلشن کو چلی رحم کر ایشاہ خوبی درگزر تقصیری میج وندانسی بڑھی ہی بروئی شہی</p>
<p>کیونکہ دھلا یا کری ہر ہر غزلین آسمان اختر خوش لہجہ اب رشک پلا لی ہو گیا</p>	
<p>غزل ۲۹</p>	
<p>مرا دل ہی نام خدا لیجی گا بتا دیجی ہمسی کیا لیجی گا کلام خدا کیا اوٹھای لیجی گا کبھی تنغسی آزمای لیجی گا میری خوشی نہدی لگا لیجی گا</p>	<p>محبت کا بندہ بنا لیجی گا دل و جان روح و جگر تن ہی حاکم قسم کہا کی غیر و نین مہک بوٹھایا ابھی امتحان محبت نہ کیجی مجھ قتل کیجی یہ ہی سرخروئی</p>

<p>نگاہوں میں کیا جھکوکھا لیجی گا گل شاخِ ترکواوٹھسا لیجی گا میں و تاہوں آپہی ہنسالیجی گا کھسوٹی پہ اسکو چڑھالیجی گا تو مٹھی میں دل کو دبا لیجی گا رقیبو نسلی اسکو چپالیجی گا جواوٹھوں تو جھکوکھا لیجی گا مجھی سامنی سی بلا لیجی گا</p>	<p>مری ٹھکی دیکھ کر یار بولا جو بیٹی کوئی بلبل زار اس پر مری لشکریزی پہ خندہ زنی ہو نہ قلب اور نہ جھوٹی نہ جھوٹی اگر چھوٹ جائی لگا وٹسی صاحب اگر لی چلی حسن منزل میں دل کو بڑھی بزمِ اغیار میں قدرِ شوق ارادہ اگر سیر بازار کا ہو</p>	
	<p>خفا کیجی اب نہ اختر کو صاحب یہہ دل لیجی اور کیا لیجی گا</p>	
	<p>غزل</p>	

<p>بتونستی تانہ رہجائی کوئی پھر وصلہ کی کا بہرہم لاکھونکار بجاتا ہی صاحب نندہ ہی کا یہہ دنیا جائی وقتن ہی دہو کا ہی کا بہا ہی تیل ہو کر عشقمین گو داہی ہی کا مری تار نظر میں بل پڑا ریشم کی پٹی کا ہماری طفل دلو ہو گیا آزار نسل کا</p>	<p>ہر اپٹلا بنا دی اچھا الفتکی مٹی کا نہ آئی لب ملک اطہار الفت میں پتہ وہ آئینہ نہیں جو مونہہ کہا ہی عیش کا چرخ حسن اب روشن رہیگا نرم حال تری مٹی میا نسی آنکھہ اوچھی صاف جھٹا تو اسی پیر مغان شیشہ کا مونہہ ہنسی دلائی</p>
<p>بہت گدش ہی کی ساتون فلک کی سیر ہی ہی</p>	
<p>ستارہ لاوا و پرسی کوئی اختر کی ثانی کا</p>	
<p>خزل</p>	
<p>آگی اب دیکھنی کیا ہو سر و سامان اپنا پاس گزین بہت لعل بد جشان اپنا</p>	<p>چاک امانسی ملا چاک گریبان اپنا فکر و دانسی جمع دیوان میں ہی ہونے</p>

دل بکھلائیگی بہت سیرِ گلستان اپنا

دل لرزتا ہی بہت بہرِ زمستان اپنا

صبرِ غمگسختی ان ہی چمنستان اپنا

کیا یوہین گزریگا ایجانِ مستان اپنا

طاہرِ شمس سی لابی پرستان اپنا

اب نہیں بانتا ہرگز دلِ نالان اپنا

لوٹ کر کہتا ہوں میں ہی لبریاں اپنا

پاس کرتا ہی بہت گنجِ شہیدان اپنا

آستانیکو تری جانتی در مان اپنا

کم نہیں مہر سی ہرگز ولی سوزان اپنا

یکھوں نہ مداح رہی باغ و بیابان اپنا

خفقا تو کونسا بہن قید کیسو

کانچ جاتا ہوں جھنڈتا ہوں کہ وہ نہیں

پھول تنک یا درخ یا رسی کچن جاپن

سر پہ نکر و گرم کرو پہلو ہے

بجھکتا رہتا ہی از روزون مضامین کا

لا کہہ صورتی اسی وز میں سمجھتا ہوں

صید تیر سر مرگا نکا جو آتا ہی خیال

میں تو سر و شہیدانِ جهان ہوں قافل

در دوسر گرچہ نہوتا تو وہین جاتی ہم

تا کہ میں رہتی ہیں ہر روز یہاں سدا

اسی گلزار کیا اوسمیں ہی ہیں کا

<p>سر و ہنسا کرتی ہی پر شمع شہستا اپنا کجا بڑا نام کجا گنبد گردان اپنا جس کا جی چاہتی ہی وقت ہی تو آن اپنا مونہہ دکھانا نہ اوسی امی تابان اپنا دین پوشیدہ کین گبر و مسلمان اپنا ڈھپ گھا تاج الم سہی سر عریان اپنا اب تو پوشیدہ کس و سبب زرخندان اپنا اسی عزیز آج تو دی چاہ زرخندان اپنا</p>	<p>رونگی پھوٹی گی بہ جا لگی جل جا پاتون پہلا نیکو دیتا بندین ہوں زمین بوسی لو مصحف عارض کا اشارہ ہیہ چاند زمین مرا خورشید نکل آئیگا رند مشرب کا گزر ہوتا ہی پھپ جا افسر و اع جنون تخت بیابان ملا باغبان ٹوڑنے لی چونچ نہ بلبل کی لگی یوسف بہر ہی اور مہ کنعان ہی تو</p>
<p>خاک چہانی تو بہت پایا نہ گلزار و نمین اختر زار کھان ہی گل خندان اپنا</p>	
<p>غزل</p>	

<p>تم گهر میں آج رہ گئی مطلب رہا ہوا تم کیا خفا ہوئی کہ زمانہ خفا ہوا روشن ہی داغِ عشق تہارا دیا ہوا لطفِ دہانِ یار سئلِ پیر مزا ہوا ہاتھو نینِ خوب رنگِ جناب ہی چاہا ہوا انکلا جد ہر سی پہو لو نینِ وہ گل بسا ہوا</p>	<p>صدقی خدا کی سُرخِ رُخ مدعا ہوا تم مہربان تھی تو سہی مہربان تھی پُر نور میرا خانہ دل ہی چراغِ سبھی ہو ٹہہ اپنی چاٹتی نہ رہیں طرِ حسی ہم خونِ شہید ناز سی جامہ ہی لال لال کوچہ ہر ایک شکِ گلستان بنا دیا</p>	
	<p>مرہم کوئی لگائی جو دو چار داغ ہوں اختر کاتن تو سر سی ہی پاتک جلا ہوا</p>	
	<p>غزل ۳۳</p>	
<p>ملا ہا تہی جانِ محرز و نسی محرم ہو گیا کو نسا جاری بنی بانپرا سمِ اعظم ہو گیا</p>	<p>ہمسفر خالی چلی کیا عید میں غم ہو گیا اصفِ حُسنِ پر سی سلکۂ اُلفت ملا</p>	

زندگی گذری امید وصلتِ صیتا دین
 ابرو و دلا در پر پستی مری لنی کبی
 ای سلیمان جهان فرمان الفتِ حسن
 کیون چون آتا ہی جفا سی اچنی ان پر زل
 اخذ راب انقلابِ بہر کھتی بہن سی
 میرا دیوان بہن بین افسرِ حمید ہون
 و اغہائی سحر کا کس طرح ہوتا ایتنام
 زندگی تہی جیتلک بی فکر تہی مین سی
 کیا ہوا اگر عشق مین تیری لٹا ملک و
 کوہِ مروہ تک پہنچ جائینگے ہم ^{صفا}
 کونسی بدخواہ نی اختر او نہین دیا

مرغِ بی پروا دم زلفِ شب مین بہید گیا
 سر و باغی عجز سی آنکھوں پہ پر خم گیا
 کیا مٹی کا داغِ دل بہ نقشِ خاتم ہو گیا
 کیون مٹاتا ہی ہمارا نام رستم ہو گیا
 صورتِ غمِ مہجسی ہی مین صورتِ غم ہو گیا
 جام کی ایجاد سی مشہور وہ جم ہو گیا
 آبِ چشمِ عاشقان ز خموز کا مرہم ہو گیا
 وہم گیسوی سیہ عشاق کو سم ہو گیا
 اک گد اؤنا سا ابراہیم ادہم ہو گیا
 آبِ اس چاہِ ذوق کا آبِ زمرہم ہو گیا
 آنا جانا آجکل او نکا بہت کم ہو گیا

غزل ۳۴

<p>دیو نی مونهہ پہ مری تختِ سلیمان مارا کسنی اُستاد کو ای طفلِ دبستان مارا دلکی داغون نی مہی ماہِ دُرخشان مارا اس سیاہی نی مہی ای شہباز مارا کوئی کوڑا نہ انہیں کا کلِ چچان مارا دلکو مارا تو کوئی رستمِ دستان مارا کوئی پروانہ اگر شمعِ شبستان مارا پہ پہول تہا کسکو گلِ خندان مارا مچھپے مچھون نی اگر سنگِ بیابان مارا نیچھے آنکھہ سی سی رستمِ دوران مارا</p>	<p>زور سی غیر نی اگر در جانان مارا مچھپے پھر نہ کوئی پیکنا مچھون ہشیان چاہ میں تیر می ریز و نسی چھٹا ای یوسف تا قیامت میں ٹٹولا کیا اپنا مرقد حرم و تقصیر و گنہہ افعی موبان کا ہی ان نگاہوں کی لسی ہمسایا ہا ڈر ڈر ہو پڑو آہ سوزان سی جلا کر ابھی ہو کونگا باغبانِ وقتی ہین کیا سحرِ ہنسی میں دیکھا پہول جائیگا سبقِ لغتِ لیلی کا ابھی ہاتھ سی تیغ او ٹھانا تہا زکات پیر گران</p>
--	--

قاتلِ عالم و ستاکِ جهان ہی مئی
کوئی تلوار سی ہی اختر تابان مارا

غزل ۳۵

چوٹی پکڑو نگاہلا کیا وہ گل جائیگا	کوہِ صبر اب مری پاؤں سی ٹل جائیگا
پرکھین آکلی کاکل کا یہ بل جائیگا	آج چتون تو نظر آتی ہی ہلکویں ہی
شر راہ سی آنسو مرا جل جائیگا	راز افشا نکر و نگاہی آنکھوں میں
گرمیِ حُسن سی حسبِ چہل جائیگا	شمعِ رو تو نہ کہی پوچھیگا عاشقی با
دلِ بیمار و بان جاکی سنبل جائیگا	گہر مری شکرِ میسحا کا شفا خانہ ہی
کیا سمجھتا تھا وہ بان جاکی محل جائیگا	کوچہ یارِ عبث و لکو و کھائی مئی

شعر گوئی میں مزا ایسا ملا ہی اختر

مرتی مرتی نہ کہی شوقِ غزل جائیگا

غزل ۳۶

گلی لگائین ہی دلمین بارہا آیا	ہماری سامنی جینجہ نہ لقا آیا
بہار باغسی کیا قاصدِ صبا آیا	پڑا ہون جان نہیں تنہا جانی
چبا کی پانہ قتال خون بہا آیا	لگائی مٹی تو ابرسیہ جہانمیں اٹھا
ہٹور قبو وہ بت برسہ جفا آیا	خدا خدا کرو کہتی ہو کیا خدا سی
سنا ہی ابر کو روئیمیں ہنسنا آیا	کبھی تو برقی چشمک زنی میسر ہو
غضب ہو اجو یہاں میں جگر جلا آیا	اوٹھو اوٹھو چلو محفل بڑ باورات

ہزار اختر مہر و نثار ہو مینگی

جین پوہ افشان اگر جا آیا

غزل ۳۷

سیاہ کاریسی میرا سفید بال ہوا

زوالِ حسن سی میں صاحبِ کمال ہوا

<p>میں اپنی یار کی آنکھوں میں خج شہمال ہوا ضعیفی میں مہی حاصل بڑا کمال ہوا گلو نکی زرسی میں اسی باغبان نہال ہوا ضعیفی دیکھہ کی اپنی ہمین ملال ہوا</p>	<p>بڑھی جو داغ بدن باغ ہو گیا دل زرا وقار بڑھ گیا اور مرتبہ بلبست ہوا فقیر جی جاتی رہی دیدروئی گلشن سی خوشی سی طاقت دل ساتھ چھوٹی ہوئی</p>
<p>اوپرین ہی اپنی جو ایسی شرم ہی اختر ہمیں ہی اپنی ضعیفی سی انفعال ہوا</p>	
<p>غزل ۳۸</p>	
<p>عجیب کوچہ ہی اپنی جی کا کہ پاؤں ٹکتا نہیں خوشی کا پتا نہیں اسکی دل لگی کا یہہ دل ہی معشوق ہی کسی کا بہشت سہما ہوں حکم حلو حبیب حق ہی سول خوشخو خلاف حکم نبی ہوا جو وہ بن گیا طوق لعنتی کا</p>	

ستم ہی تیر مرثہ کا دباوا کہ گوشہ گیر و نکا مونہہ پھرا یا

کمان ہی کر رہی ہی شکوہ ہاری قاتل کی بیرخی کا

اگر ہی اختر سی ٹکوں لگا بتاؤ الفت کا اوسکو رستا

ہزار سی کر رہی ہو شکوہ خیال ہی کچھ بڑی بہلی کا

غزل ۳۹

مر گیا ہجر میں مین داغ اوٹھایا نیکیا

جگر عاشق دلسوز جلا یا نیکیا

پاؤن شل بکک کی تہی اہ پر آیا نیکیا

بخت بیدار کو عاشق کی سلا یا نیکیا

تجسی امرت کا نوالہ بہی کھلایا نیکیا

عطر مجموعہ سی و کو جو ب یا نیکیا

نور دل اوس سے کامل میں چچ پایا نیکیا

ہجر کا ذکر کبھی مونہہ سی سنا یا نیکیا

اُہو کرین کھلاتا ترا سنا کیونکر کرتا

خواب خرگوش ہی غفلت میں پڑ گیا

زہر پلواد یا زلفونسی چھڑا کر مہکوا

ہاتھ مل مل لئی اوس فتنہ عالم فی

جس سچي ڪاوهه سچا حسن پڙا غزبي ڪيا
تير مڙگان ڪهي بي تووه لڪا يا ٺڪيا

ڪوچي يار مين ڏهونڙا بهت آخر ميني

ايسا ڪهو يا ڪيادل ميسر اڪه پايان ٺڪيا

غزل

رهبي بيدار رخ يار ني سوني نديا

ايتخ ني تير ني تلوار ني سوني نديا

ياد مڪار ني عيتار ني سوني نديا

دم ڳٺا رسته زنتار ني سوني نديا

غوغه مردوم بازار ني سوني نديا

تير ونگو دست ڪاندار ني سوني نديا

وهم ابرو ووخ يار ني سوني نديا

حسرت جلوه ويدر ني سوني نديا

جان عار هتي سچي ٽڙا ڪيادل ساري

فٽنه عشق ڪاشب بهر با ڪشڪا محڪو

مين نڪر تا تها ڪهي اوس بت هندو ^{پتياڪ}

ڪوچي يار مين ميلا سا لگار تها هي

زير ابرو ڪهي پلڪون ني نه راحت پائي

رات بهر چشم سيه ڪار با سو دا آخر

غزل

اُجاڑتا ہی رعیت بسا نیگا پھر کیا

یہ آئینہ مرا چہرا دکھائیگا پھر کیا

جو دل ہی پس گیا منہدی لگا پھر کیا

چراغِ حُسنِ مراد دل جلائیگا پھر کیا

جو دلِ نجوش ہو الو لگائیگا پھر کیا

اڑی ہیں یہ تری ہم ہٹائیگا پھر کیا

جو ہبسی وٹہ گیا یہ منائیگا پھر کیا

جو قول ہار گئی ہاتھ آئیگا پھر کیا

تو چاند چو دہوین کا منہ دکھائیگا پھر کیا

جو سو گیا مرا طالع بجائیگا پھر کیا

بلادِ دل جو گارا بنائیگا پھر کیا

شعاعِ حُسنِ سی حیران ہو گیا دلِ صاف

چُھل نہ سنگِ تظلم سے شیشہ رنگین

رقیبِ پنجلی پروانہ تیری محفلِ مین

بھڑک بھی نہ کہی عشقِ شمعِ لغتگی

ہماری بازو نکھینچی گئی رقیبوسی

ستانہ دلو بہر بنی مین تو امی تانا

گلو نکی جہلی سی ہرگز نہ شرطِ طفت

سحابِ عشقِ سنی بہر ہو افلاکِ اگہ

شبِصالِ مین بیداری ہی نصیب

سخاوت ایسی تو اچھی نہیں ہی ای اختر
جو دل ہی دیدیا او سکو کٹنا نیکا پھر کب

غزل

ہر ایک آنسو مرا ڈر شاہو ہوا ہوا	جو رویا و مین دانتوں کی آبدار ہوا
پیا جو جامِ محبت مجھی خمار ہوا	نیشلی آنکھوں نی بہوش کر دیا دلو
جو انگیکہ ہنسی جا بونپہ اک فشا ہوا	جہان کی ختم نزاکت ہی تجھ پہ دریا
ہمارا شعر زطل قافیہ شمسار ہوا	رقیبو سوجہا ہی مضمون نو پرانی ہوا
وہ یادہ گو تو تہا اب اور باد خوا ہوا	خدا پناہ مین کجھی فصیحو توبہ ہی
جگر پہ لمحہ ہوا برق مین شرار ہوا	عجیب حُسن یہ ہی رونار مین ہم
صعود آہ سی سیما بے سبت ہوا	ترتیب ہا رہی پہنچ کر نبی صورت برت
شروع موسم پر مین عشق یار ہوا	جو انون حُسن نہ کا چھپاؤ اختر سی

غزل ۴۳

کا صید ہو کر نام ہی صیتا ہو جانبا	پہر خیال اس مطلب تو ہی شہباز کا
کا طائر جانکو ارادہ ہو گیا پرواز کا	ہن دام زلف یا چھریز بجا دی کجا جو
کا کیا بتاؤں گاٹ میں اس تیغ خانہ ساز کا	ایک کو دو کر دیا برو وقت موم
کا ہی طلوعِ مہر ہی فترہ تری اعجاز کا	جسکو چاہی تو لبِ جنش زنی کی
کا نیلگون ہی نگِ چرخِ تفرقہ پرواز کا	مجلسِ شاہِ شہید انکی بنا جس ہی توئی

واہ احمر میٹھی باتونسی صنم ہسلا گئی

تو تو بن ہو گیا اس حُسن کی انداز کا

غزل ۴۴

کا تجھ پر فدا ہی رنگِ گلِ آفتاب کا	سوزش و کھار باہنی عالمِ شہباز کا
کا پتھر کا دل نہیں ہی مراہی جاب کا	ای بھر حُسنِ خمیری لڑوانہ میرا دل

<p>انداڑ سیکھی لفت اسی پچ و تاب کا البتہ اسی صنم ہیہ محل ہی عتاب کا بد رنگ نگ ہو گیا اپنی خضاب کا</p>	<p>مٹ خوشخامی ہی اسکو دکھائی ہو لیمن کیوں پڑا رخ پر نور پیر پیر یمنس ہی ہی جو موئی سفید</p>
<p>خفاش طینتو نکو دکھائی ندون تو کیا اختر ملا ہی رتبہ بھی آفتاب کا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>نہ وہ صورت وہ سیرت و احوال کھلا طوطیان بند ہوئیں باغین جب لا کھلا خود خزانہ ہوا قارون و مال کھلا طائر عشق خبر وار کہ وہ جال کھلا جب زبان بند ہوئی نہ اعمال کھلا</p>	<p>حیف ہی شہر خوشا کا کچھہ حال کھلا وصف خسار جو شجر فسی لکھا اوکا موتی مضمون کا جو ملجائی دیسی او دائہ خال یہ زلفونین دکھایا چال حیف ہی قبر میں گویا نہو اکوئی عزت</p>

تیرا ہی عشق کہائی ندیا ای اختہ

گنجِ قار و نکاہی ہرگز نہ کبھی مال کھلا

غزل ۴۶

جلوہِ حسنِ رخِ زرد و بالادیکھا

رتبہٴ یارِ خوش اسلوب و بالادیکھا

آہِ ناشادسی گلشنِ کوہی صحرا دیکھا

ابرو کج کوہی اک خنجرِ زیبا دیکھا

شکوہِ ہمینی اثرِ زلفِ چلیپا دیکھا

بدرِ روشنِ کوخِ زخمِ پہ پالادیکھا

قاتلا آج سرِ زخمِ ہی آلا دیکھا

چوٹِ الفتکی رکی دکو کرارادیکھا

گوشِ مینوشِ میونِ نی کا جو بالادیکھا

سر و یاد آجا و سقاقد و بالادیکھا

چشمِ مجورِ رخِ یارِ نی دریا دیکھا

مرد میدانِ شجاعت جو صفِ آرا دیکھا

سانپِ الو کو گٹایا ہوسا حرا کافر

مہِ عارضِ سنی پچگانہ یہ مجروحِ ادا

تیرِ مرگانِ رخِ ابرو و تیغِ لبِ سی

جانِ نثارِ آپکو ایسا نہ ملیگا کونی

پیسیر کر سُرُخ کو ترا مونہہ جو دو بار اویہ کھا	صاعقہ طور کا یاد آگیا موسیٰ کی طرح
رہط آپس میں بھارا اور خزانہ کا دیہ کھا	عارضہ روپیہ بہہ جو گئی سُرُخ نہ سو
خوب اعجاز ترا ہمنی مسیحا دیہ کھا	نام نامی سی تن مُردہ میں جان آنی
خاطرِ اختر ناشاد نہ کی محفل میں	
واہ مخلوط کیا لطف و مدارا دیہ کھا	
<h1>غزل</h1>	
وصل میں دیکھتے تیرے بھرانے کی آخر کام تمام کیا	
یاد میں قد کی آہیں کہنچین دار پہ جب کی مقام کیا	
عشوہ و غمزہ و ناز و اداسوئی و چستی و چالاکی	
سب نے ملکر دیکھ چکی آغاز کا کیا انجام کیا	
کس ٹیل کی دنگو جلا یا کونسی بیکل کلی ہوئے	

اتنی دیر رہی گلشن میں بولو یجا یجا کام کیا

محفلِ عیش میں خوب دکھایا سامانِ میخواری کا واہ

شیشہ میری دلکو بنا یا چشم کو اپنی جام کیا

وصل سی خوش کرو اختر کو دلِ زار ہی سکا المین پناہ

آنہمہ کا جادو دکھلا کر وحشی کو تنی زام کیا

غزل ۴۸

بہت لکھا خطِ تقدیر فی کلامیرا

مجھی ہی بھول نجانے گا وہ خدا میرا

بہا زہی پہ زمین اور وہ ناخدا میرا

تجھی جو دیکھا زمانہ ہی نہہ پر میرا

بن آئی آج رقیبوں کی بزمِ تجھ میں خواہ

نبی ہی میرا محمد یقین بخشش ہی

مجھی نہ فخر ہو کیونکر ہزار تار و پیر

کہ ہی وہ اختر مہ روومہ لقامیرا

غزل ۴۹

نام لیکر مرا کب قیس چکار انجیا	کبھی لیلی نی سر بزم گزار انجیا
عالمِ حُسنِ پیہ ویرانہ آباد ہوا	تو نی کیون مزرعِ عاشق پہ اجارا انجیا
نیم جان چوڑو یا قاتلِ عالم تو	تیغِ ابرو سوں لڑا رو پار انجیا
بسکی تو قیر تہین مد نظر ہی صاحب	اک گنہگار تہی ہم پاس ہمار انجیا
ہم کسی نہی ہی تیری سوا پہلوا	تیجیہ کو پہلو میں لینا ہی گوار انجیا

ایک مانانہ کہا تھی مگر اختر نی

لا کہہ ر سوا ہوا پر مٹی کنار انجیا

غزل ۵۰

جہان میں عیش و نشاط و سرور مینی کیا	جو کچھ کہ کرنا تھا اسی شکِ حور مینی کیا
صفائی سینہ روشن سی گہل گہلی	خباہتِ آئینہ و لکو دور مینی کیا

<p>کہ داغِ سینہ و تنِ شکِ طورِ مینی کیا ہزار موم کیا دل کو چور مینی کیا خدا کی مسجد و نمین یہ غور مینی کیا مقامِ عشق کو بیتِ السرور مینی کیا کبھی نہ ساحلِ غم سے عبور مینی کیا</p>	<p>شعاعِ مہر سی بیہ روشنی بی لکی ملا نہ نامِ نبی میکا سنگدلِ چمچین زمین پہ پاؤں جمی سر بہی سجدِ یمنِ جم شرفِ مکان کو نامِ ملین سی پیدا خوشی سی گھاٹ پہ انگیہ کی غوطہ کھانا پو</p>
<p>ستاری چوٹ گئی موندہ پہ یار کی اختر نقابِ پھرہ روشن جو دور مینی کیا</p>	
<p>غافل</p>	
<p>محبت کا بیڑا اوٹھا لیجی گا مجھ پہلی ہوڑی کھلا لیجی گا گلوڑی تو پہلی چسب لیجی گا</p>	<p>بہا غمنی تلو اور کھلا لیجی گا کسی غیر کی باتہ کی ہی گلوڑی ابھی قتلِ عالمسی کیا فائدہ یہ ہے</p>

تو ہکو وہاں ہی بلا لیجئے گا	رقیبو نسو صحبت کا گر ہوا راوہ
جو لڑسی گا مھکو جت لیجی گا	سنبھالین نہ اغیار تہیاری اپنی
ذرا اپنی دل کو ہٹا لیجی گا	وہ کہتا ہی مھسی نکل جاؤن سنیہا
مجت کو مھسی لکھ لیجی گا	مچلکی نوشتی ہزارون مین حاضر
یہ قیمت ہی پہلی چکا لیجی گا	مین بن بنا اور سی ہونہ ملفت
جو پہلی کا گل ہی تو ہکا لیجی گا	وہاں دل فاقہ کش کہہ ہا ہی
ذرا اپنا بالا منگا لیجئے گا	لگی داغ ہالی کو ہتاب کی ہی
کہ کنگا ہی سر پر اوٹھا لیجی گا	مجت مین ہندو کی دل کہہ ہا ہی

اگر چاندنی دیکھنی جاسی گا

تو آخر کو پہلی بلا لیجی گا

عزل ۵۲

چین گنڈ ریگی قلب یار میں گہر ہو گیا	پہ خیمال خام میری سرسی باہر ہو گیا
بخت بد اپنا ہی ہی تسی نہیں ہی	اللہ اللہ غیر اگر مجھسی بہتر ہو گیا
قبر میں ہونے کی میت آنکھ نہ کھری	فرقت موتی میانسی مرد لاغر ہو گیا
تا قیامت چین سی سوئیگی نیندانی	بطن کوچی دلربا آغوش ماہر ہو گیا
پست کھولی ہی شبِ مہتاب میں نہ نازید	پہلی تہا خورشید رواب ماہ پیکر ہو گیا
قتل کر کی جھکو قاتل نی نپونچا پھر	خون شوریں سی جو ہر داختر ہو گیا
رحم کر صینا دیہہ وحشی شکنہ بان ہی	دام زلفِ نجوش میں پھنسر مرغی ہو گیا

کیا تلون ہی دلِ جانان میں استغفار ہی

سرخ غصی سی تہاری دنی اختر ہو گیا

غزل ۵۳

قلب کی ہنی کا جھکو عارض پیدا ہوا

اک مرضِ حیاتار ہا تو دوسرا پیدا ہوا

کب یقین ہی سیر گئی ہونگی اونکے پودے	بیضہ فولاوسی کسدن ہما پیدا ہوا
زندگی بیکار تھی ہوئی جانیں گے تہ متو	درحقیقت آدمی بہر فنا پیدا ہوا
کشتی بجز جانین ہم کمنہ کرنی لگی	جب محمد سانبی اور ناخدا پیدا ہوا
ایسی باتوںسی ضرور کرو جان ہو گئی فنا	بیدلی کا وصلہ تھجین دلایدا ہوا
آج ہم ضرب المثل اپنی پرامی کی ہوئی	پیشتر ہسی نکوئی و حبلایدا ہوا

اسقدر جلد ہی غزل کہنا بہت دشوار ہے
 کب کوئی دنیا میں آختر آپسایدا ہوا

غزل

اک جنون کا سا اپنا حال رہا	زندگی بھر مجھی ملال رہا
گاؤں میں ہر پد کوئی کوئی پتہ	خواب میں ہی ہی خیال رہا
زرد رنگت ہی ساری چہرے کی	یار ہمسی جو لال لال رہا

صبح ہوتی ہی وٹہ گیا اختر

دو پہر تک یہہ جی نہ ہال رہا

غہ نزل

جو سمجھو تو مجنوسی میں کم نہ نکلا

کوئی اوسکی سنی سی محرم نہ نکلا

کب افسانہ اشک پر خم نہ نکلا

قدیاری سی پر وہ ہا کسم نہ نکلا

کسی فصل میں پر وہ موسم نہ نکلا

وہ خورشید کیا بہر شبنم نہ نکلا

ہوا ہو گئی روح پر خم نہ نکلا

مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا

و آیا جو سنی میں پھر خم نہ نکلا

نیا قافیہ ہاتہ میری لگا ہی

وہ جا کونسی ہی جہان میں نہ ویا

بہت مصرع سرو کو بھی بیٹا

گلستانکی بابونسی کی سیرنی

چمن میں نہ طالع ہوا شب ہی گدڑی

یہہ کسکی محبت کا پتلا بن اتہا

سیہ خیمہ لیلی کا تہا بھر مجنون

کبھی حنم بخت قبر سی جم نہ نکلا

جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا

گنہہ کر کی جنت سی آدم نہ نکلا

مری داغ کا کوئی مرہم نہ نکلا

عبث منعمو میسکدی کی ہوس ہی

بڑا شور پہلو میں تہا ناز کی کا

رہا خاک کہا کہا کی اوسکی گلی میں

بہت زخم بتراح تو فی بہری

طلوع محمد ہی ہو پیش اختر

ابھی تک تو خورشیدِ عظم نہ نکلا

غزل

قاتلا ہو لکی ہمکو نہ کبھی یاد کیا

داغ کو لالہ کیا اونگی کوشمشاد کیا

واہ قاضی کو بہری مہینہ ماہ کیا

کوئی ہنگل نہ کبھی سیس نی آبا کیا

بزمِ اغیار میں ایسا ستم ایجا کیا

ہوا گلشن کی نظاریہ جو ماں دل آ

بزم میں شربِ مہی نایب خوب حلا

کیا میں تعریف کروں ہجر کی ایسی اور

زندگی عاشقوں کی عشق میں بیگی محال کام حکمت سی نہیں خالی یہ دنیا ہر جا پیا سام جانید و پانی نہ پلاؤ مجھ کو	اپنی حس کو اک خنجرِ حلاوت لاد گیا مجھ و حسی اور اپنی کو صیاد لاد گیا بھکی آتی ہی مری یار نے کیا یاد گیا
---	---

دیکھتی آتا ہی وہ یک صبا گلشن سی

چلتی اختر نی بہر نی مہین یاد گیا

غزل

بہارت تک نہیں چہرے کا رنگ آب گیا لگا یا باغ میں صیادنی وہیں کہن کا ہزار سال کی بعد آ گیا جو اس کا خیا نہ پوچھہ طفل برہمن اپنی باتوں کو شرابِ شوق نے پنجا یا پاس آج بھی	خزان چمن میں ہونی موسمِ شباب گیا جو پائی بلبلِ خوشن سرِ گلاب گیا جو ان دنوں بارہ ہونی موسمِ خضاب گیا وہ گاؤں خور وہی فقرہ حساب گیا پلک کی سیخ ملک دلِ حلاوت گیا
--	---

<p>ہراک ہوس کو سلیمان زمین میں گیا گڑا جو مردہ زمین پہی اک عذاب گیا زمین بولی کہ مجھ پر سی اب عذاب گیا دکہانی آئینہ اوس سے کو آفتاب گیا وہ بل و خم وہ سیاہی و سحر و تاب گیا</p>	<p>میں مور ہو کی تری آرزو کرو کجا کجا نچوٹا لوٹنا فرقت کا بعد مردن پہی گناہگار کا مردہ اوٹھا جو محشر میں نہ اوٹھا وہ کسی تیر سی حج سوتی میں ہزار حیف کہ پیر میں موئی عاشق کا</p>	
	<p>جوانی کیا تھی میں ہم جو روئی میں ہزار شکر کہ اختر سی اک عذاب گیا</p>	
<h2>غزل</h2>		
<p>دریا کا نہ جنگل کا سما کا نہ زمین کا دُنیا میں بہر و سا تھا کسی تاج نگین کا شیرازہ بندھی بازو تھی جہیل میں کا</p>	<p>اُلفت فی تری ہکو تو رہا نہ کہین کا اقیم معانی میں غسل ہو گیا میرا لکھو حج کبھی حج علی صفحہ دل پر</p>	

<p>چارہ نہیں اس مشت میں بوسکی نہیں کا اک خط بھی کھنچا نہ تری صحن جن کا محتاج مرا پاؤں رہا خانہ زین کا تقدیر کا نامہ ہی پر خط تری صحن کا زادہ ہی مقلد رہا سجادہ نشین کا</p>	<p>رم کر گئی کو سون ہی انکار وحشی پر کار میں سرگز نہ سما نیگی یہ تھخیر تقدیر ہی کیا قطب فلک مچھکویا لکھا جو محبت کا تھا پیشانی پہ آیا اک بوری کی تخت پہ اوقات بسر کی</p>
<p>احقر قلم فکر کی بھی اشک میں جاری کیا حال لکھوں اپنی دل زار و حزن کا</p>	
<h2>غزل ۵۹</h2>	
<p>دنکو کبھی مہتاب پہ بالائین رہتا ہی کو نسا دن دل تہو بالائین رہتا مجھ زندگی ہاتھ نہیں سالا نہیں رہتا</p>	<p>گا لونپہ جو اوس یار کی بالائین رہتا تیرے قد و بالائی قیامت بھی کہا ساغر مرا محظوف چڑھا جاتی ہیں</p>

<p>چشمِ رخِ موهوم میں جالا نہیں ہوتا نالانگی زبان پر کہی نالا نہیں ہوتا</p>	<p>تارِ کمرِ نظر میں نہ سمایا اوڑجاتا ہی ہونکا دیوانِ ایک</p>	
	<p>احقرنی جو کہنچا تو ہٹا پاس سی ہرو اس گہر میں کوئی چاہنی الا نہیں ہوتا</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>تولا الفت من دل سخت تو پتہ نکلا بیچِ دیرِ سی لپہ مر ہی جا کر نکلا میکشو حیف کہ خورشید کا ساعہ نکلا سال بھی را پر ابتک نہ کوئی نکلا بی خبر حیف ہی گہر سی ہشی بان نکلا مجھ سینہ میں کیا گرم پیدہ انگر نکلا</p>	<p>ہولا سمجھی تھی مگر شرک شکر نکلا مارِ گیسوئی سا کانگی باہر نکلا چلو میخانی سی او ہکر کہ کٹی شام کیسی بیدر ویسی صیادنی کتری صاف کو چھین کرین تہی غیر وکی ہم دل سوز انسی سی تنہی کتنی</p>	

کیا کہوں میری نظر چوک گئی ای اختر

لعل سمجھا تھا جسی رنگ میں پتھر نکلا

غزل

واع پڑ پڑ گئی جب یار کا نقشہ اپنا

شوق مجنون نی سر پر وہ لیلہ اپنا

سمجھی ہم ہمیشی قد یار کا نقشہ اپنا

ماہ نی چہرہ کیوں ابر کا پردہ اپنا

زہر مار سر کا کل کا ہی سار اپنا

کف پانی تری حسنِ دیدِ رضا اپنا

ابر کبیر حسنی آنکھوں نسی یا اپنا

میری معشوق کا مانی نی کفِ پایہ اپنا

گلشنِ لوسی جو مینی سر لا اپنا

حسنِ یوسف نی اگر عشقِ زلیخا اپنا

گا و دم آہ جو کی سرو کا دہو کا پنا

کیا نظر پڑ گئی تیری رخِ تابا نی

ہمتو بیوش زلِ چشمِ فسوں رزی

آئینہ نگیا حیران کبلی سب قلعی

پی گیا آنسو و نگو خوسنی غیر و پی

دیدِ رضا کا ملا ہاتھ کو او سکی رتبہ

<p>ماہ پر قدرتِ اللہنی بالاکھنچا پلش دل نی اوہر دلسی راکھنچا</p>	<p>صورتِ بزنک ہی رُخِ روشنِ نقاب برقِ حُسنِ آپکی گر کوندہ گئی بدلی مین</p>	
	<p>رندوزا ہدسی کبھی سیل نہیں اختر کو وہ کشاکش مین پڑا پرتا ہی کھنچا کھنچا</p>	
<h2>غزل</h2>		
<p>تو پہر نہ راتو نکو امی سُوجِ مہربانِ تنہا نہ چوڑو نگا شبِ وصلتِ مینِ مہربانِ تنہا لمر کی یاد مین پرتا ہوں اسی مینِ تنہا لڑیگا حشر کی میدان مینِ بہرِ جانِ تنہا وہ شاہِ حُسنِ لڑا ہی کجاں کجاں تنہا بغیرِ فوجِ تو چلتا نہیں نشانِ تنہا</p>	<p>ہی سیل کا کل پچا نہیں میرِ جانِ تنہا دکھاؤ مشعلِ داغِ جنون کی روشنی مین جو وہم سی ہی بُرا ہوا وسکا ساتھ کجاں جولائی پیرِ فلکِ فوجِ حُزنِ کیا غم ہی مین فوجِ عشقِ ہی ہمراہ لیگی جاہنچو جہاں جہاں وہ گئی ونکی ساتھ عاشقِ مین</p>	

<p>گرورون د بگنی مٹی میں بی نشان تنہا بکھی نہوگی بن تیر کی کمان تنہا بکھی ہی بیٹھا ہی چین سہی جان تنہا گرفتنہ ایم اجازت باغبان تنہا جوشب سہی ہی محفل میں قصہ خون تنہا</p>	<p>قیام نام ہی دنیا میں زندگی ابد جہان پلک ہی محبت ہی آنکھ میں ہزار جلسی بنا کر بگاڑا کرتا ہی نہ ساتھ چل مری گلچین یہ یاد ہی سیاہ زلف کا جمع ہوا پریشان خواب</p>
<p>الہی خیر ہو قصہ کہیں نہ سچ ہو جائی سناوہ کرتی ہیں اختر کی داستان تنہا</p>	
<p>غزل ۶۳</p>	
<p>چمن او داسن ایگل جو تو چمن میں نہ تھا میں قدسی رخ کا ہون ریشہ تکان سنہ تھا بدن را سن ای ہی پول سپرین نہ تھا</p>	<p>اندھیرا بزم میں تھا تو جو انجمن میں نہ تھا نمود خط نہیں ہی کیا خیال زندان نظارہ رخ تازہ کیا جو گلشن میں</p>

<p>اسیر زلف ہو اوام میں ہنسا قیدی ہمیں بلا کی جلایا دکھا کی غیر و نحو ابھی تھی ہی مہندی جمی تم گلستان</p>	<p>ابھی تلک تو پیدہ لٹکا ہوا سنہین تہا رقیب کو نسا تہا جو کہ انجمنین تہا تہا راپاؤن مری دلین تہا لگن تہا</p>
<p>غور کا جو کیا اہام احتسریہ کلام کبر زبان پر نہ تہا دہن میں تہا</p>	<p>غور کا جو کیا اہام احتسریہ کلام کبر زبان پر نہ تہا دہن میں تہا</p>
<p>غزل ۶۴</p>	
<p>بیان ہو کیا وسعتِ زمان کا زمین پہ ہی فرش آسمان کا سنا جو ہی حال اس جہان کا یہ اک نمونہ ہی لامکان کا کلی سی ہرگز نہ کر محبت ہمیشہ گلچین پہ ہوگی آفت چھکتی ہیں میری وایعِ الفت کہان کا غنچہ چمن کہان کا ہو ابھی دستار خوان کامل نیا ز نذر و نمین دل ہی مل</p>	

غزل کو پڑھنی مزا ہو حاصل اچار ہی اپنی مرتبانکا

جو کچھ ہوا خسر کو دینا دو تم سخی ہی ان کو سہ دیکھی ہوں تم
حسینو نسلی اسکی داد لو تم بہت کرو پاس خوش سنانکا

غزل

میں تو تھا حیوان سہی تر اپنی انسان کیا
ہر پلک سی ایک پل میں فوج کا طوفان کیا

تو ہوا آباد جب آباد کو ویران کیا

خانہ آباد جب دیکھا وہیں ویران کیا
جب چوڑا پاتہ منکا وہیں طوفان کیا

ختم منی نفعۃ قرآن پر قرآن کیا

اس مطیع حسن گلشنین نافرمان کیا

کھانا ناطق و مطلق میں کیا فریق ایسا بنا

میرے اشک چشم سہی یا کر سہی سا کیا منا

بومِ خصلت ہی نہایت اسی قیب بد ^{شگن}

اگنی مجنون کی خصلت مجہ میں ہی ^{لیلیٰ نژاد}

آہ جب کہینچی جلا یا برق ناز و دود

دیکھ ڈالی ایک نظار میں دور خسار یا

لالہ گلزار کی دغونسی رنگت کم ہوتی

ساری قلمی کھل گئی اونکی صفاحی سہی	آئینو نکو عارض پُتاب نی حیران کیا
تاب اسکی دیکھ کر یہ آپ بن کمانی لگا	گیسوئی سُرخ نی عاشقو سگران کیا
کوئی مجروح او اور کوئی مریخ نگہ	قاتلا گنج شہید انکا نیا سامان کیا

آخر اوس بہر سی ناحق وفا کا دہیان ہی
 تو فی یہ کیسا خیال خام ای نادان کیا

غزل ۶۶

سمجھتی ہیں جسی افلاک خانہ ہی مرد لکا	لگا ہی درجا کر آشیانِ غم عناد لکا
رہا کرتا ہی ستِ فیض جا رہی مجھ پہ تلکا	چھوڑی جان اس مقتول کی پابنت بلکا
تو پے رہی قاری ہی ہی مقتولین قاسی	پڑا ہی تیق شاید کہہ پر تو جان بسلا
اڑا دوں تجھ مضمونکو پر کی ساتھ دنیا سی	دکھاؤں طائر سداہ میں عالم مرغ بسلا
سچا و کشتی تن بحرِ عصیانسی لنگھاؤ	علی بن ابیطالب نہیں یہ کام مشکلا

عجب کھازا بدایتی عیبی دوت ہو پسند
 اداسی مار عاشق کو نگہ سے قتل کرد
 ہو امین اغدار ایسا کہ بی نصیبی
 غرور اس حسن پر جتنا کہ تم زینت
 دہوئیں سی وہ دلی محمل لیلی نظر آ
 میں جن و نظر زمین و تری شام کی آ
 پر ہی میرا دل آیا ہی یا جانیکا کیوں
 جنت و فخر کرتا ہی میں تلو ار مارو
 میں مشتاق اجل ہوں کاش شمشیر نگہ ما

تو پڑھ مثل کلام اللہ اک پارو مری
 دکھا دی قاتل مقتل میں سبکو قص
 مٹا دیتی ہو تم عالم فروغ ماہ کا مل
 نہیں دیکھا کبھی آنکھوں نسی شکل
 بنایا چاکل مجنون نی پردا اولی
 پتا پونچھا کرسی امین مری نری
 نہ ہی ن کام کا مل بہر و سنا نہ نا
 مرا کیا جانیکا کہ ہاتھ دکھی تو قاتل
 دہان خم خندانسی ونگا شکر قاتل کا

اعانت بہر اختر چاہی محزون و گلین ہی

تہیں گہو لوگی جیتر آنکر عقدہ پتہ مشکل کا

غزل

راحت کم سببِ بیخِ فراوانِ ہوگا	اتنی چاہتِ سچی دلِ مسیروں مانِ ہوگا
لبِ شمشیرِ لبِ خمِ سی خندانِ ہوگا	میں ہنسنا ڈنگا ترسی تنگلو کیوں وہی
پہلو نکی جھولیاں لہریں جو دانا ہوگا	فصلِ گلِ مین لگی گا کبھی دھجی کا ستا
گلشنِ بہر مری آہسی میراں ہوگا	زرور ہو کرین گی شجر و برگ و
کاٹ ڈالو یہہ گلا جانِ احساں ہوگا	سرگرا نی ہی بہت مجکو بسکدوش
برہم کی اغونسی اگر نورِ چراغانِ ہوگا	ابھی خاموش کرونگا لبِ شمعِ پرتاب
رتبہ شاہ و گدا حشر میں یکساں ہوگا	قد و بالا کو بڑا کرنے کہتا قدر مری
افسر عشقِ حسین تاجِ سلیمانِ ہوگا	حُسنِ کا تختِ مُرتیب ہی شہی شکیا
گیسو یار اگر رُچہ پریشانِ ہوگا	زہرِ کجا جانگی مشکِ ختنِ سنبلِ تر
پہرہ چاکِ قلمِ چاکِ گریبانِ ہوگا	نا تو انیکا اگر خال لکھونگا اختر

مغزل

نصیحت کون سنتا اور دل نام کام کیا کرتا	مجت کا بڑا آغاز ہی انجام کیا کرتا
طیبو بخوبلا میں مفت میں نام کیا کرتا	تسبقت نجانی تنسی کیوں نہیں دیکھتا
مرتی ریکانین چرخ شام کیا کرتا	مطلب مجھ سے داتا اوس لفت کا کسی
رقیبو نکو بہلا پختہ خیال خام کیا کرتا	جگر جل جل گیا انبار کا اوس گرم جو
میں ایسا نا تو ان ہون رخن دام کیا کرتا	نہ قوت آتی زگرسی نہ طاقت چشم پھی
ہو اسی سرد میں آفتابی جام کیا کرتا	مہر و جگر محرومی اور بر و اطراف پھی
مجھ خود ہو گیا جنجال اسجاد ام کیا کرتا	مری دنی جالی کی کرتی سی مجھ کی
میں ایسی بتکد میں جامہ احرام کیا کرتا	قبائی گل کو پہاڑوں کا اگر گل پین
پہ کشتہ گردا لودہ رہا حرام کیا کرتا	بگولہ خاک کا بنکر شہید ناز کہلا یا
صد گہریاں کی سنتا بہلا آرم کیا کرتا	پہنچتا ہی اگر میں اوس گل میں خاک نیند

بتو نامی حسن کو کہینچا پتی کارِ تصویری
 قلم عاشق کا ہی بہزاد کا میں نام کیا کرتا

الف یکسا کہ بی تی ثی نہیں وہ جانتا ہرگز

غزل گوئیں اس اختر کو میں بد نام کیا کرتا

غزل ۶۹

کیوں نہ فیصل گلین وطن سے نکلیا

رسی پھر کی چاہِ ذقن سے نکلیا

جامہ ہوا جو تنگ بد نس سے نکلیا

مردہ تڑپ کی اپنی کفن سے نکلیا

کیا خوشنما عقیق میں سے نکلیا

سنبوسہ کہا کی بوسہ دہن سے نکلیا

حسرت رہی کہ مشک ختن سے نکلیا

حیرت بہی باغبان بہی چمن سے نکلیا

لٹکا کی زلف کینچ لیا عرش پر بھی

پھولا ہوا سما یا نہ وصلِ حبیب میں

مخمس ہوا بپا جو چلایا رخِ شخرام

پینکا او گال آنجھہ بجا کر حضورِ نبی

لبہا می عشق کو جو ملی حسن کی فدا

دہوی کہہ جی موسیٰ سیہ اوسنی سحرِ من

<p>باز وئی تا تو ان ہی سن سی نکل گیا</p>	<p>لاغروہ ہوں سماتا نہیں عقدِ رشتہ^{من}</p>
<p>کانٹا سا تھا خیال بدن سی نکل گیا</p>	<p>گلو کی یاد میں رہی وح جسمین</p>
<p>اندھیر ہو گا ہو تیرا گابی نور سا زا^{شہر} آختر اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>مگر بندوسی کوئی سید ہا سلمان چوٹا</p>	<p>خیم گیسوی ساسی دلِ نالان چوٹا</p>
<p>سب کہیں قیدِ غم ہجر سی نالان چوٹا</p>	<p>سحر و صل ہو وقت کی شین ہو کافو</p>
<p>ای عزیز آج ترا چاہ زرخدان چوٹا</p>	<p>یہ نہ معلوم تھا یوسف کہ ملنگی غوطی</p>
<p>دست بہوش جی شہنشاہ کا دامن چوٹا</p>	<p>نہ لگا پنجہ وحشت سی گریبا نکاپتا</p>
<p>مجھسی جدا و عبت خانہ زندان چوٹا</p>	<p>سیکڑوں بار مری پاؤں پی ہی زنجیر</p>
<p>جیسی قمری سی زرخ سر گلستان چوٹا</p>	<p>روئی مہر و لبِ اختر سی چٹا سپو</p>

عزل

موسیٰ کمرنی کلک کو لٹہا بنا دیا

داغ بد نکو پھولونکا گٹھا بنا دیا

روح و دل و جگر کو بھی سیلا بنا دیا

سر و سہی کی شاخ کو سیدھا بنا دیا

اشکو نکو میری یارنی بٹھا بنا دیا

سورج کو مونہہ ہلانیکا لوٹا بنا دیا

ہر اک بزرگ انجھہ میں چھوٹا بنا دیا

انگٹو تکی واسطی سا چھاپا بنا دیا

انگیمہ کی چڑیا باز کا بچا بنا دیا

جرات کو چشم عشق نی اندھا بنا دیا

بھکو خیال وصل فی موٹا بنا دیا

گلشن کی دید کا جو کبھی آ یا مچھکو پھیلان

مخونہ پہ فوق کیوں نہیں اس ناتوان کو

قدسی ہی ابرسی کی تھی جو باغ میں

غصہ کر جی ضبط کروں تو نون ^{پنسی}

اسی آفتاب حسن تر آفتابہ ہی

دور فلک نی دور سی اتنا کیا صغیر

کیونکر ڈیلین نین فکر سی مضمون آبدار

شاعر ہون میری واسطی ^{عیب کیا} صیتا دیا

مضمون تو اسکی چاند سی ^{پیشہ} روشن

جان آتی ہی جو دیکھتا ہی سوئی ماہِ صاف
 اخترنی او سکورشکِ میسجا بنا دیا

غزل

میری نظر و نمین اک شمشاد بہا لایا گیا
 کلبہ احزان مرا مکر دیکھا جالا ہو گیا

اس تب ووران میں اسکا ہی سنبھالا گیا
 طوقِ گردن ہو چکا پہونکا مالا ہو گیا

اب ہٹا نیسی نہیں ہٹتا درونکا
 چارونکی دیکھنی کی ہے فقط دنیا ہی و

اب ہٹا نیسی نہیں ہٹتا درونکا
 کلبہ احزان پائنگی دنیا میں مجھ ہی یا غیا

پہنسی ہی اختر بہلا کب ہو مقابل ماہِ صاف
 سبزہ خطِ عارضِ وشن پہ ہالا ہو گیا

پہنسی ہی اختر بہلا کب ہو مقابل ماہِ صاف
 کچھ ہو پر آج ترا آنکی بستر لونگا

کچھ ہو پر آج ترا آنکی بستر لونگا
 خنجرِ بروئی سفاک کو مونہہ پر لونگا

خنجرِ بروئی سفاک کو مونہہ پر لونگا
 کچھ ہو پر آج ترا آنکی بستر لونگا

ناوک تیر و تبر دشمنه و نخر لو نگا

دستِ غفلتِ ہندی با خاکِ مینِ شہر لو نگا

اسی پری محبتی تو پونچھ ہی گہر لو نگا

گلشنِ حُسنِ مینِ مینِ سر و صنوبر لو نگا

آج مین کو چہ دلدار کو چلکر لو نگا

چرخِ غمِ عشقِ پر زاد مین سر پر لو نگا

قلب گہ مین مینِ مینِ فوجکاسنگر لو نگا

عندیبِ چمنِ حُسنِ ترا گہر لو نگا

مونہ سنی مانگا ہی یا حیدِ صفد لو نگا

مارتلوار کوئی تو لکی مونہ پر لو نگا

اس ایسکلم کی لسی پکونگانشتر لو نگا

مرہ و ابرو و انداز و نگہ دیکھو نگا

لڑکی انگشتِ ناکرتی مین بازو مین

بہاگرتی یوار کا سایہ پڑ جائی

بُجھی شمشاد قد و نسی ہی محبتِ دُزانت

فوجِ اندوہ مری ساتھ ہی اور لشکرِ غم

کیون مین پاؤنکی نیچی سی نکال جائی

سید باکری علمِ ابرو و شمشیرِ مرہ

در بدر مجھکو پہرائی کہ اوجاڑ سی صیانت

اب نہ کہینچو نگا کہی دستِ طلبِ مطلق

ایتھ تا پرتا ہی بازو مینِ مُجھ تک تو پہنچ

ہی جنون مجھکو مری فصد کی تیر کرو

گل یہ کہتا ہی تو ادغِ دل عاشق ہو
گڑ گڑھی ماہ کی اور مہر کا چنبرہ لونگا

یار کہتا ہی کہ ہی چرخِ مضامین پہ قمر
یہ غزل آپکی میں حضرتِ اختر لونگا

غزل

<p>خط ہی پیرزی کھا اور پر ہی ابرو ٹوڑا میر گسی دنیہ جو جلا دنی خنجر توڑا شہِ صفدر نی جہانمیں رخسیر توڑا پھلیاں کاج نوخیز دیا غمی پر توڑا مینی اوس سبب زرخند انکو ہی جا کر توڑا دل نازک مرا اسی تیرک شکر توڑا جنس کا ہو گیا ہر شہر میں گہر گہر توڑا</p>	<p>طفل مکتب نی سر مرغِ منور توڑا سخت جانی سنی تلواری ہی راعی نام حیدر تسی دی گواو کہاڑو کیا مزیت ہو اوس سیم بدن باکوڑو باغِ عالم میں ملا نخلِ محبت کا پہل قابلِ صیدِ محبت جو ہو مرغِ بدن کشتِ ہفتا پیہ مری آنکھ ہی آنسو ہی</p>
--	--

تیغ ابرو سی جلک کی ہونی لکڑی
سیر مرگان نی ہمار اتن لاغر توڑا

باغبان ہنسی ہن اختر بہی کھلا جاتا
رقص کا لیتا ہی جب سر و صنوبر توڑا

غزل

وہ گلہ ستہ بنا پیر میں ننگِ عفراتی کا
ہمارا کان تو مشتاق ہی ایسی کہانی کا
سگنوں کا بھی دہن مشتاق چھپا کی پانی کا
ہنیں نسخہ ہمار می پاس کوئی سرگرائی کا
بجاد ہنگی شری مری آہ جوانی کا
مداوا سمجھا ہوں چ کہت دکھانی سرگرائی کا
سنا کرتی ہیں دیکھا نہیں چہ کہانی کا

دہوں نکلا تھا آہو نسو جو ایام جوانی کا
کسی وصلت کا قصہ ہو کوئی سحر کا جگڑا ہو
لگا یا موزہ نہ قبو نکو تو رتبہ گہٹ سجا
دوانی دودل تم جانتی ہو ایک بوڑھ
وہ قلابین کجا کرتا ہی کھایاں تو وہ ہون
سک کرتا ہی لاکھوں کو یہ ننگِ صنوبری
ہنیں لیا و مجنون کسی گفت میں نہ مین

نہ کیونکہ بلبل شیرازمقدیم پتہ کجانی
 جہان قابل ہی اتھرتہاری خوش ساز کا

غزل

داغونسی دستِ عشق نہی دار ہو گیا

تیرنگاہِ یار مری پار ہو گیا

کبھی میں ونی کفر ہی دیندار ہو گیا

کیا بجنبہ کٹی تہی خبر دار ہو گیا

بیشک خدا اوسی کامدگار ہو گیا

عاشق یہ سُنکی حُسن کا بیمار ہو گیا

کچھ درد ہڈیوں میں جو دندار ہو گیا

بندہ شروعِ عشق میں بیکار ہو گیا

جسمِ فقیرِ تخیلِ گلزار ہو گیا

شمشیرِ رومی ابروسِ سربار ہو گیا

زاہد کوئی جو بستہ زنا رہو گیا

جامِ شرابِ وصل سی سرشار ہو گیا

جو او سکا چشمِ دلسی طلبگار ہو گیا

سچ ہی کہ تو طیبِ دل زار ہو گیا

ہر صبح و شام لیتا ہی اگر خبر نما

اکسو خبر تزلِ حُسنِ تانکی ہی

<p>دُہو کی میں پاسبانسی ہتیار ہو گیا پلٹو نکا بہا لا آپکا ہتیار ہو گیا جاؤ اجی بو لو خدا یا رہو گیا سوتار ہو نکا جعد سیدہ مار ہو گیا گہر آپکا معاف ہو بازار ہو گیا</p>	<p>مخمل میں جال پھسکی ملبو آیا کچھ ہی سینہ سپر نہاتا ہونہیں عین نرم میں اک کہ ہی بند لاکہ کھلی ہیں جانہیں ممکن نہیں کہ جان سچی پوچھ و تائب ایک آیا ایک اٹھ گیا اک بیٹھا</p>
<p>ترکِ محبت می و معشوق ہو چکی اختر بھی ابو عشق سی بیدار ہو گیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>زلف کی مانند مخمل میں پشیمان ہو گیا در و سر جاتا رہا خالی گریبان ہو گیا پہول باغونہیں گئی رخسار بیابان ہو گیا</p>	<p>جمع اجاب کا و مدین حج ارمان ہو گیا کاٹ ڈالاجب گل تلوار سی جلاؤ خوبصورت اٹھ گئی شکل میں بیٹھا</p>

<p>مومنو تم ہی امید وصلِ حروفِ نسی کہو اتنی گردشِ کئی باتہ آ یا نوالہ ایک ہی کافرانِ شہرِ بنگالہ سی ہم پہلو ہون بعدِ مردن جسم ہی روح ہم پانی یہ نہیں میری شعرِ ترکی لذت اوسکو خود چاہیے</p>	<p>گر حائل گردنِ ابدین قرآنِ رب گیا آسمان محتاج بہرِ گردہ نانِ سب گیا شکرِ حق ہی دینِ نو ایمانِ گیا جبکہ بلبل اڑ گیا خالی گلستانِ گیا قدر دان ہو گا جو کوئی مرتبہ ان گیا</p>
---	--

لی نقابِ آنا نہ اختر اب سرِ بابِ سخن

تیرا پردہ شہرینِ میری غزلِ خوان گیا

غزل

پہرِ حرارتِ سی ہی دینِ وہوان ہی جو
 سید ہی باتین میں ہی امرِ عیان ہی جو

تب غمسی دلِ محرو پطمان ہی جو

عشقِ جانانینِ دلِ اِطمان ہی کہ جو
 آفیلِ ہاری ہی نہ کہیچ اسی شمشاد
 سر و ہر سی کہیں نقشہٴ الفتِ جم

<p>سرو قد باغین و سیاہی جان ہی جو تھا مطبخِ عشق میں سیاہی ہو جان ہی جو تھا دیکھ لو چہرہ وہی صاف عیان ہی جو تھا کاٹ لی شمع کا تسریں ان ہی جو تھا یہی منگن ہی ہی اپنا مکان ہی جو تھا در و دلدار ملا رتبہ عیان ہی جو تھا باغِ دل اپنا بدستِ خزان ہی جو تھا بدگمان ہونین مجھی وہ گمان ہی جو تھا</p>	<p>خوش خرامی تھی ہی سرگڑھی جاتی ہیں شعلہٴ حسنِ حسینا نسبی جلا ہی دلِ سرد خط بھی کلا مگر آئینہ رہی عارضِ بار کسی گلگیر کو پروانگی بھونسل میں اسی کوچی سی اوٹھی پہرین آکر تھی دار پر دار فنا میں ہی مراد اور ما گو بہار آئی پر اب تک نہ گلِ تر آیا غیر سب بات تو کرتی نہیں تم پر صبا</p>	
	<p>ہر طرح غیر و نہیں اتھر کو سبک کرتی ہو یہہ سخن اور یہی نکتہ تو گران ہی جو تھا</p>	
	<p>غزل</p>	

فراقِ حُسنِ مُجہبی موت کا بہانہ ہوا

عروسِ فکرِ معانی کو پہر بنا نہ ہوا

پلک کا تیر بنا میرا دل نشانہ ہوا

گلوئی شیشہ مہرِ فلکِ جہکانہ ہوا

کہا نکاز لطفِ مین پیدا یہ شناختاً ہوا

مثالِ آئینہ میرا غریب خانہ ہوا

لحدِ مین قسمتِ مُردہ کو آ زمانہ ہوا

زبانِ زخمِ جگر کو مزا چہکنا ہوا

مری نصیبو نمین جہیل قید خانہ ہوا

اب اپنی دکو مری جان کنو جہکانہ ہوا

کہہی دوسری لاختر اگر دکہانہ ہوا

کمالِ عشق سی بیجا لاک زمانہ ہوا

بنا ہی مصرعِ دیوان ہمارا نو داما

کمانکی طرح تو خالی نہیں شجاعت سی

وہ میرزا نش آنکلی دور می مین کہہی

کہہی نہ پنجہ شل سی کھلید گا عقدہ عشق

شعاعِ رُخسی و بام ہو گئی روشن

چھٹی گامر کی ہی دلخالی لفتِ نسبت

پسا ہی جاتا ہی خسارِ زینک پدل

نہ دامِ زلفِ نسلی نہ خالی رُخسی چٹا

کہہی اسیرِ زخندان و گاہ قیدی نافت

زبانِ غیر سی پڑ ہوائی عاشقانہ عزت

غزل

جہان کی باغین نہ بد موع کچھ نہ پہل پایا	مگر عشق اوس گل بنی خار کا خیر اصل پایا
رقیبِ رسیہ جب سرخرو کی بزم پایا	لگا کہنی خدا کی فضل سی نعم البدل پایا
ہمیشہ اوسکی پیشانی پس عاشق نی بل پایا	پہیلے خوب اپنی آنیکا ٹونی اجل پایا
مقامِ خوف تھا پلکوں کی نیزی سیکڑو	نہ ہنسی ک سی آنکھیں لٹ اینکا محل پایا

بہت مدت سی اختر خانہ مہر و مرین جاتی ہو

نہین پر آجتک کچھ بات کرنی کا محل پایا

غزل

میخانہ مینوشین جانا نہیں ملتا	مخمور کو اب اوڑھکانا نہیں ملتا
غیر آجی در پر ہمیں جانا نہیں ملتا	رکس مونہہ سی میں ہم کہہ سانا نہیں ملتا
اوس حجی الگ ہون تو بہی نہیں ملتا	اوس حجی ملا میں تو ز مانا نہیں ملتا

<p>محزونکو بجز غم کوئی جہانا نہیں ملتا برسوں سی دریا میں نہا نا نہیں ملتا اب سہلک و نظم میں انا نہیں ملتا</p>	<p>نختِ دلِ صفا کی فرقتیں غز ہی بہ جاتی ہیں دلِ آبِ ان و تا ہی مضمونِ صفتِ ندانکی مسلسلں جو بی</p>
<p>ای شیرِ خداِ اخترِ گلین کو جچہ دو شاعر کو کہیں اور ٹہکانا نہیں ملتا</p>	
<h2 style="text-align: center;">غزل</h2>	
<p>سیدھی مضمون کا مجھی گچھا پیغام اٹا کیا ہو اسی پر ٹلبیں نی ترا دام اٹا سیرِ گلزار کو بہرِ رخِ کلفام اٹا آہ پر آیا وہی قاصدِ ناکام اٹا واہ جی واہ وہی آنپی پیغام اٹا</p>	<p>راہ سنی کی پہر اقا صدِ ناکام اٹا کیوں نہیں کہو تارِ رخ پر گل تازہ گسیو اس ہانیسی پر آیا وہیں باغِ ستای کششِ عشق نی کہیچا اوسی ہی وا وہ شکایت ہی شکوہ ہوا اخترِ سی</p>

غزل

خوشی کی بزم میں دل دوست کا ملو کیا	درخت و شاخِ تننا کو با اصول کیا
یہ پتھر کو چہ تھا کیا ہمیں خالی دہو کیا	بگولہ بنکی اُڑی خالی روحِ اُلفت میں
کہ یار نی مجھی اغیار میں شمول کیا	صللا ملا یہ سائیس اور سکی محفل میں
یہ تہنی نا پسند آگیا قبول کیا	کہا کہ غیر ونکی ہمراہ میں نہ آؤنگا
جو کچھ کیا وہ جہان میں ہی حصول کیا	خدا کا حکم بجا لائی منفعت سخی
زمین یہ نیک فرشتی نی کیا نزو کیا	جو ذکر ہی وہ رجاسی بہراہی اہل کا
فروعِ نالہ و لکو چرخِ غول کیا	ڈرایا کرتی بھی رات تار و نسو کیا

یہ نہ نکتہ فہمی تو اچھی نہیں ہی ای اختر

بس اختصار کر و کیوں غزل میں طول کیا

غزل

سن کہو اسی دکا لگانا نہیں آچھا
 دم ہو تو نہیں ہی وح نہ تر پی پس
 مکتوب شہ حسن لغانی پر رقم ہو
 بد لکھا ہی سمجھانا نہ چھوڑو لگا کہی عشق
 عریان بنی پر نہ جابو نکی پر پی آنکھ
 سب ٹوٹ لیا ایک نظر دیکھ کی محکو
 پردیس میں مساز کیا جان حزن
 اب آنکھوں کی باد امو نسعی ت بہی بٹا
 اسی قاتل جان روک ذریعہ نگہ کو
 کیا عقل بھی سن ہی ہیشیا رہنا تو
 افسوسی ہو اگر کر ااحتر کا دل آ

دنیا یہ بری ہی یہ مانا نہیں آچھا
 صورت تو دکھا جاو بہا نا نہیں آچھا
 بی نام و نشان دکا خط آنا نہیں آچھا
 ناصح یہ ترا و بیان بٹا نا نہیں آچھا
 دریا میں مہجان نہا نا نہیں آچھا
 اسی ذنگہ دکا چرانا نہیں آچھا
 چھپ چھپ کی ہراک پر دین گانہ
 دل پستا ہی ہو تو نکا چبانا نہیں آچھا
 آہیں ہین سی دل کا دکھانا نہیں آچھا
 ناصح نہیں باتو نکا سکھانا نہیں آچھا
 مضمون بہت عشقا چھانا نہیں آچھا

غزل

مزا ہی سہ نازک میں اک خستہ کجور کا بہ ہولی نی مرعی عالم دکھایا ہی پہلو کا	بہت گاتی ہیں وہ غیر و نسبی ن دسا ہولی ہیز
سناتی ہمیں بیوقت سبکو راگ گور کا	

اگر اس دور میں اختر کو گردش سی افاتہ ہو
کرین امی آسمان تصفیہ کچھ سودا ہی وریکا

غزل

پارتلو و نسبی ہوئی خا مرغیلان کیا جہانی ہیں پائی محبت سی بان کیا	ایک دن مُسلسل تری دلچھی تھی پر امی مسیحانہ مسیحائی کہائی تو نی
جسسی آتی ہیں نظر خواہتِ شان کیا مومی عشق لبِ جانجش میں انسا	آتشِ رنگِ حلاج کر سی انکو کباب
چھد گئی سیخ مرثہ سول بریان کیا لیگئی تہہ سب اس دہری مان کیا	آئیہ فاعتبیر وایا اولی لا ابصار لکھو

<p>پرخ کہا تیکا ایہی گنبد گردان کجا کیا پانی ہین حلقہ زنجیرین نان کجا کیا پاگل پختی بین و چراغان کجا کیا آج کل پہر تا ہون حیران پریشا کجا کیا</p>	<p>منقلب ہو گا بہت بخت میں اُلفت سی پہ سلسلہ شمار و زابد تک زندا خاکساری ہی دنیا میں و غ عالم فرحسی حیرانی ہی لفونسی پیشانی</p>
<p>گوچہ عشق میں آخر کونہ ڈھونڈ ہا تنی پہانڈ الی ہین عبت خار و بیابان کجا کیا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>سُرخِ بہانمی زک سی میں ملجا کجا ہونگا پروانہ جو شمعِ انجمن ملجا کجا ایسی سانیسی کجا گل سپرین ملجا کجا علم کیا تھا ہمکو وہ سر و چمن ملجا کجا</p>	<p>زلعِ شگونی رخِ مشکِ ختم ملجا کجا گرمی و فسی و عشقِ کھینگی کجا گہا سن کہو دیگا بہت ای باغبان گلین طوق و نمین مثالِ فاختہ کیون ڈا لے</p>

<p>زیست سبھونگا اگر ذکر کفن ملجائیگا آہ وزاری دو غم رنج و محن ملجائیگا خوشخامی میں جو وہ ماہِ چمن ملجائیگا کھلک خوشگوسی مری سرو بہن ملجائیگا بھیات بانگین گی اگر اپنا وطن ملجائیگا</p>	<p>جوشِ وحشت ہی تیز مرگ اب کھلے گی بدلی عیش و راحت و لطف و خوشی و صلی پاؤنپر کبک دی گر گر پرنگی راہ میں وہ قد بی باری اپنا قلم ہی بار دآ تختِ غربت سی کہیں بہتر ہی کافقر کا</p>	
	<p>شعر گوئی کا مزا اختر میں بالکل آچکا مطلبِ دل ہی بعشقِ نچتن ملجائیگا</p>	
	<h2>غزل</h2>	
<p>بی بسی میں مجھی اس دکا لگانا کیا ہتا غیر کا مال مانی میں لٹانا کیا ہتا عذر تم کو نسا کرتی کہ بہانا کیا ہتا</p>	<p>کیوں بسا دہر میں دل اسکا ہٹکا نا با امانت مراد ل کہتی امیں جھلاتی خیر گذری کہ چلی آئی مجھی شا کیا</p>	

نہ ملاخانہ ولد ادوہ بھکانا کیا تھا
 کیا کماندار تھا اور واہ نشانا کیا تھا
 در محبوب پہ در بان فی تانا کیا تھا
 موسم سرد میں ایجان نہانا کیا تھا
 دلکا ملوانا تھا یہ پیٹ دکھانا کیا تھا
 ہم تہمین جان چکی منی نہ جانا کیا تھا
 ایک پیالی میں یہ کھانیکا نہ کھانا کیا تھا
 سر بازار مرامول چکانا کیا تھا
 ماہر و رانکو پوشیدہ نانا کیا تھا
 چھوڑنا تھا تو مری دلکا لگانا کیا تھا
 اس گھٹا میں می مید گھٹانا کیا تھا

خضر آرزو جو یار ہمارو جبر
 میں بن ہو گیا بن تیر کی سبحان اللہ
 پردہ کیسا کیا درواز یہ کون آیا
 گرمیاں کجھی گا غیر ونسی سات
 مثال دیتی ہو مچھنی ف دکھا کر ہر نو
 کچھ نہ کی قدر دل سوختہ ایجان
 کیسا مشرب ہی یہ کسکی ہوئی شیر
 آپ سوا ہوئی مچکو ہی کیا بی پڑ
 دنکو سورجی ہاتی ہوئی شرماتی ہو
 کوئی بندوق مچھی رمی تا فیصلہ ہو
 فصل نارنیں ٹہی ہین رخ شکر
 ت

خوابِ گوشِ سی‌آہو کا جگانا کیا تھا

دو نو ہاتھوں سی کلیجہ کا دبانا کیا تھا

آئینہ آنجھہ کو دکھلایا عبتِ اسی صینا

تم ہی عاشق ہوئی کیا میری طرح اپنی

بیوفا جانتی تھی ماہ کو اختر گر تم

نقشہ اُلفتِ بی مہر جگانا کیا تھا

غزل

اوسنی بھی شیدا کیا

یعقوب کو اندھا کیا

ناحق فلک گر جا کیا

دل نی مجھے رسوا کیا

اتنا تو بتلا کیا کیا

جو کچھ کیا اچھا کیا

جسنی بچھی پیدا کیا

صورت چھپائی یوں

برائی کنکر بھی نہیں

آنسو بھی رُخا ر پر

گلشن میں گزرتا دن

میری بُرائی کے کھول دی

صحرا کو گل لالا کیسا	مینِ مَدومِ یار نے
موتے دیدھینا کینا	پازیبِ مینا کار نے
جھک کر مچھی مجھ کیسا	صبر و ترار و عیش نے
گو بختِ بد سو یا کیسا	جاگا کیا مین رات بھر
کاجل کو نہیہ کالا کیسا	آہِ دلِ شبتاب نے
مینِ آپ ہی ناچا کیسا	خطِ دلچسپ کراوس شوخ کا
پتھر پہ گرنا لاکھیا	اک پل مینِ ندی بہ گئے
سچ ہی منیرِ حُسنِ فی	
اختِ تہجی رُسو کیسا	
رویفِ الببا	
غزل	

آوگی مری پاس تم ایجان جهان کب
 آه دل ناشاد چپاوتی ہی افلاک
 اینڈا ہی ہوائی قدورفتار سنی شاد
 کسپر حسنی اس یار پہیہ عشق کہاں گا
 جائیگی خزان پہولا سما نیگانہ گلشن
 کب تیر مژہ سنی ل اغیار چہدنگی
 بی نفس کھشی یاد خدا ہو نہیں سکتی
 بی پرش احوال خفا ہو کی وہ اوٹھی
 فی الفور قلم کر دیا مثل قط خامہ
 قیدی ہون جن خاموش لبو کا تو سکتی
 مونہ نہ رو ہی خشک تر آنکھیں زباں چہ

آباد کرو گی دل نظار گیان کب
 سید ہا نظر آئیگا خط کا ہکشان کب
 جھک کر کوئی چلتی ہوئی یہاں جہاں کب
 پوشین جو دلیں ہی ہ ہو نیگا عیان کب
 گلزار میں آئیگا ماسر و روان کب
 کہینچو گی اشار و نسی تم ابرو کی کج کب
 بی روئی گجک ماننا ہی سل و مان کب
 حال ل ناشاد کیا مینی بیان کب
 جلاونی گردنہ کیا میری ان کب
 پاؤن میں صداوتی ہی زنجیر گران کب
 ہو سکتا ہی عشق بدنی دلیں نہاں کب

گو حسنکی میدانمین سرٹ ہی نزل ار
پر چھٹی ہی شبدیر تعشق کی عنان کب

انحسرتب فرقتسی بدینن نہینن طاقت

رکتی ہی مگر لذت الفتسی زبان کب

روین با می عجمے

غزل

کوئی نہیں ہی اہ مین بخوف آئین

صندل رگڑ کی ماتھی پہ میری لگا

تقوم سال حال ہی صاحب بنا آئین

اب قفلیمان ہی برف م کی جمان

مخض مین جب اشارہ کروں جان

بس ایک ہاتھہ تول کی مہر لگا

خالی ہی گہر و صا کا تشریف آ

در و سرخیف ہی ہاتھونکی یاوسی

پارینہ زائچہ ہی مراجم بدشگون

کہل جائین سب پہ ماہ رخاسر و ہیرا

اغیا جمع ہوں تو کنایہ ہی بس ہی

پاسنگ تیغ نازکا ہوں آزمای

<p>بہو لوں سبق جو عشق کا فوراً بتائیں آپ ہمراہ آئیں ہیں تو نہ باتیں بنائیں آپ صاحبِ اجدانی بھی جھکے سبھائیں آپ خونِ شہیدِ نازسی منہدی لگائیں آپ لاکر نہ اپنی ماس سی جھکے پٹائیں آپ</p>	<p>اُساؤ حسنِ مکتبِ وصلت ہی نچکا راہی میں ہی دوستِ خانہ کی طلب صحبت کے لائق جب بنائیں تو کرم داغِ دلِ قیب کی مستی ہو ہو ٹہٹہ تلوار مارنی کہ کلا کٹکی دو رہو</p>	
	<p>احقر گناہگار ہی حاضر ہی بزم میں نوکِ مرثہ سی سینی پہ برچھی لگائیں آپ</p>	
	<p>رویف التا</p>	
	<p>عزل ۹۲</p>	
<p>مانگتا تیغِ نظر سے ہوں مریمانِ ہملت نیزہ بازی کی اگر دی زنجِ مرگانِ ہملت</p>		<p>ایک شب کی مجھ کی قاتلِ نادانِ ہملت حوصلی جو بنانِ دلِ غم کی نکلیں</p>

جمعہ کی دن کی ہی لطف و بستان مہلت	پہر ہی عشق ہی عشق سبق خوانی عم
تجھی ملنی کی نبین جان غز نخوان مہلت	وہی قصہ وہی ریکسی مضمون فرا
حشر تک کی ہی تجھی ایدل لان مہلت	کب تلک روئیکا فریاد فغان غم تا
دین مری دیو نفس کو جو پہہ پر بیان مہلت	خوب چٹون شب و صلت مین چون ^{از حد}
کف یتاح کو دین خار بیابان مہلت	دشت گلزار ہو اچا ہتی عین کرو
پنجہ شیر سی مانگین جو نیستان مہلت	عذر خواہی قلم و لسی مین کی کرو
بوہو نسی پانگی کیونکر لب جانان مہلت	یہی حیرت و صلت مین میری دلکو
پنجہ غمسی جو پانیکا گریبان مہلت	جیب و دامن کا پتا پوچھنگی اوسو ^{ضمیمہ}
روز محشر جو ملگی تن عریان مہلت	حال ملبوس بن پیش خدا کہدو نگا
خانہ داری ہی کرسی ملک فٹا میں کدم	
اختر زار کو دنی گنبد گردان مہلت	

ردیف التامی ہندی

غزل ۹۳

راتو نکو بجاتی ہی چراغِ سحری لٹ	تاساق تری آئی ہی ای رشکِ پری لٹ
ستوہین اگر دیکھ لی یہ کبک لٹ	بل بھائی وہیں کر و نسچال پہنی لٹ
بنجائی انگوٹھی میں عقیقِ شجری لٹ	پہتا ہو ہراک بال کا حلقی میں سامی لٹ
لنگی ہی جو زخیرئی پیدا گرمی لٹ	پہانسی ہی ملی مختسب تیرہ درو لٹ
عنبر ہی جو تل گا لکا مشک تری لٹ	سینہ ہی طائوس نمط کبک صفت چا لٹ
کیا لوٹ تی ہی سانپ سی ہی ہمسفر لٹ	معدوم ہوا زہری سینہ مرا ایل لٹ
کس طرح سٹھائیگی ان اشکوئی تری لٹ	بان دی جو ہوائی رخِ گلغام تو ہو خشک لٹ
دیتی ہی ہراک مرتبہ ہینہ خوشجری لٹ	اب گال پر کہ گال کو کرچن آئی ام لٹ
مخ حور ہی تن مہر شکم ماہ پری لٹ	لب شہد ذوقن سبب ہن قندچین لٹ

<p>شمسی رخ پر نور اگر ہی قمری لٹ قزاقی سی ہرگز نہیں دنیا میں لٹ</p>	<p>باز و دُسرین ساعد و پاگوش و لب اک ہنگ ہی رخ زیبا تو نری جہل میں</p>	
	<p>اختر ہی گلا کا ٹکی پنس جانیگا شکو دم توڑیگا دیگی گاجو مرغ سحری لٹ</p>	
	<p>رویت اثارِ مثلث</p>	
	<p>عزل ۹۴</p>	
<p>عجبت اکہینچی ہو ہون کی آنجھ کی اوپر جان عجبت پرہیز توڑتا ہی دل ناتوان عجبت پہو نو نکو چن رہا ہی دل نوجوان عجبت معدوم ہو گیا ہی ہیہ و می میان عجبت لاشہ و بادیا تہ سنگ گران</p>	<p>روٹھی ہوئی آج تم ایجان جان بادام چشم یار کی قوت کہاں نصیب بومی فانیہ سو پھیگا گلزار دہرن وہم و گمان دسی تصور کر نیگہم لا غر وہ ہون کہ ڈھونڈو ہینگل سنکر بھی</p>	

<p>عجبت اینڈا ہی باغ دہرین سرورون سید ہانظرٹ خطی ہکھشان عجبت عاشقسی اپنی تی ہین وہ بدگان عجبت جلاونی کیا ہی گلی پر نشان عجبت تعریف کر رہی ہین مئی تہہ وا عجبت گجوارہ بن گیا ہی یہ قلب طپان عجبت</p>	<p>بی بار کیا جھکین کی خمیدہ ہین دا بجز وہی چرخ گردش کون ہی پ بیکار قصہ تی ہین جھگڑا ہی رائد کہتی ہی سخت جانی کہ رگڑانہ کہاؤ مین ہون جو کہ اپنی کو ہون بجا طفل خوشی آینگا آغوش حرصین</p>	
	<p>تا حشر وہ نہ پونچینگلی اوہجائی اور جا کہاتا ہی ٹھوکرین دل اختر بیان عجبت</p>	
	<p>رویفن الجیم</p>	
	<p>غز ۹ نزل</p>	
<p>آج پوشیدہ جو دلین تہا وہ ہوتا ہی عیا</p>	<p>جاتی ہو بھی چوڑکی ایجان آج</p>	

<p>آج اٹھتا ہی مری قلب سی آتش کا دہرا ہلتا ہی مری نالونسی قصر و مکان آج پنچوئی پہل آیا ہی ان کوئی جوان آج ڈھونڈ بانظر آتا نہیں تبت کا نشان آج فق فق نظر آتا ہی مہ نور نشان آج اکدم تو پھر جاؤ تم اسی ہنفسان آج بدلی جو چہر گہٹ کی جنازہ ہی آج اگر دون ہر رخ رسی ہی شعلہ نشان آج کہنچھی نہیں عشاقسی الفت کی کمان آج لذتسی جو مملو نظر آتا ہی بیان آج اختر ہی اوٹھا بزم سی گریج کمان آج</p>	<p>کسکی رنج سوزان نی جلایا ہی تن آ جنبش ہی اک سمت ہو از لزلہ طاری فرش و الفت پہن تک نہیں شیخ کل قصیر و خاقان و شہنشاہ جهان ہی کس مھر بدنی ہی بھجل ہی سرا فلاک فردا ہی قیامت پہ ملاقات ریگی شادی ہی کہ میت کا ہما سامان یا فردا ہی قیامت کی نظر آتی بدین مان خود ہم کی بیج ہو گی گوشی میں چہی کیا دانقہ قند دہن ہمیں ملا ہی پہر بہرہ حسین طالعونسی ہوئی نشاوان</p>
---	---

روایت جیم پرسی

غزل

پوشیدگی میں اور یہی تھی عیاں کبینچ
 اتنا قد و بالا کو نہ امی سرور وان کبینچ
 عشوہ کجمانہ کجمان ایجان کجمان کبینچ
 موی قلم عشق سنی اعضا می تیان کبینچ
 ہون یار کی یاد آئی تو انداز کجمان کبینچ
 ظاہر کی کشش ترک کر اور دلوں کو نہیا کبینچ
 ہشیار ہو باہو نکو تہ سنگ گران کبینچ
 برباد کر گیا مجھی امی ہمنفسان کبینچ
 دست طلب حص کو بس نہ نان کبینچ

اتنی نہ کرو مجھسی تم ایجان جہان کبینچ
 قامت تو قیامت ہی قدم عرشین کبینچ
 وہ اور زمانہ تھا تکبر کا مگر اب
 پر کارِ تصویر سی کمر یار کی تو ڈھونڈہ
 پلگوں کی تصویر میں لگا تیر جگر
 بدنام نہو غیر و غین باطنین سمجھ لی
 پتھر کی ملی دبی ہیں نہ چوکی بہت جا
 ہر مرتبہ بہت جاتی ہیں پہلوسی میری
 دنیا ہی دوروزہ نہیں پانڈ گئی ز

<p>پہزاد کی مانند مرانا م علم ہو پہر شاہد مضمونسی صفائی رہی جا</p>	<p>زورِ قلم عشقسی قامت کا نشان کہینچ تصویرِ جمال و رخِ معشوق بیان کہینچ</p>
	<p>ریتی میں چمکتا ہی وہ ذریکی طرحی اتنا دلِ اختر کونہ اسی ماہِ جهان کہینچ</p>
	<p>رویتِ احسا حطلی</p>
	<p>غزل</p>
<p>آئینہ رو و دکھا و جہا نکو جمالِ صبح ایسا نہو کہ مرغِ سحر دی ندائی ہجر سینہ ہی داغِ حزنسی گلزارِ سحر ابرو صاف یا وہوسی روز ہو گیا پنڈا و رگنی صدائی ان چہر کی شکل</p>	<p>زلفیں اوٹھا و شبکو ہونظا ہر ماں صبح رہتا شبِصال میں ہی پل صبح طاؤسِ زر کی شکل نمایاں ہیں با صبح نظا ہر ہی ہ تو میں ہی مہلکو جمالِ صبح بر باد کر رہا ہی سرِ شب خیالِ صبح</p>

<p>فرمانی بانسی کچھ کچھ تو حالِ صبح کیونکر بیان گا ملال و کلالِ صبح گردن پر مرغ کی ہی سارا وبالِ صبح آئی الہی ہڈ پر خندہ خالِ صبح سورج بھی لال ہو کی ہو ابھی لالِ صبح ابرو صاف چہ ہی یا بلالِ صبح</p>	<p>ہر شب وہ چہڑ کر تی ہیں پہلو میں بٹکر کیا خونہ جو قصہ ہجر کی نکا و اکرو گہڑیاں فی ہلا و یاد لپاسان اٹھا شب بہر تو نامہ بر کی تصور میں غم یا تسبیح طائر و نکی گجر کی صدا غنص زلفین جو شب بدین حال بدین تاریخ</p>	
	<p>شونخِ رُخ فی قتل کیا اخترِ صلیح ہاتا نہیں ہی لگو جدال و قتالِ صبح</p>	
	<p>رویت احنا</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>یا وہم ہی یا میں کہوں تارِ نظر ایشو</p>	<p>بالوسی ہیں یا ریک تہی می کمر ایشو</p>	

اگی تر می نکت کی نہیں گزند ایشوخ	رخسار طلائی یہ ہیں سب سیم بدن فخش
کیونکر سر تعویذ و ہوان دی گز ایشوخ	گھٹتے لب خاموش کا ہون اُف نہیں ہی
مارا اس بدن ار پتیر و تبر ایشوخ	گہنہ تنظر اور کبھی برو کا اشارہ
ملجائی اندہ ہیرین تو مچکو اگر ایشوخ	اس طرح دبوچوں کہ بدن لال ہو با لکل
معلوم ہوا تو تو ہی اک مُفت ایشوخ	دل میرا چر الیکیا شوخی سہی صدق سہ
تلوار جو ٹولی وہین پہ کیوں سپر ایشوخ	سینہ سر ابرو پیدہ ہر ونگا دم پیکا
کہد نیگی تجھی ہم شجر بی ثرا ایشوخ	بوسہ ندیا گروہین بدن نام کر نیگی
کس طرح حسنی کی شب غمکی سحر ایشوخ	نوبت نہ بھی سو گئی گہڑیالی دن گم
صورت نہ کہا نہیں ہی خوف ری ایشوخ	پنج جاہلی جان سامنی آئیگا اگر تو
سینی میں وزن ہون ہی وہی شر ایشوخ	اُف اُف میں جلا شعلہ رخا تیزی غمسی
رخسار و لب صاف ہیں رشک ایشوخ	کس طرح حسنی اختر نہ کہی چھکو مہ آسا

رویف الدال

غزل ۹۹

بس اب نکرنا ہماری برابر سی صیتا یہہ دامدار بہی دشمن ہیں جان بلبلی میں بن وہ بلبلی خوش لہجہ عاشق گل جو لونگانام خدا داخل چمن ہونگا اٹ ہی ونگا میں دام سیاہ زلف وہ نخل بند جھتی ہی میرا رزق رسا یہہ بخت بد کا ہی وہ کہ شاخ تک تو گیا شکار ہو گیا اگر وز باز غم کا ضرور گلوں کی یاد میں چنیا کیا ہونیں شب	بنی ہیں تیر محبت سی ہم پر سی صیتا جو سید ہی اہو نہیں کرنی لگی کرجی صیتا قفص کی تلیو نیسی ہوگی برتری صیتا ملیگا روغنِ قازِ مسافر سی صیتا مری بہی کی تلی آئیگا کہی صیتا خدا کر می نہ بھی تیر ملتجی صیتا جھا جو نہ تو ڈالی وہین گری صیتا نہ باز آ کہی رکھتا ہوں میں ہی صیتا بچی نہ شور و فغانسی کوئی گل صیتا
--	---

<p>یہ فصل گل میں مہجی آئی پہنسی صیاد ہماری جانکو گلرو ہوئی سہی صیاد</p>	<p>خزانگی یاد میں ویا کیا ہوں تونکو جہلی نہ آنجھہ کہنج قفس نصیب ہوا</p>	
	<p>بھوکہ نذر کر اختر کی قدر دان ہی ہ بہار میں تو نہ نوچی کلی کلی صیاد</p>	
	<p>رویت الدال ہندی</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>مہکو ہی نہ تونسی رخ حور پر گہنڈ موسیٰ اگر چہ کرتی سرِ طور پر گہنڈ بیجا ہی مہکو اوس بت مغرور پر گہنڈ پروانی کر نہ شمع کی تابور پر گہنڈ مطرب پسر کو بر بط وطنور پر گہنڈ</p>	<p>تکو ہی حسن صورت پر نور پر گہنڈ جلوہ کہی نہ دیکھتی آنجھونسی یا بار خدانہ پوچی گا عاشق کو وہ اوس سی زیادہ زخم دل عاشقان مہکو خور و ر بندش مضمون سپر پیا</p>	

اک دن فیا بینِ حینِ باقی کو ہی بقا	کر لی ملکِ فلکِ دینِ صُورِ گھنٹ
نزدیکِ بُعدِ ایکِ سامِ معلومِ ہو گیا	گر پاسِ کسیِ نیگاںِ دلِ دورِ پر گھنٹ
پہبتیِ بجایِ ہی یادِ کمرِ سیِ ضعیفِ ہون	لاغر وہ ہوں کونِ دینِ مورِ پر گھنٹ
جب نہ چہرہِ پہچونِ گونِ ابھی کھانجیِ دون	موسیٰ نہ کر سکیِ رخِ مستورِ پر گھنٹ
ہاگا ہی عشقِ حُسنِ حسِنانسیِ دور	نادانِ نہ چاہتیِ دلِ مفروزِ پر گھنٹ
اختر ہوں باہِ پارِ زمینِ شو ہوں بہت	بھگو بجایِ ہی عارضِ پُر نورِ پر گھنٹ
	خالق ہی اسکا اور کوئی تیرا قابو کیا
	اختر کبھی نہ کر دلِ معذورِ پر گھنٹ
	روین الذال
	غافل
خشکیِ دلِ ہوشیِ ہی پیمہِ چشمِ تر لذیذ	عشقِ دینِ سنیٰ نہ ہو موسیٰ کمرِ لذت

پانی بہر آتا ہی ہن آرزو میں روز
 چلتا ہی فو و ربانڈہ لی پشتار گنا
 شیرین ہن کئی و میں چسکی ہن ^{بہتر}
 اغیار میں وہ ذکر ہمارا بہی کرتی ہی
 لب اور دہنسی اونکی میں کس طرح ^{بہتر}
 میں جانتا ریلی زلف سیاہ ہون
 دیکھا جسی و حنظل فرقت نظر پڑا
 پیشانی پر ہی مہر کی لذت ذوق ہی
 شہد مرثہ سی چشم مجتبت چپک گئی
 کشتہ ہون مست عطر فشا کا جوہر
 ہر سو صدائی عیش و طرب منتہی

کجا ہی غنای اسی حرص ہی ہو گزرتی
 نان ہو او حرص ہی ہی ہمسفر لذت
 دنیا میں کجا ہی خلق ہو نیش کر لذت
 قاصدنی آج وی ہی ہمہ ہکو خبر لذت
 نعمت و نیوی میں ہی قند و شکر لذت
 مجنون کی رگ کی مہطی ہی نشتر لذت
 چکھانہ باغ و بہر میں کئی شکر لذت
 شیرینی ہن ہی ہی شک قمر لذت
 کیونکر نہو مجھی سر تیر و تیر لذت
 مرتد پہ میر کچی نہو بوتی اگر لذت
 اختر تری زمیسی ہن یوار و لذت

رویت الراء

غزل ۱۰۲

گمان ہی نو کا روی ہر تیز بین
 فرشتی قبر میں لعنت کی سیل سید پر
 چمن میں رشک ہی ہر سو کو ایسی
 یقین نیکی کا نرس کو نہوگا چشم بدین
 ترا جھکا کر یگا طعن مہر و عقد پرین
 مجھی ہی آہوی ناز کا ڈہوگا شیر قاپ
 پڑھو نگی نخلت الابصار اس چشم پر
 کچل ڈالو زما نیکو جو بیہو خانہ زین
 زمانہ آفرین کر تا ہی مرد و حاجت بین

نزاکت ختم ہی لگی تری خسار نگین پر
 جو منکر ہی مامت کا خدا نارا ضو سنی
 قد و بالائی گل ہی گیا سجا گلستا
 نہ صیادوسی ہونگی مطمئن آہو نگہ ہرگز
 شعاع گوش چشم مہر کو اند با بنائینگی
 بنائی گیسوی شبتاب اوسی فرخچل پر
 تڑپ ہی برقی نظر و کا عالم مثل شعلہ
 چلو گر چال تو کبک ہی تھی کرین
 کرسی وہ کام کیوں جافل جس ہی پوچھا

<p>فنا ہو جاوگی ای مشرک و ایک نفرین تفاخر ہی مجھی سب ہتھنوں میں لفظ حسین پر نظارت تک نہیں باقی چھین روئی نہیں بنات ایجان تصدی ہی تھی لہا ہی شیرین</p>	<p>نبی کی سامنی تاقی تو نکو سجدی کرتی ہو نہ طالب کا ہون خواہش دولت ہی نہ حصار و ہی جانان کی جو یاد آئی گلستا بنات آئی بانہ پر مونہہ ہی جب کلامی</p>
<p>نکر تار کی مرقدا کا غم دنیا میں ای اختر قمر کی طرح روشن ہوگا مطلع روئی بالین</p>	
<p>غزل ۱۰۳</p>	
<p>انکان صبح ہو نیکا نہ ہرگز کالی آ تو نہ عیان ہو گا فریب حسن عیار و نکی کہا تو یقین دلی فاقہ کا ہوا ہن مہکوسا تو دل عشاق مستی ہیں اگر پر یونگی تو نہ</p>	<p>یہ دوسا ہوگا کس عاقل کو شہ نہ دانکی تو نہ نہ وہ ہوگا وہیہ بازی ہر چکی ہی عشق کا عم غصہ الم ہم رنج دوری ہجر محبوب یہ شاعر ہی لکھی بادام چشم یار کی</p>

<p>حسابِ خلعتِ صد پارچہ پیاری لائیں تصدق ہی لجانِ جگر خونِ نیک ہوا ہی حکمِ قتلِ عامِ اس جانب کی آتوں پر نہ کیجی طعن ای نیزہ فگن ان آتی جاؤ غضب ہی دنگو ڈانکا پڑ گیا شبلی برائوں پر کر و تم افترا دل کھو لکر نپٹی باتوں پر ہنساکرتی ہونا حق ہجر میں آنسو گراؤ</p>	<p>ہراکِ مرغِ بدنِ طبعِ شالی ہی ملائیں لون میں و نسبی بندہ بیدام ہوں سب قدر و نیک ارسی ہی آئی الو ہوشیار اب وقتِ رخصت ہی پلک کی تیز یونکی پکھنی کو جمع لشکر ہی جو ابرو کی دسانہ رخ پرتا بچکی اچک کی ہی لنگی بوسہ لبہا نہی ناک ہماری دیدہ گریانیسی پونچھو خندہ لکو</p>
--	---

رُکھائیںسی بہت ڈرتا ہی نکو اسکی عادت ہی

نکرنا طعن ای خج رشید روا خسر کی باتوں پر

روین الرایندی

غزل

دیتی ہی میرجا نکو اسبج و الم آڑ
 دیتی ہی ل و جا نکو اسبج و الم آڑ
 تن چھتا ہی مرتبہ کرتی ہین قلم آڑ
 کرنی لگا افواجکی میدا نہیں علم آڑ
 اتنا ہی سی حقین کسی لطف و کرم آڑ
 حقین مہی حضرت ہو جاتی ہی سلم آڑ
 اسی وہ نشین نامسی کس تا ہی قلم آڑ
 روئکی چھپانکی لپی ہی یہ شکم آڑ
 مجھسی تو خدا کی لپی اب کھن کرم آڑ
 ہوتی ہی نہا نہیں سبب چاہ و چشم آڑ
 ہر مرد کی میدا نہیں ہی دو جلم آڑ

شبنم کی ڈوٹہ سنی کر مجھسی صنم آڑ
 اتنی کشش دلسی کجا نیسی ہون تنگ
 مل مل کی میں ہا ہون کو چھتا ہون
 کیونکر نہ ہی لشکر شاہنشاہت
 نظر اسی زمین غیر نکل جاؤن ہانسی
 رو پوشی کیا کر نہ دم رقص سکرو
 کیا عفت و عصمت سی مشہور جہا
 اللہ فی پردہ یہ فقیر و نکا بنایا
 بد نام ہو اجاتا ہون اغیار میں ایجا
 جو پردہ نشین ہوتی تا ہی راوسکی ہی ہتی
 گو ہون سپر ہا ہہ میں تلوار ہی کافی

بدنکلی ہی بدخلق ہی بدروہی نہایت
 اختر تری صورتی کرنی لگی ہم آڑ

روین الزا

غزل

مدت ہوئی آتی نہیں جانِ جانِ تیز قصہ شبِ الم کا کیگی بیانِ تیز سیکھ گیا مجھسی زردلِ ازداں تیز کیونکر رسیگی قلب کی اندر نہان تیز دلِ نی دبار کبھی تہ کوہِ گران تیز اب چاہی ہزار میں ہونے عیان تیز تیز ہوگی امیرِ جانِ اب گران تیز	سجھلاتا روز ہون تہیں امیرِ جان تیز انشاء اللہ روزِ وصالِ سرور تیز عشقِ پرہیز ثابت و قائم رہیگا تیز ظاہر ہوگی گا حالِ دلِ زار و ناتوا تیز اغیارسی مقابلہ و حشت کا منا تیز بلبس کی طرح پر دین کب تک چہا تیز خود ذائقہ او ہواؤگی آئینگا جب تیز
---	---

<p>اکھستی معرفت کی ہوئی باو بائیں دیتی ہی حق و باطل و کان نشان دیتی ہی و زخشب نوک سنان گہرین مری تواج ہوئی مہمان</p>	<p>امواج وحدتِ یم حق پار گرچین اللہ کو ہی سمہار سول خد اکو ہی باقاعدہ ہی پلچو نسی قاتل کی میرا ناداری تلک ہی کہ مین بد تیرا</p>	
	<p>خالی نہ جائی کوئی کسی سی نہیں گلہ اختر تہاری عشق کی ہی رتبہ دان</p>	
	<p>ر د ی م ن ا س ن</p>	
	<p>غ ن ل</p>	
<p>میری شہسپہن دامدار کی پاس تسو جا بیٹھو گی گھنار کی پاس میری مٹی مری گہار کی پاس</p>	<p>کسطح اڑکی پنچون یار کی پاس ابلیس دل ہی میرا استاد بعد مرون بجنہ پہنچے</p>	

و لکا آئینہ ہی غبار کی پاس	وہ نگدہ رہیں مجھ کو حیرت ہی
دل تو ہی حسنِ نادر کی پاس	عشق کیونکر جتاؤں ہوں مجبور
جامِ جم ہی رنجِ حُسنِ نادر کی پاس	سیرِ عالم نصیبِ مستان ہی
مُشتِ اعضا ہیں شہسوار کی پاس	خاک اڑا لگیں گے رکا کی ساتھ
ہی خزان ہی کہتری بہار کی پاس	بیٹھا جاتا ہی دل تہِ گلزار
غزلین ہوں جمعِ راز دار کی پاس	چرچاہو دور دورِ شعر و نکا
پھر پھر پھرتا ہی دل شکار کی پاس	دور سی مجھ کو بھی کہی وہ صید
بیقراری ہی ہی قرار کی پاس	یوں ہی تو ام ہی گردشِ گردون
دل ہی دلدار کی قرین اختر	
سینہ طاؤسِ زرنکار کی پاس	
روینِ اشین	

غزل

بتلاوی می مرچشم سدی لکو مقام عیش

هی نصف جشن هر حسینان کلام عیش

بدلاهی آن رنج و الم تسمی ام عیش

گردش مین آئی با رخد آج جام عیش

هوکرنه مار قبریه ای خمی شخرام عیش

ابرویی با رُزخه بین گویا حُسام عیش

گهر مدین رخی نهو هر دم قیام عیش

چهرتری به دلکی آرتی بین دم حُمام عیش

قاصد مرطی فسی او نهین کسه سلام عیش

مونه مین کجیمت حُسن کی هوگی بجام عیش

قاصد ز بانسی تو می سناوی پیام عیش

دیوان میرا بزم جمیبان بهی

جلسی ده او نه گئی هین به صحت ^{خواب} ^{هوگی}

قلقل کاشورقم مینا صدای چنگ

هم بهی شریک جلسه انبای دهر ^{تسج}

سینه سپر نیاینگی هم بزم خاصین

مسکن بهشت خلدی لان خوج دیو ^{جو}

شو قنی شپه تخم بی او رجه عاشقی

بلجایین جب بهنستی هوئی بزم حُسن

جشن خوشی مین کیون نهوشه کام عشق ^{ریز}

بزمِ طرب ہی خندہ مینا ہی شورۂ جنگ
کیون ہو سرورِ بخش زمانہ نہ نامِ عیش

چلتا ہی تو ہی کوئی پر سین برائی دید

آختر ہی مہ جینونسی لبریزیا م عیش

رویتِ الصاد

غزل

جانِ عالم کو ہی منظور تہارا اخلاص

جس قدر ربط بڑھاؤ گی محبت ہو گی

نجمِ تقدیر شعاعِ رخ روشن ہو گی

جان لی لیتا ہی تو وصل کی شہدائیا

ایکبارہ جو ملا ذائقہ ہو لانا کہی

اوجِ خلوت پہ نظر کہتی ہیں بی ہر جا

وقتِ خلوت تہین ہلانا ہی ہمارا خلاص

جان و لہسی ہوا عاشق کو گوارا خلاص

فلکِ حسن پہ سی عشق کاتار ا خلاص

بی اہل تیغ ادانی مجھی مارا خلاص

خوش نصیبو نکلی زبان وہی را خلاص

طاقِ افلاک سی مروں نی اتارا خلاص

<p>دستی استسہ ہی نسا نکا سارا اخلاص کر چکا تا فلک صاف گزار اخلاص کم نکر نابت سفاک خدا را اخلاص ملک دل پر ہی کر گیا جوا جارا اخلاص دہر میں چکی ہیں سحر و دارا اخلاص</p>	<p>حسرت انہی چلایا دہرین اٹھی برین تا کجا پہنچیکا انداز محبت ایدل تیری مذہب میں ن کشتی ہی ہی جلا کسرت مرعہ عشق چپاؤنگا کیا ہوا شاہ او دہ نی جو کجی پیار کیا</p>	
	<p>مانتی ہیں صف عشاق میں اغیار جہاں اختر زار کڑمی تم ہو کر ارا اخلاص</p>	
	<p>روین اضاد</p>	
	<p>معجز</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>غرض اگر رہی ہی صف عشاق پر احسان</p>	<p>بجھی تسی ہی زما نین میں جان غرض</p>	

ملوی پہلاؤن منی ماتہ کو پچان عرض	لی ہی چلتا در دولت کہ رسائی ہو جائی
جلسا زونکی مانین ہی ایمان عرض	مذنب مکر و خاپشہ فریب لکلم
اہل مطلب کی جہانین ہی دل اور جان عرض	بی سبب کوئی کسی شکی نہیں دم بہرتا
چھوڑتی ہی نہیں معشو تو نکا دامان عرض	پاؤنیں خاق قدم کی لپٹی ہی روز
انکر گیا پس دن کوئی سجان عرض	دل تصدق اولکی روش اُلفت
مونہ پہر اچھی نہ تو میر کہا مان عرض	پالا اچھی ہی پڑیگا شب تنہا منین
کہہ نہیں سکتا ہی بہر ایکسی انسان عرض	دل ملجس ایسی ہی بیان آ
کر چکا جشن کا تیار میں سا مان عرض	تیری اجلاس کی بس دیر ہی شاک
توڑتی پہر تی ہی ق کی سجان عرض	قول اقرار ہی تی ہیں حسینان جان
روز پڑھو اتے ہر خسار و نکا قرآن عرض	عارض صاف دیدن کا ہی نظارہ حاصل
کر رہی ہی اہل اختر کو پریشان عرض	جسوسی دانی منج و کا کل شہزنگ ہوا

رویت اظہار

غنازل

آگاہ زمانہ ہی پل پل میں پڑھا رہا

گستاخیوں سے ملنی کا ہر روز کیا رہا

بدخلق کا ظاہر ہی ہوتا ہی رہا

مجھ سے بہی با اسی بت سیفاں ذرا رہا

ہو جائیگا ان باتوں سے کچھ اور سو رہا

کرتا نہیں بی سمت کبھی قبلہ نما رہا

اسی بت کبھی مجھ سے ہی تو کر رہا خدا

پڑیسی کیگانہ کبھی مرغِ ہنس رہا

مجھ سے ہی کہی گئی خضر راہ من رہا

چند سی نہایت ہی مجھی اونسی ہوا رہا

ہر چند وہ بیزار ہی پر مینی شب رہا

خوش نامی ہی نیامین تو اضع ہی رہا

عاشق کا ہی شد ہی نفرت آنکری

خدمت کو حاضر ہوں یا نہ کو رہا

تم کا ہر باکاہ ہی میرا تن لا رہا

اغیار ہمیشہ در دولت کی مگین رہا

مجھ سے بھی خیالِ رخ روشن چھٹی رہا

پہر سبزہ خط آپکا ہو لون چمن رہا

<p>کیا خلق ہی کیا خُسن ہی کیا وضع ہی کیا ^{بط} کرتی ہی کمرسی جو تری لہفِ سَا ^{بط}</p>	<p>ہو منتخب و چیدہ اجابِ زمانہ سہلا نیگی بل اپنا سا کیا موتی میا ^{نکو}</p>	
	<p>کب پنچہ وحشت سی گریا نکا پتا ہی اخترسی کریگا نہ کہی بندِ قبا ربط</p>	
	<p>روینا لٹا</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>دیتا ہی رنج مہکو نہایت ^{بحاظ} دیتا ہی میری جانکو رنج و تعب ^{بحاظ} کہو جائیگا وصال میں ^{بحاظ} صاحبِ غضب ہوا جو کیا ایک ^{بحاظ} سہلا رہا ہی وصل کی شب میں ^{بحاظ}</p>	<p>کرتی ہو کسلسنی میرجان بی سبب ^{بحاظ} اتنی کشیدگی سی مہی غم دو چند ہی ڈھونڈ با کرونگا شمعِ محبت سی ^{بحاظ} تم آشنائی شرم ہو میداک ^{بحاظ} گستاخانِ مناسب حال ^{بحاظ}</p>	

<p>فرمائی کیا تھا رقیبِ نفسی کب رجا اونکی مزا جمین تو ہی ایدل غضبِ کھاظ بد لطف کہ رہا ہی ہیہ عیش و طربِ کھاظ آئینہ سی کر گانہ شہرِ حلبِ کھاظ اکوئی طلبی کرتا ہی بہرِ مطبِ کھاظ اکرتی ہو اپنی یار سی وقتِ طلبِ کھاظ</p>	<p>نصیب مجھسی یہ شرم و خوف و حیا واہ کجا مطلبِ اربوینگی کس طرحِ ضلین آؤ گلی مین باہین ہون اور گال پر پو گال حیران ہون مجھسی جہتی ہیں کیوں سقا احوالِ پرسی سے مری مگین ہی شہر کیوں ہمراہِ غیر را تو نکو پرتی ہو کو بکو</p>	
	<p>ایسی حیا و شرم تو دیکھی نہیں کہین احترامِ کب کب کبھی ہی اور عجب رجا</p>	
	<p>روین العین</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>اور ہنی بان لیل سا نین و ہن کی شمع</p>	<p>فانوسِ تنین قلب کو کہی بدنگی شمع</p>	

لو دیتا ہی ہر ایک گلِ تر جو رنگی	ہر سرو پر یقین ہوا ہی چمکی شمع
اندھیر ہی بھون کو بھی نہ چشمِ دل	پانی ہی ہم عشق میں نہ روحِ تنکا شمع
تویر حالِ خوبِ ظاہر ہی عجب	مردیکا جسمِ نیو نسی ہو کھنکی شمع
قندیلِ نور کہتی کہ فانوسِ پُر ضیا	جسمِ حضور صاف ہوا پیرنکی شمع
روشن کہہ و قندیل تو صحر اہو مثلِ روز	شاخِ سر گوز نکو کہتی ہر نکلی شمع
بجلی کا کام لیلِ سیاہ میں نہ وہی	شمشیرِ دستِ صاف نبی تغیر نکلی شمع
اللہ نے انہیں ہی چراغانِ شبی	جگنو ہو ہی ہیں را تو نکو زاغ و غنکی
ہو نہ ہو نکو برگِ گلِ سب سے تشبیہ و	چہرہ نکو کہتی لفظوں میں مشکِ خنکی شمع
روشن ہو بوستانِ جہانِ موم ہوں شجر	دلین ہی آج ڈہالنی سرو سمنکی شمع
ہر ہر کلائی بو ہی چراغِ فراو کی	زانو پہ عکس دیتی ہی دوڑ فنگلی شمع
را تو نکو و انہما ہی بد نکو جلائیگی	اختر کہتی ہی گچی گی نہ رنج و محن کی شمع

رویت الغین

غزل ۱۱۳

بارانِ ستم برساہی ساونکی چھٹی تیغ

ابرو کی پڑھی جانپہ عاشق کی گڑھی تیغ

ہمتی نہیں اوسجاہی جانانکی اڑھی تیغ

بوسیلی عوض قاتل عالم نی جڑھی تیغ

جب قبضہ فولاد میں قاتل نی جڑھی تیغ

رکتی نہیں سفاک کی اب ایک گڑھی تیغ

ہمراہ شہید آہ زمین میں بہی گڑھی تیغ

وہ پاس ہی ابرو کی بڑھ بڑھ کی گڑھی تیغ

قبضہ تو بہت چھوٹا ہی لاکڑی بڑھی تیغ

ہنسنی لگا ہر زخم بد نیر جو پڑھی تیغ

اب نہ رہو مج سے لہو جاری ہی نرا

تا نکا نہیں اس زخم کا جراح الگ ہو

رحمت کی عوض غصہ محبت کی عوض غنچ

جان تنسی وان ہو گئی سہا تہہ پہ آیا

پل پل میں ہر چورنگ کیا کرتا ہی دلو

مظلومی کی دیوگی گواہی پس رو

کیا نیم نگہ سے دل مردم کئی ٹکڑی

اونکی دہن تنگ میں دشنام پہ

<p>جست چو تنگی گر جای او دہانمی پڑی تیغ سہری ہین گروار تو تو سکی لڑی تیغ</p>	<p>مضمون ج جاتا رہی بندش نہی ڈھونڈ پلکین ہین ج نیز می پسندہ کمان ہون</p>
	<p>جسچا پتھرتن عیرسم ہین چہی تہی کلاب ید اختر کی وین جا کی پڑی تیغ</p>
	<p>ردیف الفنا</p>
	<p>غزل ۱۱۴</p>
<p>د کہا می پہ مچھی اندھ پار ہی ساری نا چہنال چشم جہان ہین ہی اور کنواری نا دہکتی جوشش انفسی تہی ہاری نا جو دیکھہ پامی کسی دن تر ساری نا جو چشم قاتل عالم ہی تو جواری نا</p>	<p>زبانسی چاٹ لون میں کھولک تہاری نا سُریں عارض و پا دست گرد و جوج کبھی جو پیٹ پہ رکھا تہا مننی دست کم پہنسی تو نبی کی چومی لہٹی دست تا مچھی ہی ہار دیا خون بہا یا مہندی</p>

<p>ف کہ قد تو بوٹہ ساہی اور او سپہ بہاری کہینگی آجسی ایجان تر می شکا ف جو عطرِ فتنہ سی اور شوخِ نسی سنواری ف جو کلکین تیرو نکلی بہا لیں تیرے تو کھاری ف جگر کو دینی لگی شوقِ زخمِ کاری ف ہی آبلہ مری لکاتہاری ساری</p>	<p>نزاکتِ کمرِ خوش سی بار کیا اٹھی اسیرِ چاہِ ذوقِ کو کوئین میں بندیا وہن پہ ہو گیا مجموعہ جہان برہم سر وہیاں ہیں جوین دانتِ شکِ رو پھنسی تھی دمِ محبت میں چٹ پھلایا وہیں کا بوسہ بھی ڈوٹوٹ جاکھن زخم</p>	
	<p>ہزار بار کر می مس وہ عینِ رغبت سی ف اجی چہا نا نہ اختر سی اپنی ساری</p>	
	<p>رویف القاف</p>	
	<p>غزل ۱۵</p>	
<p>شوق کیوں خلط کہتا ہوں میں یہ کسا ہی سارا</p>	<p>شوق سب پہ فائق ہی میری جان تہا سارا</p>	

دست خوانیدہ ہوئی غیر خجالت بہت
 تلو کو بھی چاہتی ہر دم نظر لطف وصال
 شیر تک صدمہ و آزار نہیں پہنچاتا
 کچھ بھی فری دای قیامت کار ہا خونِ خط
 جز محبت نہیں کچھ اور جو دہی نہ تھی
 پوچھتا ہی کوئی مجھ کو کہ ہمراہ ہی کو
 خونہا اسکا کسی دگی نہیں دعویدار
 فلکِ حسن کیونکر نہ دماغِ دل ہو
 پہنچاتا پائی سمند و سہم شبدیز سوا
 نامِ نامی ہی مطلوب کا طالب ہی
 تلو کو بھی قدرِ دلِ ماخِصہ لازم ہی ضرور

زخمِ کاری سچ قاتلِ نینوارِ عاشق
 ڈھونڈتا ہی اسی الفت کا سہارا عاشق
 سکو ہوتا ہی ل و جانسی سارا عاشق
 نیجان کر چکی تھی جانسی مارا عاشق
 کر سکی گانہ کبھی لطف و مدارِ عاشق
 شرم سی کہتی ہیں یہی ہم سہارا عاشق
 پس گیا دستِ حنائی بہ تہا را عاشق
 غیر سب زیبِ بدن آنکھوں کا تارا عاشق
 خاکِ مرقدنی پس مرگ و بہارا عاشق
 خوش جہان میں ہو تم صدق اور تارا عاشق
 اختر زار بنا اب ہی تہا را عاشق

ردیف الکاف

غزل ۱۱۶

مری چشم تننا جامی صحرا میں آہو تک

آہی سر مرا جا پہنچی اب انومی مہرو تک

شب زلف سیاہ یار میں دیکھا نہ جگنو تک

ابھی تک اس بان نیک نکل نہیں تو تک

چمن میں کوئی پنچادی مجھی گلچن جا لو تک

اثر ہرگز نہیں کرتا ہستی دل پہ جادو تک

سمایا لائی رنج و ہجر میں بجان انو تک

وہ پہنذا حلق میں ہی نہیں سکتا آہو تک

خیا لو نہیں ہوونکی نشیمن تو ہی میں کچھو تک

مجھنی باوصبا پنچادی کوئی با رگرو تک

دعا خستہ تن مقتول کی مقبول ہو یا رب

ہنیں ہی دست و پا کا ہون حیرت ہی اندھیر

اثر کس صحبت بہت کا ہی لیان دی گئی

پتا او سکی نزلت کا بتا دوں چھو کی پتی کو

ترجی چشم سید دیکھی ہی حبیبی ہی پی سکر

نکال اب اس دل ناشاد کو دم نہ ہو ہوا بیا

ہنسی آتی ہی گری تک تو نالہ بنی جانی

گمان زلف میں کالونسی شب کیلستا سے

<p>تباہیِ اطلس ز گمین پد کھلایا نہ اُتو تیک جو ہوا فاختہ سر سہی لفظ کو کو تیک</p>	<p>ز بس سادہ کلا ہنسی تجھی اُلفت ہیِ ناصر یہہ کسکی قامت ز رفتارنی پامال کر ڈالا</p>	
	<p>تمتارا ہیر موگی تو لاند بان موگی پہنچ جاو گی تم ہی آج اختر روی ہر تیک</p>	
	<p>ردیف کاو فارسی</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>دیکھتا خون دلیں چشک شہاب رنگ دیوئی بان موج اداسی اب رنگ لیگا مصوٰر و نسہا را حساب رنگ عارض سی تیر شیشی میں دوسری اب رنگ دیکھی تمہاری گال تو ہو اب رنگ</p>	<p>کیونکر جیسا دل پہ ہماری گلاب رنگ غرقِ ہم محبتِ معشوق کر سوال ہو ٹھونکی سُرخ گالوں کا نور آنکھ کا سو دکھلا جو رخ تو زرد رہی در آفتاب شیشہ بہر گلاب کا یا نور کی گلاس</p>	

<p>الوان مختلف بیو کا میاب رنگ ہر مرتبہ بہ کرتا ہی مجھسی خطاب رنگ مانی تری قلم میں بہت ہی خراب رنگ صاحب بنائیں لاکھ اگر شیخ و شاہ رنگ کیونکر نہو وہ یار مر اما ہتاب رنگ احقر تہا ریا ر بہی ہی آفتاب رنگ</p>	<p>سبزہ رخا شمال تری شہرین بن کیون کس طرح کا ہوں نہیں ثانی کو بیبا آرومی یار دیکہہ کہ قدرت خدا کی ہی ہرگز مقابلہ نہ کریں روحی صیاف کا میل ہیں ستاری رخ صاف چہرے زہرہ جبین ماہ رخ و مہر منزلت</p>	
	<p>ای ماہِ فاطمہ مجھی اخیست برنا ضرؤ جھکوبہی شہوڑاوسی شہر گردون جناب رنگ</p>	
	<p>رویف الللام</p>	
	<p>غزل ۱۱۸</p>	
<p>ابتوجھی دلپہ ہی شوخی رنگ و صا</p>	<p>چشم متناتری دیدسی ہی چا</p>	

حضرت آدم ہی کا رہتا ہی سو حال
 رفیقین میں مشکِ خندانست ہرین
 سونگھا ہر اک پہول کو آئی نہ بویِ فا
 یار جو ہی شہسوار قدر ہی جان بازو کی
 ہی یہ عقیق میں ہوئی مرا جزو تن
 بالی کا کائنا لگا گونج سی لب چہند گیا
 انکھڑیاں بادام ہیں جسکی وجام میں
 آج تو پلٹا سی ہونٹہ ادہر لاسی
 روکتا ہی پاسبان جان ہی گریہ کھان
 سایہ پر یکا نہو جن کا ہونوی گذر
 دل تلک او سپنار بگجا ہی کھاشہر یا

چو وہ ہون تاریخ بعد چاند کو ہی ہی
 دیکھی رنگ چمن چہرہ ہوا لال ل
 سم نہ ہوا منکشف کونسا تہا یہ خیال
 گہوڑی کڈاتی میں سب چہرے ہی ہی
 مونہہ میں می دیکھی پانکا اپنی او گال
 ماہسی دل تڑپی ہی کھینچ لوز لفظ کجا
 ہاتھ ہی گلندستہ میں چہرہ ہی ہر کمال
 گال پہ رکھیدی مہر جہان اپنا گال
 ناف کی مانند یار گہر سی عاشق کو
 کہو لانا کہ کوٹھی چٹھٹی وقت اپنی
 سلطنت و جہان عشقین ہی کون

وصل مہ چار دہ عاشقی کا ہی نال
 آہ کئی جاتی ہیں زندگی کی ماہ و سال
 بانجی گنہگار ہی عشق میں یہ بال بال
 شاہ سی با با فقیر کرتا ہی اتنا سوا ل
 رستم دستان ہی ہی عشق میں اک پیرو ز ل
 بد تو کرورون ہی ہیں نیکے خال خال
 صوفیوں کو عشق میں آئی نہ کس طرح حال
 دور ہو نا صح الگ مجھسی نہ کر قیل و قالا

میں توجہ ہوں انجام میں حسنِ شان کی قرین
 تحفہ راہِ خدا مجھسی کچھ ہو سکا
 ہر بڑن مویج ہی رنج ہی اک گنج ہی
 کیوں مونس شہر ہی بعد فنا تہر ہی
 ہمت و جوان ہو گئی معرکہ میں لو گئی
 تل نہیں چہرہ یہ پار ڈھونڈتا ہی غلگسا
 دل پہ گزرتی ہی کیا جانتا ہی کبریا
 ہوش کسی ہی پہلا میں توجہ ہوں اکبتلا

بو تہا ہی بادشاہ اُردو ہی بازارِ خالص
 اختر خوش لچہ واہ ہی زبانِ بیٹا ل

رویت المیم

۱۱۹
غزل

راحت و عیش و طرب خواب ہی تابان بگم

برق ہی عالم سیلاب ہی تابان بگم

غیرت مہر ہی مہتاب ہی تابان بگم

کرم صاف جو نایاب ہی تابان بگم

مترتبہ فہم و خوش آداب ہی تابان بگم

دردندان ترا خوش آب ہی تابان بگم

دل گریبان مرا سخراب ہی تابان بگم

وصل ہی عالم اسباب ہی تابان بگم

دیدہ دل مرا تالاب ہی تابان بگم

میرا دل ماہ ہستی بی آب ہی تابان بگم

دل تو ہی عشق میں تیباب ہی تابان بگم

دل تڑپتا ہی او چھلتا ہی سسکتا ہی

جلوۂ عارض روشن ہی شعاعِ زہر

مشعل مہر ہی ہین ڈنڈھتی او ہام و جیال

طرزِ دربارِ شہِ عشق ہی واقف ہی

ہوٹھہر یہو شیمین کس طرح نہ یوسف کا

بحرِ فرقتین ہر اک را تلو امی یاد

بھجری دہر کیمین بوزِ عالم ہوتی ہی

پہ گئی کشتی تن ماہنی دریا کی طرح

سینہ و تنِ الم و غم کا سفینہ ہی

<p>سختِ دلسی یہ بہر قاب ہی تابانِ بگم دہنِ دل مرا تو اب ہی تابانِ بگم حسنِ و ورخِ اجاب ہی تابانِ بگم</p>	<p>تکو گلدانہ گلدستہ نہیں بہجا ہی بوسہ غیر سی پر سیز گنہگار کو ہی عشقِ پرتاب چمکنا ہی ریکی طرح</p>	
	<p>جی نہیں بہر تاشبِ وصل میں میرا اختر مثلِ عنقا مجھی کیسا ب ہی تابانِ بگم</p>	
	<p>غزل</p>	
<p>ایذانی فرقتوں کی مارا شبابِ بگم دل شرطِ عاشقی سی مارا شبابِ بگم سینہ پہ چل رہا ہی آرا شبابِ بگم دربان ہی تیری مدی گاوارا شبابِ بگم نقشہ اوتارون تیرا سارا شبابِ بگم</p>	<p>دل تک نہیں ہی تمسی سارا شبابِ بگم کہو بیٹھا نقد و صلّت فرقتِ وہ اوٹھا ہی بہون جبکہ یاد آئی تلوار اک دگانہ فقورِ حسینِ قصیر شاہِ اودہ میں چکر کلاکِ بیسہ سی رنگِ چہرہ بناؤں احمر</p>	

کا ہیدہ تن ہمارا آنکھوں سی تاک رہنا
 قابو میں اسکی آجائشیں میں سجا جا
 پلکوں سی دل چہد ہی تیر نگہ سی زخمی
 غار و نین کو غم کی مسکن ہی غم ہو
 ماہی نخل ہی دل سی بسمل کو رتہ کیا ہی
 اٹکی ہیں دہجیان تک خار مغارت میں
 قاب الم میں ہو کر اور سچ میں ڈکر

آہو ہی چشم کا ہی چار اشباب بیگم
 تجھسی ہی دل تک و اشباب بیگم
 ابرو کی خنجر و نی مار اشباب بیگم
 گاتا ہوں جھگلو میں خار اشباب بیگم
 شرمندہ ہی ترپسی پار اشباب بیگم
 دامن ہو ہی پارا پار اشباب بیگم
 بھواد وں تجھ کو دکا پار اشباب بیگم

معشوق ماہر وہی عاشق اگر ہی اختر
 چرخ موافقت کی تار اشباب بیگم

غزل

خوش کرشمہ ہی مری رہی منجلی بیگم

نکین سانولی طرار ہی منجلی بیگم

جانین پال ہو آچا ہستی ہرین سنی سی
 چال ہو نچال ہی برو ہی دی کل
 دائرہ مونی میانکا ہی نایت بارک
 جو بھی چاہنی ابر میں اوچی ہونگا
 شکل دیوانگی ہی بحر میں دانی
 لطف پیمان کنی کیوں غیر و غلو
 بال بھی کھالسی نہیں کرتی جدا
 یستن نقد محبت سی کہری تین
 دوست اہل حکمی ملتی ہیں نہیں کسی
 عشوہ و غمزه و انداز و انا زخم
 زخمی ہوتا ہی کلیجہ تیری گفٹا رومی

کبک دل مائل رفتار ہی منجہلی سکیم
 تیغ عریان دم رفتار ہی منجہلی سکیم
 پروہن نقطہ پر کار ہی منجہلی سکیم
 مہی انصاف کا آزار ہی منجہلی سکیم
 پیرزبان پڑی ہر بار ہی منجہلی سکیم
 عہد میں صاف و قرار ہی منجہلی سکیم
 شاعر ایسی فاوار ہی منجہلی سکیم
 صندلی رنگ سنی روار ہی منجہلی سکیم
 دشمن جلسہ اغیار ہی منجہلی سکیم
 بامزنیک طرح دار ہی منجہلی سکیم
 بات تیری لب فار ہی منجہلی سکیم

شکر صد شکر کہ معشوقہ ہوئی ہی عاشق

احتراتیری طلبگار ہی منہجلی بیگم

غزل ۱۲۲

کون ہو تم اجی بڑی بیگم

مونہہ سی نکلی کہی بڑی بیگم

تُسی ہی دل لگی بڑی بیگم

جامہ پُر زری بڑی بیگم

میری دل کی لگی بڑی بیگم

تیری مونہہ کی ہنسی بڑی بیگم

حور مہر و پری بڑی بیگم

ٹھیک ہی پد منی بڑی بیگم

نہ ہٹا تسی جی بڑی بیگم

شکوہ غیہ رہی زما نہیں

قدردان تم ہو فنِ الفت کی

اطلس چرخ کو شکن دیکھا

شمع کی لوگو کو دونا کرتی ہے

غنجو نکو باغ میں کہلاتی ہی

مہربان قدردان کرم فرما

دیکھی سنکھنے نہیں اختر

۲۶۳
عشاق

مہر و مہرِ رخ و گلِ جام ہی نہی بیگم
 راحتِ جانِ دل آرام ہی نہی بیگم
 عشق کی گردشِ ایام ہی نہی بیگم
 لب بلبِ شہسی رُخِ جام ہی نہی بیگم
 پستہ اس آنچہ پہ بادام ہی نہی بیگم
 اب او ان غم و آلام ہی نہی بیگم
 تسی لداوہ کو ہر کام ہی نہی بیگم
 چونچ ہت تاب رُخِ بام ہی نہی بیگم
 پہر وہی قصہ سرِ شام ہی نہی بیگم
 آپکا عاشقِ گننام ہی نہی بیگم

حُسن میں سبھی بڑی نام ہی نہی بیگم
 مجمعِ عیش و طرب محزنِ انداز و وفا
 کم نصیبی ہی ندی بجا جو ترا حُسنِ طلیح
 ایک ہم ہرینِ ٹیلین کرین میخان
 جہی پتی نرگسِ شہلا ہی میدہ ہرین
 کمی و سی توجہ سی شب و روزِ مجھی
 تکو ہی مطلبِ دل عاشقِ صادق ہی
 خود فرشتہ ہو سرِ خلد ہی سقفِ پڑو
 زلفِ کاسح ہی ہر صُبح کو پاؤنِ طرنا
 جسکا اختر ہی مانیہین تخلص ہو

غزل

طالبِ بوسہ بہ مشتاقِ پہوٹی بیگم
 ہو تہیہ قوتِ بینِ ہونہ چاند ہی سرکھنہ
 سینہ آئینہ ہی لبِ شہد ہیں چر نور جمال
 لاغریا مری چہ حالِ نوجوہ امی لیلی
 سنگِ بجرانسی دُہوانِ ہوتا ہی بی
 آنکھہ جب بند ہوئی وئی مصفا دیکھا
 کون ہو چہیکا پریشا نمدین زلفونکا حال
 تہاہ لائین تو ملی بجر کا کچھل بیٹرا
 بارہ دن سحر کی اک سال نظر آتا ہی
 تنی غیر و نکو دیا بوسہ نوجوہا مچکو

کتنی اور ونسی خوش اخلاق ہی چو بیگم
 آنکھہ بادام نہی طاق ہی چو بیگم
 ہیریکا کہم رخ ہر ساق ہی چو بیگم
 تن ہی مجنون کسطح قاق ہی چو بیگم
 آہ دل آتشِ حقیق ہی چو بیگم
 حاصلِ جالتِ اشراق ہی چو بیگم
 ایجا مجمعِ عشاق ہی چو بیگم
 ڈوبو نکو لذتِ اغراق ہی چو بیگم
 اتنا عرصہ ہی بہت شیاق ہی چو بیگم
 میری تنخواہ تو بیاق ہی چو بیگم

صد منہ ہجر سی کا ہییدہ ہوا اختر زار
دل تری وصل کا مشتاق ہی چھوٹی بیگم

غزل

فلک پر رہی نام جانانہ بیگم	یو جلوہ سرِ شام جانانہ بیگم
پڑی عکسِ رُخ کیون ساری چہکا	قرینگیابام جانانہ بیگم
تارونکی ہی وشنی تیری خسی	قرعکس لی وام جانانہ بیگم
یہ آواز دل ہی شبِ ناه میں ہی	زبان پر رہی نام جانانہ بیگم
ہوار شکِ بر جیسِ شمشادِ عطار	یہ چہرہ سرِ شام جانانہ بیگم

یقین ہی کہ ہو وشنی سب سی بڑھکر

کہ اختر سی ہی کام جانانہ بیگم

رویت النون

غزل ۱۲۶

توئی مجھی کیوں چھوڑا میری جان	میں تو ترا ہوں تابعِ فرمان
ہاتھوں کو جوڑوں کان مڑوڑوں	اب نہ خفا ہو میں ترمی قربان
سر پہ اوٹھایا گوہِ مُصیبت	ہر بُنِ موہی خارِ مُغیلاں
دور سی مجھ کو دوست بنایا	پاس رہی اغیار کی جانان
عارضِ روشن رشکِ تمہین	صبحِ قیامت جیبِ گریبان
ہو چکا رسوا کون سنی گا	ضبطِ کراہی می لِنالان
ہاتھ ترمی آنچھو نسی لگاؤں	پاؤ نہ سر ہو گال پہ دندان

پردہ زلفِ شب میں ہنپسا ہی
نام ہی اوسکا اختِ تاپان

غزل ۱۲۷

<p>تہارا مصحفِ خسار ضامن ہو تو میں آؤں رقیبوں میں میرا کوئی محسن ہو تو میں آؤں ضیفی کہہ رہی کوئی کم سن ہو تو میں آؤں پر کی سر پہ سایا ہو کوئی جن ہو تو میں آؤں دہکا و عکس رخ رفتار میں دن ہو تو میں آؤں خریداروں میں میرا کوئی ہمسر ہو تو میں آؤں</p>	<p>بلایا ہی شبِ قتل کی ہو تو میں آؤں کم احسان فراموشی غیروں ہی پانہی ہوس بڑھتی ہی تہی جسدِ ہمہ گم ہوتی تیشی میں اتار و ناصحو تکو ہی کوں گا اندر ازلہ لبِ شگونی نظر اتا ہی توں وہاں بازار نادانوں کا عقل پڑے گا</p>
<p>گیاسب اعتبار امی عاشقو بہودہ گوئی سی وہ کہتا ہی کہ اختر تیرا ضامن ہو تو میں آؤں</p>	
<p>نمبر ۱۰۲۸</p>	
<p>محبت کی بالکل بنوا اور ہم ہیں نگاہوں میں اوس گل کی کیوں خار ہیں</p>	<p>تر موی نس و یار و غمخوار ہم ہیں کہنکٹا ہی دلیں یہ مضمون رنگین</p>

لکبا مینی خط میں یہ مضمون اونکو
 زمین تجھکو سو گندِ معشوقِ عالم
 شبِ وصل کہو دخی نغمہ مستِ دلونکی
 قسم لو چو اہی مج ہو جسمِ نازک
 پہرا کرتی ہیں گردِ لبہا ہی نگین
 لڑی آنجھہ تمسی تو اختیار کو کیا
 نہ تن تنگی مٹی پہ پھو کر لگاؤ
 سگِ کونسی جانان پہچان تی تو
 بہت قطع کرتی ہیں دستِ مضامین
 ہتیلی پہ ہی جانِ الفتمین تیری
 کجا کر نہ مجلس تو نگرِ دلون کو

بللاتی نہیں بہکو ناچار کسم میں
 سبھکے ہمیں پہنچا زار کسم میں
 پلٹ جا رہی نجت بیدار کسم میں
 فقط دیکھنی کی گھنگار کسم میں
 جو نقطہ دہن ہی تو پر کار کسم میں
 ختن کی ہرن کی خطا دار کسم میں
 چلو چکی پامال رفتار کسم میں
 اریں اربان کہ ہیشیا کسم میں
 نہ ٹوٹی نہ چھوٹی وہ تلوار کسم میں
 بس اب اپنی سرسری سبجا کسم میں
 ریح داغِ فرقت نہی دار کسم میں

<p>صنم ذہن ناقص میں برابر ہوں کہ خوانِ عطا کی نمکخوار ہوں نہ پر ہیز تو نیگا بہا ہوں</p>	<p>کمالِ خدائی ہمیں یاد آیا ملاحظت پر رُخ کی نہ کیونکر پسلی یہ روغن ہی بادامِ چشمِ قوی کا</p>	
	<p>جہا کرتی ہیں مہروشِ مخلونین کہ اختر کی صورتی ہزار ہوں</p>	
	<p>روین الو او</p>	
	<p>غزل ۱۲۹</p>	
<p>صدف میں عاقبت کی تیر کو بہا ہی ساغِ عشرتِ تم خالی کرو خوشی لازم ہی انجمن میں تیر کو سنبھالا کرتی ہیں یاہن اپنی تیر کو</p>	<p>خدا یا طولِ عمرِ خردی شہزادہ کو نہ چہلکاؤ بہا را جامِ راحتِ تیر کو ہوتی پیدائشِ قتالِ اشہر از زمانہ کو ہوا جس نے خالی لطفِ شہزادہ پرستانہ کو</p>	

نه کیون سا تون فلک تک سات ستر گوسن ^{نور}
 بهلا کیا کام بزم عیش میں زندان بخود کا
 برابر خلعتِ بانہ سی ممتاز عالم ہی
 تنائی رخ شہزادہ میں انسان ہی آیا
 کھان سا غر کھان خم او کھان جام او کھان ^{پنال}
 ہمای صدیقی ہونی آیا مولدِ نون

چمنیں نغمہ نجان گاتی میں اوس سر کو
 جگہ محفلین دُنیا دار کو دیا کسی حر کو
 نہ چپانا خوشمین صاحبِ عنکبوت اور کو
 ہتھو جاؤ پریزادو نہ محفلین مجھی گھر کو
 بھرا آبِ بسی ساقیوں نی چاہ کو کو کو
 اڑو مرغِ خوش اسکانِ بفسی ^{غمر} کو

دعا کرتا ہی اختر رادن بعد از فرائض یہ

سلامت رکھے اہا حشر تک شہزادہ بابر کو

غزل در صنعت لزوم مالایلم

لگا یاداغ ز خسار و نکی ضونی تا تابا
 تولانی کیا شیونکی خوش ایوانِ حشر

سہا کو بدر گونا ہید کو ہر درخشان کو
 علی کو شپور شپور کو محبوب بزدان کو

شکسته عهد تیری فاسی نی بھلایا ہی
 ترمی ورتج ولب عارضت نی ہی شرما
 یکا سر سبز اور شاداب عکس رو پینگی
 جلایا ضبط کر کر کی تب فرقتی ہی
 کیا مہمان تمنین تب درسی عاشق
 نگا ہونستی کسی شکوہ و دین لہجہ
 جمال سبزہ خط لعل لبسی داغ لگتا
 رسائی نی کھنڈ زلف کیا کیا بڑھایا ہی
 مری آہ فقیرانہ نی دنیا سی اٹھایا ہی
 ترمی امن گنار نیسی ہی تار تار ایجان
 دیا ہی نہ فرقت مری صحرانوردی

وفا کو قول کو اقرار کو وعدہ کو چمانکو
 چمن کو سرو کو لالیکو گل کو باغ و بستانکو
 کلی کو پھول کو پتوں کو شاخوں کو گلستانکو
 رگوں کو ہڈیوں کو روٹھوں کو جسم کو جانکو
 ہوس کو حرص کو حسرت کو غمو یاس و حرامکو
 کھار کو تیر کو تیر کو جد ہر کو پیکانکو
 زمرہ کو زبرجد کو دروونکو لعل و مرجانکو
 ستم کو ظلم کو بیداد کو قید فراوانکو
 علم کو طبل کو تاج و تین کو جشن و سالانکو
 لباس و جامی کو دستار کو حبیب و گریبانکو
 پہاڑوں کی جگر کو دشت کو خار نیلانکو

ہوائی گیسوی شب تاب کی گھنٹا یا ہی
 محمد کی ایت سی ال امت نی پایا ہی
 جمال حضرت آدم نی دنیا سیٹا یا ہی
 ظہور حسنِ خورشید سیرت نی دیوانہ بنایا ہی
 لب و دندان نی تیری سیج ہی بہی ٹاپا ہی
 اجازت سائید زلف و رخ نگین فی انی دان
 پس از مرد حج الی کرچلا ہون ای ہی پچھڑ
 بہت حسرت دہ ہون بخش ہی ای ہی
 تری لفت نی سکو ایسا کر کی کہا ہی

نسیم صبح کو صرصر کو بادِ سنبھلستا نکو
 نماز و نکو کلام اللہ کو مذہب کو ایما نکو
 پر کیو دیو کو جو جن ملک کو فعلِ شیطا نکو
 جو انکو پیر کو ابرار کو زیرک کو نادانکو
 ورنکو لعل کو الماس کو یاقوت ورنکو
 شبستا نکو دستا نکو گلستا نکو پرستا نکو
 آئنا کو طلب کو عشق کو خواہش کو ارمانکو
 خطا کو جرم کو تقصیر کو توبہ کو حراما نکو
 امیر و نکو فقیر و نکو چشم خواہو سٹا نکو

تری حسنِ قیامت خیزنی بالکل مٹا یا ہی
 جمالِ مشتہر کچھ خور کو اختر ماہِ تابا نکو

رویف ہار ہوز

غزل

پسند جان اختر تیری صورت ہی عروستا
 گواہ راز داری سیری الفت ہی عروستا
 جہکاتی ہی کنوئین تیری چاہت ہی عروستا
 ہمیشہ سی مچی تجھی محبت ہی عروستا
 قیامت خیر مطلب کی حکایت ہی عروستا
 اگر ہی تو ہی شکیں شکایت ہی عروستا
 مجھنی بوسہ سی تیری ایسی رغبت ہی عروستا
 قسم اشکی سح یہہ جگایت ہی عروستا
 حنایت سے غنایت سے غنایت ہی عروستا

تیری فرقت کا جھکوم نہایت ہی عروستا
 تجھی چاہتا ہجیب مینی شاید ہناضنا
 نہ کیونکر چاہ بابل میں فرشتی ہو کرین
 از لسی تر اشید ہون نہی خواہش نہین
 سلائیگا کسی افسانہ کیسوئی خم شکو
 ہراک کی بعدلی سیری خبر اور رقعہ لکھوایا
 جہانید فاجتہ کشن من حلوا اسطرح
 مرض میں بھی نہی ہراہ تو اک فرسوئی
 تہاری تہیگی گاینی حصہ پایا ہی

کلامِ شاہِ بہی تَعویذِ دولتِ ہی و سنا
 ہوئیں مطلب کی باتیں سچ محبت ہی و سنا
 ہمیں دُوبوسہ لب پہ سخاوت ہی و سنا
 گہرا نینمیں مری ارثِ شجاعت ہی و سنا
 خدا کی فضل سے وہ شان و شوکت ہی و سنا
 ہوتا آپکو سامانِ حشمت ہی و سنا
 اگر سوخو تو پیدہ بالکل کس امت ہی و سنا
 مری اللہ کی شہرِ حمایت ہی و سنا
 رگڑنا ماتہا چو کھٹ پر سعادت ہی و سنا
 دلِ عاشق یہ کیوں اتنی رعایت ہی و سنا
 کہ اسمیں نامِ عاشق کی حقارت ہی و سنا

غزلِ بہی نامونکی ہمراہ رکھنا اپنی مین
 ہمارے امین آئی تھی اگدن غفلت
 مٹاؤ مفلسی سائل کی نام آور جہانمیں ہو
 سپر سینی کی وکاسی مینی تیغِ ابرو
 چپک جاتی ہی چشمِ ماہ و خورانداز و عشو
 نشانِ غمزہ و نکاحِ حسن کا مٹنے صفائیکا
 ہمارے جذبِ لفتِ نی تہین چاڑھیں
 رہی پرو نکا سایہ اور بددُشکامی ہو
 تہا مری مری میری جہہ سائیکا مزوچو
 بہت کم بوچھتی ہو کیا سبب کس دل آیا
 تو توجہ میں کمی پاتا جو ہوں نام ہوتا ہو

تہا ری نام کار ثنا عبادت ہی و سنا
 بہ شکوہ شاملِ لطف و مودت ہی و سنا
 جو سبکی بعدِ خطا ہیجا شرارت ہی و سنا
 محبت آپکی عاشق کی شروت ہی و سنا
 جبین کی سامنی میں کدورت ہی و سنا
 چمٹ جاو گلی سی نیک ساعت ہی و سنا
 تہا ری نام کی ہر دم تلاوت ہی و سنا
 مری یاد کی کسجا ساعت ہی و سنا
 مری جانی ہی میری ما مروت ہی و سنا
 تیز نیک بدر کھنا شرافت ہی و سنا
 پسند طبع اقدس ہیہ اطاعت ہی و سنا

کیا ہی محلِ بد و روح اسکو ہی عاشقنی
 تہا ری نام لکھنی سی قلم کو تر زبان
 اری ای سنگدل پھر بنا یا کیوں و سنا
 فقیر ہی نام کسکا عشق ہی نیا کی و سنا
 مقابلِ نگرشِ فنا کی آہو ہو نہیں سکتا
 تم امی ہر جہنمِ خانہ بہتا ہمیں آئین
 رٹا کرتا ہوں تہی جاگتی صبح و سنا
 کچھ ہمیں کہ نہیں استغاثہ ظلم و عدت کا
 نہ ہو یگی مہجی عمر نوشہ اسکا ہون
 رہیگا خضر و غائب خیالِ عفت و عصمت
 چھی گو جاننا ہوں عشقِ اختر سی ہی

رویت الیسا

غزل ۱۳۲

<p> چرخِ دُنیٰ تہا دیا مجھ کو او بہار کی محتاج ہیں تیری گریبان کی تار کی خمیازی ہیں یہ عشقِ پرکھی خاکی دُنیا میں آسمان ہی ہیں خبا کی گلزارِ رنگی جگرِ داغدار کی صدی رہنگی یاد زمین کی فشار کی نسخی ہی ہیں ہر دو دل بقرار کی بحری یہ چلنی دن ہی ہیں شکار کی چھاپی چھپی ہیں شہرین او نکی شکار کی </p>	<p> ارمانِ دینِ رنگی بوسِ کمنار کی آئی خزانِ خیال ہوئی ن بہار کی دیوانی رنگی ہیں دل ہوشیار کی دیکر کہو نکاحِ حالِ تکرر زمین میں سائیس میری لالہ تو گلِ خزانِ ہونی اسی آسمانِ زینت میں ہو تنگ کر غائب جو سہ تخمِ طلبِ داروی وصال دریایِ اشک میں میری آنکھ ہوتی پٹی ہمت یہ کہتی ہی کہ تیرا دم چل </p>
---	---

مثنیٰ صبا قرین شہ نہکت سوار کی	مرنی کی بعد غاشیہ بردار خاں ہو	
	احترم میں اپنی عشق کا احوال کیا لکھوں طو مار ہو چکی ہیں فقط حُسنِ بابر کی	
	غزل ۱۳۳	
<p>سحابِ چرخ کو اسی چشمِ تر دکھایا پانی گہلین کی حشر کی دن لاکہ تہ تو لگا پانی پلانہ ساقی بہوش بدمز اپانے پنچوڑ کر مری ملکین بہا دیا پانی فراقین نہ حشرِ چشمِ سی بہا پانی سک باہی بڑھی میری سچ اپانی پڑھی نہ مزعِ فرقت پہ ایسا پانی</p>	<p>بڑھی ہی تشنگی عشق پہر پلا پانی خیالِ خوابِ عدسی چمک گئیں جو صاف اور ونکو چمکتے دور فراہی خشک ہوئی کشتِ غم تو ابلہوں مٹی گا عینِ محبت میں تجھ سی یا دل زبان پہیروئی ساقی لبونہ عاشق کی یہ خشک سالی جو انہیں ہی عادی</p>	

<p> طیب عشقی پونچھو کہ ہی واپانی ہی خوفِ عرق بڑا ہی اگر سو اپانی دہن ہی چشمہ حیوان دکھا چکا پانی بہریگی چاہِ محبت سی وصل کا پانی خمِ جگر میں دہن آتشین بہرا پانی مریضِ عشق کو گلکشی کا لگا پانی جو بیجا نیسی آنکھوں کا ہیکھا پانی عروسِ شہر کی آنکھوں کا ڈیل گیا پانی </p>	<p> مریضِ غم کو حرات میں دو لعابِ بہن ترقیِ عشق کی ہی ڈوبی ہی تنزل کا سیاہی شبِ گیسوسی کب نظر آسی جگت پہ چٹکی ہم تشنہ لب و ان ہو وہ بادہ خوار ہوں دیکھا جو دور سا نہ چشم تر رہی ویسی نہ چٹکی لب ہی نہ سو جہاز ال جہان کو ذرا شیب و فرا جو ہی برہنہ ہی جو مرد ہی نہ نکا ہی </p>	
	<p> پھوڑ تشنہ لب و چشم ریز اختر کو عدنین ساقی کو ترا سی پلا پانی </p>	
	<p> غزل ۱۳۴ </p>	

بیوفائی اتنی منصف ہو خدا کیوا ^{سطی}
 کیوں بناوٹ کرتی ہو یہی ظاہری ^{تہین} لفت
 نسخہ اکسیر باہتہ آئی جد ہر سی تم ^{سطی} چلو
 آئی نگلی خیر سخن امداد عاشق کو ^{سطی} ضرور
 آنہ ہونے صحرائی مڑگانین ہنسایا ^{مچی}
 قطع کر کی دی یا ہی کہ پہچانی وہ ^{شوخی}
 مفلسی میں رو تیا ہون شہی ایشا ^{حسن}
 بیخما ہون تا کہ نہان دیدہ عالمی ^{سطی}
 کیوں میری یاں وہ یگیاتا کوئی یا
 تصفیہ خونکا میسر ہو مریض سحر کو
 دیکھ کر دلی حرارت کو پہنچی ^{طیب} ہین

ظلم پر باندھی کمرٹنی جفا کیوا ^{سطی}
 صاف باطن کب ہو تم کہد خدا کیوا ^{سطی}
 خاک قدموں کی اوٹھالون کیا کیوا ^{سطی}
 باب لفت فتح کر نامرضی کیوا ^{سطی}
 دوہرن پالی تھی خنگلین خطا کی ^{سطی}
 جامہ گردوغبار دل ہوا کیوا ^{سطی}
 عشق دانگیہ کو بند قبا کیوا ^{سطی}
 چادر خورشید انپی نہ لقا کیوا ^{سطی}
 تاج کا ہو گا قفس مرغ ہما کیوا ^{سطی}
 ہیجد و عناب لب میری دو کیوا ^{سطی}
 چاہی تبرید وصل اسکو شفا کیوا ^{سطی}

گر اندھیر میں چلو اسی عاشقو مہر کی پاس
حُسنِ اختر چاہی نورو ضیا کی واسطی

غزل

ہیر کی ہی کلائی تو کاکل بلا کی ہی
پسیکا ہی نگ پانکا شوخی خاک کی
گھوڑی ہیں بٹی گلکی تو گاڑی اسی
تبرید بوسہ لب جانان شفا کی ہی
آمد ہی وس سہ کی کہ آمد قضا کی ہی
خاکِ قدمسی کسکو ہوس کھیا کی ہی
ابرو ہر ایک رُچہ سرو ہی حجام کی ہی
درکار ہی طیب نہ حاجت دوا کی ہی

صورت ہی تجھ صنم کی قدرتِ خدائی
یا قوت لب پاتھو نکولتی ہی نابی
بادِ بہاری کیون سواریہ ہونشا
کیونکر حرارتِ شمعِ ان نہ ہوڑ
میں آدمی ہوں مہکبو سچا خدائی عشق
پارہن ہو ابی ہن دل فیضِ دستِ سی
پلکوں کی تیر تیر ہیں آنکھیں کٹاری ہی
بیار عشق دیکھی سی اچھا ہی امی مسیح

غم و اہون یادِ کمرسی میں ناتوان
 شہد دہن ہو ہونہو نسبی کا لوگی خونہا
 نویرِ رومی صافسی روشن ہی آئینہ
 انتو کو شاہِ یکہین یاد یکہین جہری
 بہشتِ خاک کوئی پرسی اورانہ دی
 نو ہو ہونکی حُسن کی تعریف لکھو
 نہبار حُسنِ خبہ مشکان پراسی
 زاہدسی سجدہ چھوٹا تو زتا رہن
 سائل ہی ایک بوسہ پائی حضور کا
 تشبیہ لفظِ منحال سیہ شاعرانہ
 دریا میں پہلی بال کہ پھیلی کاجال ہی

ہر استخوانِ خداشہ خوبی ہما کی ہی
 دشتِ بلاتسی ہجر زمین کربلا کی ہی
 درکار ہی چراغ نہ حاجت ضیا کی ہی
 سب آبرو دہن نی بی بہا کی ہی
 حسرتِ مجھی عنایتِ بادِ صبا کی ہی
 یہ بیت آشنا قلمِ بانہرا کی ہی
 پہر کسچی کلانی قسم مرتضائی ہی
 اللہ کیا تشبیہ بت خوش قفا کی ہی
 آواز کا نین شہ خوبی گدا کی ہی
 نافِ آہوئی ختن کی مقرر اس خطا کی
 پیشانی کی چمک ہی بدر و ہما کی ہی

<p>کا جل ستم ہی آنکھوں میں مستی بلا کی ہے سوں گند ایچوان شہ لافا کی ہے حالت پہلو سکی جسم پہ بند بکا کی ہے تم ہی ضعیف سمجھی ہو قدرت الٰہی ہے</p>	<p>زنگت حنا کی تیزی لی ہی لبِ چہر پیر میں قندم کو مری راست کیجیو ہر بار ٹوٹ جاتا ہی فرط وصال اغیار ناتوان مجھ جانین تو شکست</p>
<p>رنگِ رخ و جلای لبِ سرخ فام سی اختر ہوس عبث تجھی سیم و طلا کی ہے</p>	
<p>غزل ۱۳۶</p>	
<p>بات رہ جاتی ہے اور وقت نکلا جاتا ہے روئی دل شمعِ رخِ صافسی جا جاتا ہے سوختہ شمعِ محبت سی پگھل جاتا ہے ماہی بحرِ سادلِ غمسی و چل جاتا ہے</p>	<p>پائی لفتِ رسمیِ رسو ہل جاتا ہے بوسے لینی نہیں پاتا وہنِ عاشقِ زار نوبتِ صلِ کجا بار نہیں دید کی ہے موجوں میں کب کسٹی دکی ہاتھ آتا ہے</p>

<p>دیکھتی دیکھتی بیمار سنبھل جاتا ہی قاتلا وارتراسا تہہ ہی چل جاتا ہی پھولکی طرح گل وہم ہی بل جاتا ہی زلفِ خمدار کا کب چہر سی بل جاتا ہی</p>	<p>جب سر بانی وہ کہی آتی ہین بیماری امتحاناً جو بچاتا ہون ادا سی دل ار نرہتِ رُخ کو قلم بند جو کرتا ہونین راستی اپنی طبیعت کی ہی مضمونِ عجیب</p>	
	<p>گوزمانہ ہوا اختر مگر اتک وانند طفل دل بندش مضمون یہ محل جاتا ہی</p>	
	<p>ع ۳۷۷ نزل</p>	
<p>زخمی ہوتا ہی کلیجہ تری گفتار و نسی پرچہ کذب نہ لکھو اسی ہر کار و نسی قرض لیتا ہی قمر نور کو مہ پار و نسی کم نہیں دستِ خا بستہ ہی انگار و نسی</p>	<p>چھیڑ کرتا ہی اک باتین جان ہار و نسی متنبہہ اوسی کچی کہ جو ہو دزد صفت قرضِ مہتاب یہ وہو کہا ہی کا ضیا کسکو منہدی مل مل کی تیجسین ہونکا</p>	

دلِ عشاقِ نوحِ اُجھی کہیں بجا رنوسی	زلفِ مشکینِ زنی کہاتنی ہین اسی چشم
ای خدایِ عوضِ ظلمِ دلِ آزارنوسی	منتقمِ نامِ ہی تو ظالمونکی درپی ہے
کیا بچا یا ہی مری لکھو ستمگارنوسی	پرورشِ آگ میں کہتا ہی سمندر کو تو
میل کہتا ہی عبتِ تازہ گر قنارنوسی	زلف کی جا لینِ بخشِ یہہ ہی آہن
چاہتا ہی لبِ زخم کو سو فارنوسی	یوسہ دستِ کجا نزار پہلا کس نصیب
کیا طلب ہی جو ہی آئی ہو ہتھیارنوسی	ناوکِ غمزہ و شمشیرِ ادا خنجر ناز
جان گہراتی ہی دس شوخی انکارنوسی	ہمسی منکر ہوئی اور غیر سی قرار وصل
رازِ دل کہنی محبت کی سزا وارنوسی	کوئی اسجا نہیں پر کہتی ہی یواہی کان

سیر گلزار نہیں گرچہ نصیب ہی اختر
کون سر ہوتتا ہی باغکی دیوارنوسی

عزل ۱۳۸

بیوفا تو فی ہماری پاسداری چھوڑ دے

تسکی کہنی چلی کنسی ہتھین اچھا دیا

سیر داغ سینہ عاشق وہ گل کڑیا

زیب آغوشِ مغیلاں خار فرقیے نکسا

جذبہ الفتش کہتا ہی نزدیکیے

اب چھوڑا ہو گیا الفت سے چشم پاتا

نالہ و فغانسی قائم ہیں ای جان

مین سبک ہوتا ہوں چٹیا اور گنی

بارش اشک حسین چھدی لکھنوی

دل جلا یا حبیبی غیور کی ہم پہلو

ساتھ گل مین یا مٹی ہی عاشق کی پاس

تیا خطا دیکھی یکایک ہستی چھوڑ دے

مدتوں کی بعد میری غمگساری چھوڑ دے

راہ گلشن تو فی ای باد پہاری چھوڑ دے

ہوں خزان میں بہا رہنمائی چھوڑ دے

دیکھ کر مجھ کو لیلیٰ فی سواری چھوڑ دے

حیف ہے ای دل کہ تو فی بڑباری چھوڑ دے

حشر برپا ہو گیا گر آہ وزاری چھوڑ دے

تو فی کیوں انجیا پناہ باری چھوڑ دے

ترک باران فی ہی بزدلی کساری چھوڑ دے

روز تباہی لگی عاشق کو باری چھوڑ دے

بہر معنون پای لیلیٰ فی عماری چھوڑ دے

الستیام غم غم سے ہر اک خلط کو

اب تک دو بچی ایسی غم کاری چھوڑے

ہونگی نذر ہوائی حسن شاہینِ حال

میری کس بڑی گریہ باز کھائی چھوڑے

بس ہی پہی ل زخمی نہ ہو گا التیام

زلف میں تو اپنی ایسی مشک تار چھوڑے

حسن کی آگی تڑپ اختر کی دل کی تہم گئی

دیکھ کر سیاب صورت بقراری چھوڑے

غزل

تا عمر تری خاکو ہم یاد کریں گے

تازیت تری عشق میں یاد کریں گے

بخجل کی طرف سیر کرنگی تری غم میں

آجری ہوئی بستی کوہ آباد کریں گے

بوسہ رخسی جو شرمائی ہوئی آتی ہے

مطلع نخبہ زلف ہی بکھائی ہوئی آتی ہے

طاقت نہ جانیں ہی لذت بانپہ ہے

مطلع قالب مر لیلیک ہی ل و مانپہ ہے

الحمد للہ المشکلیات مبارک لہ تصنیف حضرت قد قدرت با تمام سید

قطعه‌های تلخ ریخ طبع کلیات مبارک التضمین نیکان سخن‌شان
قطعه تلخ ریخ از تلخ افکار طبع بلند آسمان نیکند از خاقان و سلطان و ابابکر

نظم و نثر تو تاجدار سخن
بی سخن با تو افتخار سخن
بخدا سے تو شهسوار سخن
پیش نام تو شرمسار سخن
درس گیری ز کردگار سخن
اسے نثار تو کلف زار سخن
قدسیانند پرده دار سخن
مرکز علم و مدار سخن
سر شد بحق از تو دوزان سخن
از تو گیرند اگر خسار سخن
بسمل و زار و دلفگار سخن
تا ابد باد یادگار سخن
طبع موزون تو بزرگ سخن
شده اوج گل بهار سخن

ای ز نام تو اعمت بار سخن
نام اهل سخن ز تو به سخن
همه پیش تو طر تو اگویان
جاسے و انور سے مخافانی
عین علم و معدن معلوم
نثر نثر از تو نظم نظم از تو
سخنت شاه و تو شهید سخن
ای نثار کلام اهل کلام
گر کند دعوی سخن احد سے
کی بود حاجت شراب ظهور
بر درت سخن و انس کرو بے
پادشاهان ابد هر دیوانت
بلغ دیوان تو گلشن این نظم
بهر تلخ ریخ ختم گفت

ایضا . . .

بجز این قلزم بحار سخن
سعدن و دیر آبدار سخن

باز پرسید بنامش از باقی
از سبب افتخار گفت و پیش

ایضا

کامل اندر نظم و شعر و علم و فن

حضرت و آجد علی شاه زمن

نظم دیوان کرد چون بلغ امی امیر
گفت باقی گلستانهای سخن

قطعه تاریخ از نیل بح فکر شاعر حیران مهتاب لدوله بهادر تخلص در خشتان

انجمن اقصیٰ شمس سخندان
۱۲۸۴
حکمت مین بهی روش فراطون
۱۲۸۴
بهوش با جباه شاه نخست
۱۲۸۴
بی مثل متین جان عالم
۱۳۰۲ اولادی
یعنی تصنیف نافع شاه
۱۲۶۶
نشی سنین طبع و تصنیف
۱۲۸۴
هر مصرع زر گواه و یکبار
۱۲۶۴
بے مغز سخن کلام نایاب
۱۲۶۴
نقطه بنی خال سطرین گیسو
۱۲۸۴
درویش غنی اسکے گهر کا
۱۲۶۴

سوجان سی فدای طسلی یزدان
۱۲۸۴
شروت مین جو بهر فریدون
۱۲۸۴
کدی بسناور شک قیصر
۱۲۶۴
جم مدحت و درفشان عالم
۱۲۶۴
و یکبار جب نشین فکر جم جابه
۱۲۸۴
محو اهوئے طبع صرف تعریف
۱۲۸۴
کیا امرج فیض شاه و یکبار
۱۲۸۴
توصیف و شناکی و ایهون کیا باب
۱۲۶۴
صفحه جو شکل و خورشوش
۱۲۸۴
مضمون کو سے مرثبه گهر کا
۱۲۸۴

اس نل سی چکائے کیا نطائے
 سر تاج طلائے پیری و شکر
 یہ زور یہ جودت و درایت
 حُسن و حکمت ذکاوت داد
 عو فی مخلص عماد طالب
 سبحان ناطق قتل تنھا
 اہل اشرف نسیم منت
 ذہنی صلی مسیر کمال
 میں سب ہم فن سخن رس
 شہرت جو برس پسی ہوئی ہین
 ایسے امید دل درخشان
 تا دور تشریف سائی مروح

حافظ جس نل کی ملا جائے
 فردوس سے عصر گزورے فکر
 یہ یاد یہ شاعری کرمت
 ہر فن میں یہ کی شکوہ ستا
 خسرو قدسی سعید صاب
 فیض و اوقف نعیم جو یا
 ثاقب سالم سلیم جودت
 واعظ سعدی مکین بیدل
 وارفتہ نظم پاک اقدس
 شوکت طاہر مری ہوئی ہین
 ہووی وسے اون فخر رحمان
 حسمت وہی پھر برائی مروح

بہارِ سخن
 سحرِ سخن
 سخنِ سخن

مطرب ہر دم ہون سخن پر داز
 صحیح تو رہے نیشین و در ساز

قطعہ تاریخ از نتایج افکار نظام کشور خندانی رشک انوری قبا
 اسے بنامت بودار سخن
 شاہ واجد علی فلک نعت
 زیر حکم توروزگار سخن
 خست شریح نور بار سخن

مشتری عقود گوهر نظم
 من چگویم که هست قول حین
 کلاک تو در قلمرو معنی
 نوع و سبی بود طبیعت شاه
 رتبه شعرا از تو گشت بلند
 هر کجا ابر خا ماه است بارد
 بوستان نظم و شامخ سلم
 میگذر نظم و شررا تخیر
 نقطه نشکوی تحریرت
 کرده از سواد میل مسلم
 میدهی لعل و دور به بیانه
 که زده مثل طبع نقاد
 طبع دیوان نوازان مشهور
 کرد قانع چون کراتار خشن
 سال فصیح بگفت بلبل طبع

صیر فی زرع عیار سخن
 قلت آفریدگار سخن
 چمن آراے نو بهار سخن
 باد پیوسته بار و بار سخن
 تا بعرض است اقتدار سخن
 پر گهر می شود بحار سخن
 سر و سر سبز جو یار سخن
 قلت هست شهسوار سخن
 نافه آهوی ستار سخن
 سر مه در چشم نور یار سخن
 نیست مثل تو مایه دار سخن
 سکه بر سیم آچار سخن
 تا که سنگین شود دستار سخن
 تا کند نذر شمشیر یار سخن
 و ده چه گل کرد لاله زار سخن

بار دوم سال بگفت
 روز افزون بود بهار سخن

قطعه تاریخ طبع اردو شاعر بلیغ و گویم از امیدنا صفا مستخلص بہ عیش کو رہبر مصرعہ

شوک و رونق خاقان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 ہمہ ان مالک کے شان یہ ہے
 ۱۲۸۴
 طبل حق رفت سبحان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 کاشف ملک سخن مان یہ ہے
 ۱۲۸۴
 غیرت صائب و سبحان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 چربہ ملک بخشان یہ ہے
 ۱۲۸۴
 مشعل محروم خشان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 گوہر اس سخن دان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 باغ آمال سخن دان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 سوسن شک گلستان یہ ہے
 ۱۲۸۴
 مدو خالق ذمی شان یہ ہے
 ۶۱۸۵
 شان کھلک فرافان یہ ہے
 ۱۲۸۴
 باضیا بہ سخن مان یہ ہے
 ۶۱۸۵

ای زہی آہست عدل و صولت
 ۶۱۸۵
 ہر علم میں ایسا ہی دخل
 ۱۲۸۴
 آن محضر کرم و بخشش میں
 ۶۱۸۵
 شرحیدہ سے یہ کہلتا ہے طلسم
 ۱۲۸۴
 کیا بلاغت ہی زہی فن کو بیان
 ۶۱۸۵
 زیب مطبع جو ہی العسل نظم
 ۱۲۸۴
 کہتی ہیں مطبع خورشید نما
 ۶۱۸۵
 زیب و انتون کی شاہی این
 ۱۲۸۴
 لفظین گل مصرع بویا این سر
 ۶۱۸۵
 ہو یہ اوصاف سے سی ثابت
 ۱۲۸۴
 بند شین تازہ مضامین نمود
 ۶۱۸۵
 اسکی تعریف میں ہو کر مہر دن
 ۱۲۸۴
 ہی جہد مصرع تاریخ ہر ایک
 ۶۱۸۵

شوق پروانہ بننے میں سن عیش
 ۱۲۸۴
 شمع اعجاز سخن دان یہ ہے
 ۱۲۸۴

قطعه تاریخ طبع اردو شاعر مستشا و ممتاز سید سر فر از حسین صاحب مستخلص و

طبع شد این کلیات شیخ نو ^{۱۳۲۴} کردید و در وصف هر سید این ^{۱۹۳۴}

سین طبعش بخود لین گفت هر سه نوع ^{۱۳۸۵}
شان مضمون نظم فرخ صنف نغز ^{۱۳۸۵}

قطعی تاریخ مکه کلام شاعر خوش گفتار مرزا علی صاحب مخلص ^{۱۳۸۵}

مبارک باد کلیات سلطان بلاغت زانصاحت الترام است
بلوغ سنگ مطبع نقش سبب طلسم برای خاص و عام است

بهار این گفت سال انطباقش
کلام شاد دل شاه کلام است ^{۱۳۸۵}

قطعه تاریخ مکه کلام فصاحت ^{۱۳۸۵} شاعر سخنور مرزا مظفر علی صاحب ^{متخلصه}

کلام طبع حق از قالب طبع بد را ز بار گشته ماه تابان عروسان مضامین را پستی نوب بچشم مست همجواریان دوران روان در صفحه صفحہ بحر خوبه بلاغت جزو جزو شش را و آغوش مضامین جلوه گر مصرع مصرع نمایان صد رعد از بیت خوبه	بصد نور و تجلیها بر آمد ویا از شرق مصر انور آمد بجفت تمین نه اسکندر آمد خط و لکش چو خط ساغر آمد عیان از نقطه نقطه گوهر آمد فصاحت نیز دست و دفتر آمد مطانی حرف خوش را در آمد لطافت بحر بحر از کوه تر آمد
---	--

لطافت بحر بحر از کوه تر آمد

ہنر نکر سن عیسیٰ جو ہنود
زہی روشن کلام آمد

ایضاً

آمدہ لوح مراد عالم
روح راو او ملک روح دیگر
مصرع سال علم آورہ
کرد مسرور کلام سرور

ایضاً

مطبوع شدہ درین زمانہ
تاریخ بگفت روح شین
خوشتر از حد کلام خود
در طبع آمد کلام سرور

از حضرت خادمان شاہ
بجر سن عیسوی ہنگشتہ
تازہ دیوان بہ طبع آمد
نظم خاقان بہ طبع آمد

ایضاً

حکم شاہی سی جیکہ طبع ہوا
ابی مشال اور انتخاب سخن

حرف منقوٹ میں کہے تاریخ
سے نہہ کیا خوب لاجواب سخن

قطعہ تاریخ تصنیف حامد الدولہ
بہادور متخلص بہ برتر:

چند تصنیف سلطان اوڈ
عرض کی برتر فی ایس تاریخ طبع
طیب و پاک ہمایون مستطاب
ہی حدیم المشل حقانیہ کیاب

۲۹۴ ————— متن مخلص شوق
 قطعہ تاریخ تصنیف حمید الدولہ بہادر شوق

کیا ہوئی ہی کتاب حضرت کے گل کی صورت کے پاک ہر گلزار

جدا شوق جو دولت دل شاہ
 عاشقانہ جامع من شہار

قطعہ تاریخ تصنیف شایعہ طلیق و گویا سید صاحب مخلص ضیا

ہوئی طبع اہل جہان شاد و خرم
 جہان بان جہان دار سلطان عالم
 زمانہ معروف ہے جس کا ہمیشہ
 دم نہ کر تاریخ طبع منور
 سروسٹ کیا ماہتہ آیا یہ مصرع
 چہا کلیات شہنشاہ والا
 جو خاقانے عہد ہی فخر طغہ
 خدانے کیا جسکو ہر فن میں بگتا
 کئی طبع نی معجزہ حریف کجا
 زہی نظم شاہ حسین معنی

ایضاً

عجب دلجو عجب دلجو کلام شاہ حسین
 فدا کرنا مقرر دل بھوتا اجل بیدل

حروف جملہ میں کہہ ضیا مصرع تاریخ
 کلام کامل عادل سرور دل سرور

قطعہ تاریخ طبع فرا و شاعر بدیع القیاس فرامحمد عباس صاحب مخلص ضیا

زہی نظم پر نور سلطان عالم
 جو میں نابلد کو حشر شاعر ہی کے
 مطالع ہی روشن سی حشر مکنون
 کلام ضیا بارقہ سس ہر سب

علم و عرفی بین بیسان بیچاره
عجب سلک پرنور می نظم الا
تروازه بین اسطور ایسی دیکھے
مکمل بواجب کلام معلی
سن طبع امی شاؤ کلبا کر

ہی طرز سخن شاہنامی سی ستر
نظر آتا ہی جسکا ہر نقطہ گونہر
نجل جس سی بین سو جو عرض کوثر
پنی طبع جاری ہو حواس
یہ دیوان خست زبی دیوان کہہ

ایضاً

اختراہند محض سخن
یافت ترتیب چون کلام بلیغ

جلوہ اش باد و جهان چون بدر
شد ہی طبع حکم عالیت

شاؤ بنوشت عیسوی تاریخ

زینت طبع نظم و الاق

تاریخ تصنیف شاعر شمسال لاله جکیو مال حب متخلصین شانز

لباس طبع پوشانید چون این در
شہ و اجد علی سلطان عالم ظل سجا

تصور کرد و ناقب از ہی تاریخ طبع آن
ندا آمد شد مطبوع این تصنیف سلطان

تضمین بلوغت قرن تصنیف شاعر سخنور و سخندان
مہتاب الدولہ بہادر متخلص بہ درخشان بر مصر
تصنیف مینف بندگان کت شدان

<p>ہو اسی مبتلا ناحق کو ظلم جو رخ شامین رعایا مضطرب تائب ل فریاد و نال شامین</p>	<p>و یا اندوہ او سکو جو ہی یگانا جو خوش شامین سر شروع پر صد سر پاخان کا شامین</p>
<p>نہیں ہی آج تک کچھ فرق تیری دور کو شامین رہیگا غم خست تر کجا ای چرخ گردش میں</p>	
<p>نہیں ہی میں گدائی مینو ای چرخ گردش میں نہیں ہی ساغرابہ سدا چرخ گردش میں</p>	<p>نہیں ہی کلک میں صبح و سیا چرخ گردش میں نہ یوں صبح و ست پار سیا چرخ گردش میں</p>
<p>نہیں مزارت سنگ آسیا ای چرخ گردش میں رہیگا غم خست تر کجا ای چرخ گردش میں</p>	
<p>وہ عکس میں نکی شمشاد کی جا نظر مہمی وہ میں تیا کبیں حسی ای کھڈ مہمی</p>	<p>وہ گریان میں ولایا ابر کو شام و سحر مہمی غم رنج جہان کہا یا سیا خون جگر مہمی</p>
<p>کے پر وہ سال اس مصیبت کے بہ مہمی رہیگا غم خست تر کجا ای چرخ گردش میں</p>	
<p>زمانہ تیرے تاریک نظر میں سر ابر نگہ میں بہ ستارہ چپے مسمی ہی بدتر</p>	<p>تجلی رنہ خورشید ظلمت کے برابر ہے منظر آتا ہی رنگی جو حسین ماہ پیکر ہے</p>
<p>تو وہ بالادل عالم ہی غمی جان مضطرب ہی رہیگا غم خست تر کجا ای چرخ گردش میں</p>	
<p>پریشان سر بہ ہون کا کل خمد کھدیوت</p>	<p>خفیہ و ناتوان ز رو لاغرا کھدیوت</p>

مری صورتی مٹی ہی بہت بیمار کی صورت	کچھ گھنٹا کی صورت کچھ روز فار کی صورت
اسا طبع میں عکس حلقہ پر کار کی صورت رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں	
تری جو وہ تم پہ جاگ کر جانیں کہہ ظالم غریبوں کی ستائش میں مناسبے خد ظالم	جدہ جاتی ہیں پتی ہیں سچی باہمی سر ظالم ابھی سیری نہیں حاصل ہوئی تھک کر ظالم
بتا شدہ ہو بھر کین اتھ در ظالم رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں	
عجب و زبیدی زور و ہیکو دکھا ہے جاگروغ بخم سی زیادہ مہنی پائی ہیں	ابھی اس ناک کی صد کسینی بھی ہوتی ہیں طلوع نیز بچتے اتنی دن لگائی ہیں
مسافر مشرق و مغرب سی جا جا کی پہر تھی میں رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں	
اصح می سی ہی شور قیامت چار سو پیا مگر شاہ میں عالم وہی صبر و تحمل کا	ابھی کل ہنس سی ہی غیرت گل سو کھرا کا اگر اتوب سے اسجا پہ ہوئی کہتی وادرا
ہوئی میں اتنی ماہ و سال آخر کچھ نہیں کہلتا رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں	
یہ ایک اتنی اہل کھنڈ پر پامی کیا آفت نہ وہ صورت نہ وہ شوکت نہ وہ حشر نہ وہ عورت	چھٹا سلطان کبھی ہی یوان لٹی دولت طرح جدہ پریا دیں دہر عبت جہان میں بان و

	<p>زبان پر ہی یہی صحرانوردی میں بصد حسرت رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں</p>	
<p>شریفونہری چشم مورسی ہی تنگ ترو دنیا ہزاروں خاک صحرانگہی لاکھوں لاکھوں دریا</p>	<p>زبانیں کوچی پرسان نہیں اب لاجوگر پہاڑ و نہیں ہی سختی سے صد ٹاکو کون تھا</p>	
<p>یہاں تک تو تباہی ہو چکی اب چاہتا ہی کیسا رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں</p>		
<p>آہی دل اختر گریہوں حضرت دل تال ہی ہی شکل فریضہ ششہ</p>	<p>یہی و ز زبان کہوں پیر کہتا ہی جی برسین کہتی ہیں پتیاں ج او ہند</p>	
<p>سجہم دیکھ کر احکام کہتی ہیں چشم تر رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں</p>		
<p>مرض لاکھوں رضوی ہی اول شفا پایا در ادنی پہ علی کر رہی میں ناصیہ</p>	<p>خزان کیا کی گئی گاڑی کیا کیا بہارا بہم اک ایک اعمی کو ہو ہی کحل سببنا</p>	
<p>ہزاروں کو ضیا پر کو کب طالع نی دکھلائی رہیگا بخم خست ترا کجا ای چرخ گردش میں</p>		
<p>ترقی و منزل میں پہل ہی حسن چھو گیا یقینا ہوگی شمع سلطنت و شمع تبا</p>	<p>نہیں تہ پہن تجھ کاس و پیر کی پروا مال بچ شادی ہی ہی اس ہی مال اپنا</p>	
<p>خدا ہی لوگ ہی تجھ ہی یہ کہتا ہی نازنبا</p>		

ریگا نجم خست ترا کجا ایچرخ گردش مین

هتیه متی مین اینجی سکی کونی زغزال کلا
مدو اتی مرعین غم نهو بیاری صی اسلا

بهار اعدده شکل کسبی تجبی زوا هوگا
مردیگی شفاعت پیر درانده سی بیجا

تجی دوران سر خود می کیدین درد تخمینی کیا
ریگا نجم خست ترا کجا ایچرخ گردش مین

در مقصود پاتی بی عاباب اجابت
مقر جلیب گر بھر یونگی تخت خلافت

جو صرف اسکبار می زوال عیش و عشرت
ببین سستی کسکی دن بیست اک حالت

مقر قرب آجا با با هر ای نه بیست پر
ریگا نجم خست ترا کجا ایچرخ گردش مین

اوسی صوت بو اختر گز پر نور کا عالم
کر گیا لطف غیبی شکر اندوه کو برسم

کسوف غم جوی بی هراوج سلطنت
زمانه اس تنکا کار ای اب نهایت کم

فلک کیا مال بی کسواطی چو چین هیه پیهم
ریگا نجم خست ترا کجا ایچرخ گردش مین

بی بی و نون کشوی بی بی غیبی دنیا
اسیکه در عینت بی بی بلجایی مالو

ستار بقای بی شاه اقدس اعلا
بی بی قدران کل کای بی جلیب ریگا

ستمی اسطرح کا شاه یون هونا طقیه
ریگا نجم خست ترا کجا ایچرخ گردش مین

آنچه تیرا نگاه تو بی حق و باطل است
نورشان کجاست امید تیری فضل کامل

طیان بین عالم غربت بین اکون غم بکس
منو ذوقه آخرت کمره ماه عادل سے

بهدادی جلد اساع سلطانی کو ہزل سی
ریگیا نجم است ترا کجا ایچرح گردش

تضمین برکت سلطانی حسب شاد و فیض بنیاد خاقانہ
از تیل ایچ فکر طبع والای میرقدائین حسب تخلص قائم

کشود چون نگاه دورین چشم مفتون را
فراز بہنہال گلستان دکن و مامون را

نظر کردم بہار بغیران صنعی چون را
شنیدم از زبان غدیب این بیت ہون را

بصد ترکیب بندش خستم گلہای مضمون را
سیروم لیلی دل نخل بندید مجنون را

زہی شور مقال حضرت ہنستہ عالم
نہال طبع قدسی ہست نخل نوامی کم

کہ حسان و بر طعش زحیرت نشینو اکلم
بود روز بانم از کلام عایشین ہم

بصد ترکیب بندش خستم گلہای مضمون را
سیروم لیلی دل نخل بندید مجنون را

چہ قدرت زورہ را تا بد پیش مہر تابان
مگر از فیض خاقان بان سلطان دورا

فلا طون و عقل کل بو طفل در بستان
لمین چاکر شت ناز و بساز و برگ و سامان

بصد ترکیب بندش خستم گلہای مضمون را

	سپردم لیلی دل نخلبندید مجنون را	
تو گویی آنجیوان در لب مغز میان دارد خوشاطلاع کفالع هم ازین ولت نشان دارد	عجب لذت کلام و شیرین بان دارد طلسم بیت شد گنجی ز اسرار بیان دارد	
	بصد ترکیب بندش خستم گلهای مضمون را سپردم لیلی دل نخلبندید مجنون را	
<p>ضمین ایضا و صفت دیوان بلاغت عنوان مدحت فصاحت منظوم حضرت خاقان معظم سلطان عالم</p>		
ولی فیضیایع بهین داورم شهر داوگر را کین چاکرم	نگویم ز اسل زبان بهیترم ز خاقان خود بختیایع برم	
	<p>هوخواه سلطان نیک اخترم چو ذره ز زهرش بگردون برم</p>	
گشته لاسکان سیر شهباز من زهی مدح شاه سرفراز من	بلند اختر گشت و ساز من کندر قص ناهید بر ساز من	
	<p>هوخواه سلطان نیک اخترم چو ذره ز زهرش بگردون برم</p>	
سکن در زنده چشین دستگان کلید رموز است ابروی شاه	خوش نشان سلطان عالم پناه مضامین علایت شد راه	

هوخواه سلطان نیک ختم	چوزه ز مهرش بگردون پر م
----------------------	-------------------------

کلاش بر از نکت نامی نوی	نشود پشت ابل سخن و قومی
بیابهر مردار از سوطیک	کشاد است گنجینه خرمی

هوخواه سلطان نیک ختم	چوزه ز مهرش بگردون پر م
----------------------	-------------------------

چینظمش که بش گفته باغ مراد	چه دیوان که دیوان گبه عدل و داد
چه ابیات نگین چه بکوش سواد	چو لیلی عبارت چو مجنون مدد

هوخواه سلطان نیک ختم	چوزه ز مهرش بگردون پر م
----------------------	-------------------------

نقاشن ز اختر فرزوده نبوه	سطورش مسلسل تر از زلف حبه
سیا چو مشک خانی مقصوده	ورق در ضیا خوشتر و می خور

هوخواه سلطان نیک ختم	چوزه ز مهرش بگردون پر م
----------------------	-------------------------

ز رنگین کلام شیر نیک خ	سختخته است باغی پر از رنگین خ
شراب مصفا مضامین او	بیک جبه اش ساغول کرده

هوخواه سلطان نیک ختم	
----------------------	--

چو ذره ز مهرش بگردون پر م

بصد حسن هر مصرع و لئواز
زندوست در گردون اهل راز
سواد خطش سر نه چشم ناز
حروفست يادين فتنه باز

هوخواه سلطان نيك ختم م
چو ذره ز مهرش بگردون پر م

دبي شوكت نظم و عشبون
نحافی و الفاظ در و صند
سطورش ز الفاظ سبب
بيخانه چون ميكشان بسته

هوخواه سلطان نيك ختم م
چو ذره ز مهرش بگردون پر م

ز كيفيت باوه نظم شا
شود حال عشاق عالم تباه
دگرگون بگردول از نيك نگار
چو هسته كه پالغز افتد بر اوه

هوخواه سلطان نيك ختم م
چو ذره ز مهرش بگردون پر م

كلامی ندیدم چنین پراثر
که از دیدنش مست گردد و نظر
مگر طبع شه هست ایجا دگر
مکرب نموده از سبب غسل تر

هوخواه سلطان نيك ختم م
چو ذره ز مهرش بگردون پر م

<p>کلام است یا تیغ باز نیست این بلی کار سلطان غاز نیست این</p>	<p>ندانم چه نیزنگ ساز نیست این کرامات و معجزات از نیست این</p>
<p>هوخواه سلطان نیک ختم م چو ذره ز مهرش بگردون پر م</p>	
<p>اد افسم چین حسین سخن فلک ساز نیست زمین سخن</p>	<p>ز سه مجسم نازنین سخن نگهدار طبر ز مستین سخن</p>
<p>هوخواه سلطان نیک ختم م چو ذره ز مهرش بگردون پر م</p>	
<p>برنگ گل موی گل تو امان چو رنگین کشیده است خوان بیان</p>	<p>معانی و الفاظ شه جسم جان فدای کلام شه نکت و ان</p>
<p>هوخواه سلطان نیک ختم م چو ذره ز مهرش بگردون پر م</p>	
<p>مضطرب شود منغر جان از هوا بود باغ فردوس بر دیده وا</p>	<p>کسانی چو آن تخم بسته بگام های جلدش تماشا</p>
<p>هوخواه سلطان نیک ختم م چو ذره ز مهرش بگردون پر م</p>	
<p>شنا گو به سلطان عالم مدار</p>	<p>مسنم بنده قانع خاکسار</p>

خدا یا بود تا که لیل و نهار | بفرمان خست شود روزگار

هو خواه سلطان نیک خسترم
چو زره ز مهرش بگردون پررم

مطلع من ارشادات خاقان معظم خست سلطان عالم اعاد الملک و سلطنته

بصد تر کیندش خستم کلهای مضمون | سپرم لیلی دل نخلبند بید مجنون را

غزل تصنیف جناب زیر السلطان ابانعلین ابانعلین در شرح مطلع بالا

<p>دل از جازم و دو دم حشوق جکبون را پریشان کرد گیسوی پریشان مجنون کند نظاره رنگینی کلدسته نظم گردانی فتنه که عکس چشم حیرت افزایم نه بینی از عشق کازنگ طاس چرخ نیکن لب هر جز آب چشم صد جونی بر آورد لب کس نیارد در استان در و سنجید هر دم عشق را محرم نباید که اسرارش پیش قاتش طوبی ندکی لاف موزو طبعین ه باشد جا نگار تر طعت دشمن تغیر گر نباشد مقتضای حکمت زود امیر افتد چو بر من چشم لطف حضرت خست</p>	<p>مهار نامه لیلی سپرم دست مجنون را چو لیلی دید با زلف پریشان مجنون که چو سینه ز باغ فکر کلهای مضمون فتد از سوز جهاز بخیر و بر پا آب جیون را بکام بیدلان زرقضا این جام چو ن را چو شیرین یاد کرد می توشه فرما و مضمون را شنواز تا تخی افسانه لیلی و مجنون را و بد آئینه حیرت بکفت عقل فلاطون را که اعجاز عصا باطل کند تاثیر افسون را بستم قاتل فعی نسبت حد رفیون را چرا دست قضا گردنده او حرج کردون را نخواهم بر سر خود سایه مرغ نمایون را</p>
---	---

